BORROWER'S NO.	ISSUE DATE	BORROWER'S NO.	ISSUE DATE
	27		1297
37			
	31		
		37	
	35		

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی قدس سرہٗ کے خاندان میں تقریباً ۱۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔

یہ خاندان ہمیشہ علم و فضل کا گہوارہ رہا اور اس خاندان میں یکے بعد دیگرے بہت سے افراد زینت آرائے منصبِ قضا رہے۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں آغازِ زندگی ہی سے وہ آثار نمایاں تھے جو اُن کے علم و فضل کا پتہ دے رہے تھے۔ صرف سات سال کی عمر میں پورا قرآن پاک قاضی صاحب نے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ سولہ سال کی عمر میں قاضی صاحب ایک عالمِ باعمل تھے اور صرف یہی نہیں کہ درسی کتابوں سے فراغت حاصل کی، اور دہلی پہنچ کر حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدّث سے حدیث کی تکمیل کی بلکہ محقق مصنّفین کی تقریباً ساڑھے تین سو کتابوں کا مطالعہ فرما لیا۔ علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد باطنی علوم کی طرف توجّہ فرمائی۔ ابتداءً حضرت شاہ محمد عابد صاحب قدس سرہ سے بیعت ہوئے لیکن علوم ابھی تشنۂ تکمیل تھے کہ شاہ صاحب کی وفات ہو گئی۔ قدرت ایسے طالبانِ حق کی تشنگی کب برداشت کرتی ہے۔ مرزا جان جاناں حبیب اللہ مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ کا چشمۂ فیض طالبانِ حق کے لیے چشمۂ حیَوان بنا ہوا تھا۔ قدرت نے اس کی طرف قاضی صاحب کی رہنمائی کی اور قاضی صاحب نے اس شیخ وقت کے دربار میں پہنچ کر علوم باطنی کی تکمیل فرمائی۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر قرآن مظہری اس تعلق کی آئینہ دار ہے۔ ایک طرف صلاحیت کے ساتھ طلبِ صادق، دوسری طرف شیخِ وقت کی توجّہِ کامل۔ اب مراتب کا اندازہ وہی اصحابِ باطن لگا سکتے ہیں جن کا نفسِ مطمئنّہ خود عالمِ ملکوت کی سیر کا شہباز رہا ہو۔ بہر حال ہم تو یہ جانتے ہیں کہ خود شیخ نے قاضی صاحب کو علَم الہدیٰ کا لقب عنایت فرمایا اور شاہ محمد عبدالعزیز صاحب قدّس سرہٗ دہلوی جیسے محدث نے آپ کو بیہقیِ وقت قرار دیا۔ قاضی صاحب کی عمر اسّی سال سے کچھ اوپر ہوئی
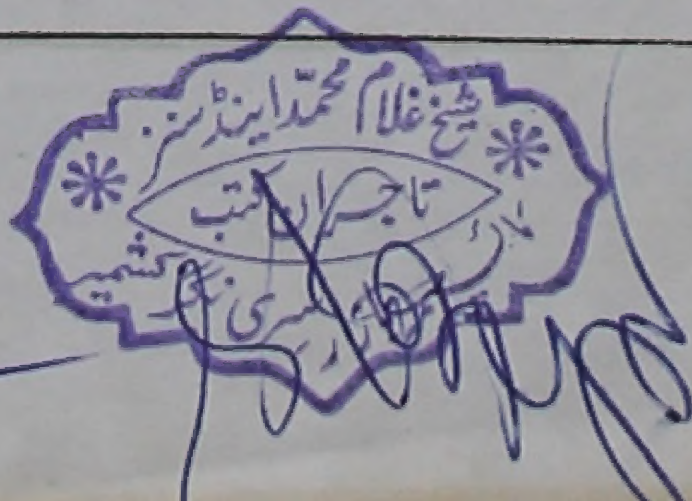
پوری عمر عہدۂ قضا کی مصروفیتوں کے ساتھ ظاہری و باطنی علوم کی نشر و اشاعت میں صرف فرما کر ۱۲۲۵ھ میں آپ کی روح واصل بحق ہوئی اور آپ کا جسم ہمیشہ کے لیے پانی پت کی پاک سرزمین کے سپرد کر دیا گیا۔ فَهُمْ مُكْرَمُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ٥ وفات کا تاریخی مادہ ہے۔ بے شک قاضی صاحب ہم میں نہیں لیکن آپ کی حسب ذیل تصانیف نے آپ کو حیاتِ جاودان بخشی ہے۔

تفسیر مظہری۔ السیف المسلول۔ ارشاد الطالبین۔ تذکرۃ الموتیٰ والقبور۔ تذکرۃ المعاد۔ حقوق الاسلام۔ رسالہ در حرمتِ و اباحت سرود۔ رسالہ در حرمتِ متعہ۔ رسالہ شہاب ثاقب۔ منار الاحکام

پیشِ نظر کتاب مالابد منہ بھی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کی یادگار ہے۔ اس کتاب نے ہندوستان کے طول و عرض میں کافی مقبولیت حاصل کی اور اس کو فارسی کی درسی کتاب ہونے کی حیثیت حاصل ہوئی۔ چونکہ گلستاں، بوستاں اور یہ کتاب ہندستان میں فارسی کی ابتدائی جماعتوں میں داخلِ درس ہیں۔ اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ انکے حواشی عام فہم کر دیے جائیں۔ گلستاں اس سلسلہ کی پہلی کڑی تھی، جو "سب رنگ کتاب گھر" کی طرف سے شائع ہو کر ملک میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اس کے بعد بوستاں شائع ہوئی جس کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا گیا۔ اب یہ مالابد پیش کی گئی ہے۔ خدا کرے یہ بھی طلبہ کے لیے مفید ہو اور ملک میں مقبولیت حاصل کرے۔ آمین!

سجاد حسین

۲۰ رجب المرجب ۱۳۷۵ھ

۴ مارچ ۱۹۵۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥
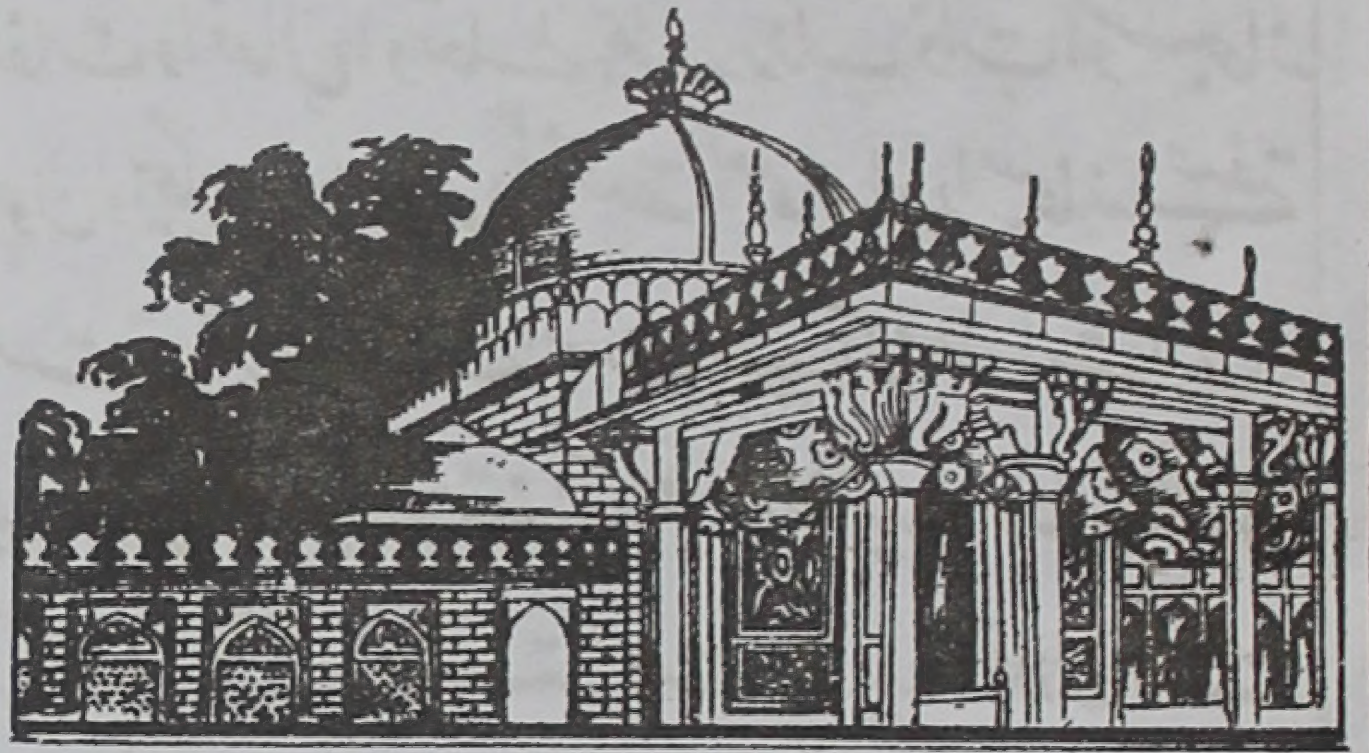
کتاب الایمان

حمد و ستائش مر خدا ے راست کہ بذاتِ مقدسِ خود موجود است و اشیاء بایجادِ او تعالیٰ موجود اند و در وجود و بقا بوے محتاج اند و وے بہیچ چیز محتاج نیست یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال ہیچ کس را در ہیچ امر با وے شرکت نیست نہ وجود و حیاتِ او ہم جنسِ وجود و حیاتِ اشیاء است و نہ علمِ او مشابہ علمِ شاں و نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلامِ او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلامِ مخلوقات مجانس و مشارک غیر از مشارکتِ اسمی ہیچ مجانست و مشارکت ندارد

فائدہ :- بالابدمنہ یعنی وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ چونکہ اس کتاب کے مسائل ہر مسلمان کے لیے جاننے ضروری ہیں اس لیے مصنف نے اس کتاب کا یہ نام رکھا ہے۔

ا کتاب الایمان ۔ مصنف نے ایمان کی بحث سے کتاب کو اس لیے شروع کیا ہے کہ ایمان کے بدون کوئی عبادت معتبر نہیں ہے ۔ خود موجود است ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں پیدا کیا ۔ اشیاء یعنی اللہ کے علاوہ تمام موجودات کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے ۔

۲ محتاج نیست ۔ ورنہ اللہ کی ذات ناقص ٹھیرے گی ۔ یگانہ یعنی اللہ کی ذات وصفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں ہے ۔ ہیچ کس سے اسی کی تفسیر کی ہے ۔ نہ وجود اللہ تعالیٰ کا وجود و حیات ذاتی ہے ۔ نہ علم ۔ اللہ تعالیٰ کی خود ذات علم کا ذریعہ ہے ۔ ممکنات کو علم جب حاصل ہوتا ہے جب کہ معلوم کی صورت یا خود معلوم حاضر ہو ۔

۳ سمع و بصر ۔ اللہ کے لیے بھی سمع و بصر ہے ۔ لیکن اس کی سمع و بصر مخلوق کی سمع و بصر جیسی نہیں ہے ۔

۴ غیر از ۔ یعنی لفظ دونوں جگہ یکساں ہیں لیکن معنےٰ بدلے ہوئے ہیں ۔

صفات و افعالِ او تعالیٰ ہم در رنگِ ذاتِ او سبحانہ
بیچون و بیچگون است مثلاً[1] صفۃ العلم مر او را سبحانہ صفتے
است قدیم و انکشافے است بسیط کہ معلوماتِ ازل و
ابد[2] باحوالِ متناسبہ و متضادہ کلّیہ و جزئیہ با اوقاتِ مخصوصہ
ہر کدام در آنِ واحد[3] دانستہ است کہ زید در فلاں وقت
زندہ است و در فلاں وقت مردہ و ہکذا و ہمچنیں کلام او
یک کلامِ بسیط است کہ تمام کتبِ منزلہ[4] تفصیلِ اوست و
خلق و تکوین صفتے است مختص بوے تعالیٰ، ممکن چہ باشد
کہ ممکن را پیدا می تواند کرد ممکنات بہ تمامہا چہ جوہر و چہ عرض و
چہ افعالِ اختیاریہ[5] بندگاں ہمہ مخلوقِ او تعالیٰ اند اسباب و
وسائط را روپوشِ فعل خود ساختہ است بلکہ دلیل بر ثبوتِ فعل
خود کردہ چنانچہ عقلا از حرکتِ جمادات بہ محرک پے می برند و
می دانند کہ ایں حرکت فراخور حالِ ایں جماد نیست چہ ایں را فاعلے
است ورائے او ہمچنیں آں عقلا کہ بصیرت شاں بکحلِ شریعت
مکتحل شدہ میدانند کہ ممکن[6] پیدا کردن ممکن دیگر گو فعلے باشد از
افعال یا عرضے باشد از اعراض نمی تواند کرد آرے ایں قدر

[1] مثلاً۔ یہاں سے اللہ کی صفات میں شرکت نہ ہونے کا بیان شروع کیا ہے۔ ازل و ابد یعنی اللہ کی معلومات ماضی اور مستقبل میں ختم نہ ہونے والی ہیں۔
[3] آنِ واحد۔ بیک وقت۔ کلامِ بسیط یعنی اللہ کا کلام حروف و آواز سے مل کر نہیں بنا ہے۔ کتبِ منزلہ۔ جیسے توریت، انجیل، زبور، قرآن وغیرہ۔ خلق و تکوین۔ پیدا کرنا اور بنانا۔ جوہر۔ جیسے جسم۔ عرض۔ جیسے رنگ وغیرہ
[5] افعالِ اختیاریہ۔ وہ کام جو بندہ اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتا ہے جیسے کھانا پینا، چلنا پھرنا۔ یہ بھی خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ محرک۔ حرکت دینے والا۔ پے۔ سراغ۔ فراخور۔ سزاوار جماد۔ پتھر۔ کحل۔ سرمہ۔
[6] ممکن۔ ممکن کسی دوسرے ممکن کو پیدا نہیں کر سکتا۔

فرق در افعالِ اختیاریہ و حرکتِ[1] جمادات متحقق است و ایمان
بداں واجب کہ حق تعالےٰ بندگاں را صورتِ قدرت و ارادہ
دادہ است و عادۃ اللہ بداں جاری است کہ ہرگاہ بندہ قصدِ
فعلے کند حق تعالےٰ آں فعل را پیدا کند و بہ وجود آرد و بنا برہمیں
صورتِ ارادہ و قدرت بندہ را کاسب[2] گویند و مدح و ذم و
ثواب و عذاب براں مترتب است انکارِ فرق درمیانِ حرکت
جماد و حرکتِ حیوان کفر است و خلافِ شرع و خلاف بداہتِ عقل
و غیرِ خدا را خالقِ چیزے از اشیاء دانستن ہم کفر است لہٰذا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم قدریہ[3] را مجوسِ امت گفتہ و او تعالےٰ در ہیچ
چیز حلول[4] نہ کند و چیزے در وے تعالےٰ حال نہ بود و او تعالیٰ
محیط اشیاء ست باحاطۂ ذاتی و قرب و معیت بہ اشیاء دارد
نہ آں[5] احاطہ و قرب کہ در خور فہم قاصرِ ما باشد کہ آں شایانِ جنابِ
قدسِ او نیست و آنچہ بکشف و شہود معلوم کنند ازاں نیز منزہ
است ایمان بغیب باید آورد و ہرچہ مکشوف و مشہود گردد
شبہ و مثال است آں را تحت لائے نفی باید ساخت ایں چنیں
حضرت فرمودہ اند پس ایمان آریم کہ حق تعالےٰ محیطِ اشیاء است

[1] حرکت جمادات یعنی حرکت اضطراری۔ صورتِ قدرت۔ انسان میں حقیقی قدرت نہیں ہے ورنہ پھر انسان جس وقت جو چاہے کر سکے حالانکہ بسا اوقات ہم ایک بات کرنا چاہتے ہیں اور نہیں کر پاتے باایں ہمہ انسان بہت سے کام اپنے ارادہ سے کرتا ہے اور وہ کام رعشہ کی حرکت کی طرح نہیں ہیں۔

[2] کاسب۔ چونکہ انسان کے ارادہ کے بعد افعال وجود میں آتے ہیں۔ اس لیے انسان کو ان افعال کا کرنے والا بھی سمجھا جاتا ہے۔ کفر است۔ چونکہ اس سے اس قدرت الٰہی کا انکار لازم آتا ہے جو حیوان میں پیدا کی گئی ہے۔

[3] قدریہ معتزلہ کا وہ فرقہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ انسان اپنے کاروبار میں مستقل قدرت کا مالک ہے اور انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے چونکہ اس فرقہ نے دو خالق مان لیے۔ ایک اللہ ایک خود انسان۔ اس لیے اس کو آتش پرستوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو یزداں اور اہرمن دو خالقوں کے قائل ہیں۔

[4] حلول نہ کند۔ لہٰذا ان لوگوں کا عقیدہ باطل ہے جو خدا کو کسی بشر کے پیکر میں تسلیم کرتے ہیں۔ محیط گھیرنے والا معیت ساتھ ہونا۔

[5] نہ آں احاطہ۔ خدائے تعالیٰ کا کائنات پر جو احاطہ یا معیت ہے ہم اس کی حقیقت نہیں جان سکتے۔ بکشف۔ مراقبہ میں صوفیائے کرام کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ ذات باری نہیں ہے بلکہ اس سے مشابہ کوئی چیز ہے اس کو لا الٰہ کی نفی میں شامل کرنا چاہیے۔

و قریب و معنی احاطہ و قرب و معیّت ندانیم کہ چیست و
ہمچنیں استوائے[1] او سبحانہ بر عرش و گنجائش او در قوا بے مومن
و نزولِ او آخرِ شب با آسمانِ پائیں کہ در احادیث و نصوص
وارِد اند و ہمچنیں ید و وجہ کہ نصوص بداں ناطق اند ایماں بداں
باید آورد و بر معنی ظاہر آں حمل نباید کرد و در تاویلِ آں نباید آمد
و تاویلِ آں را حوالہ بہ علمِ الٰہی باید کرد تا غیرِ حق را حق ندانستہ باشی
در صفات[2] و افعالِ الٰہی غیر از جہل و حیرت نصیبِ بشر بلکہ
نصیبِ ملائکہ ہم نیست انکارِ نصوص کفر است و تاویل جہلِ مرکب

شعر

دُور بیناں[2] بارگاہِ اَلست		غیر ازیں پے نبردہ اند کہ ہست

و یک قرب[3] و معیّتِ حق تعالےٰ را نوعِ دیگر است کہ با نوعِ
اوّل جز مشارکتِ اسمی مشارکتے ندارد و آں نصیبِ خواصِ
بندگان است از ملائکہ و انبیاء و اولیاء و عامۂ مومناں ہم ازیں
نوعِ قرب بے بہرہ نیند ایں قرب درجاتِ غیر متناہی دارد
بمعنی اَوْ نَقْفُ[4] عِنْدَ حَدٍّ حضرت مولوی می فرماید۔ بیت

اے برادر بے نہایت درگہیست		ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

---

[1] استواء۔ حضرت حق تعالےٰ کے لیے لفظ استواء یا لفظ ید وغیرہ جو آیتوں اور حدیثوں میں مستعمل ہوئے ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کے ظاہری معنی مراد نہ لینے چاہییں اور نہ ان کی تاویل کی کوشش کرنی چاہیے بلکہ علم الٰہی کے سپرد کر دینا چاہیے

[2] در صفات۔ حضرت حق کی ذات و صفات کی اصل حقیقت معلوم کر لینا انسانوں بلکہ فرشتوں کی بھی طاقت سے باہر ہے۔

[2] دور بیناں۔ بارگاہ خداوندی میں جو زیادہ دور بیں ہیں وہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں سمجھ سکے ہیں کہ وہ ہے الست۔ ازل میں حق تعالیٰ نے آدم کی ذریت کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب نے کہا تھا کیوں نہیں —

[3] و یک قرب۔ یعنی حضرت حق تعالےٰ کے قرب کی ایک خاص قسم ہے جو انبیاء، اولیاء، ملائکہ بلکہ تمام مومنین کو بھی حاصل ہوتی ہے۔

[4] لا نقف۔ اس قرب کے اَن گنت مرتبے ہیں۔ اے برادر۔ قرب الٰہی کا جو مرتبہ بھی حاصل کر لو اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہو۔

خیر و شر ہر چہ بوجود می آید و کفر و ایمان و طاعت و
عصیان ہر چہ بندہ مرتکب آں می شود ہمہ بارادۂ[1] الٰہی
است امّا حق تعالےٰ از کفر و معصیت راضی نیست و برآں
عذاب مقرّر فرمودہ و از طاعت و ایمان راضی است و بہ
ثواب برآں وعدہ فرمودہ ارادہ چیزے دیگر است و رضا
چیزے دیگر و ہزاراں ہزار درود نامعدود نثار انبیاء است
علیہم الصّلوٰۃ والتّسلیمات کہ اگر آنہا مبعوث[2] نمی شدند کسے
راہِ ہدایت نمی دید و بہ علومِ حقہ نمی رسید ہمہ انبیاء برحق اند
اوّلِ شاں آدم است علیہ السّلام و افضلِ شاں محمدؐ است
صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین و معراج پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم
و اسرائے او از مکّہ بہ مسجدِ اقصےٰ[3] و از آنجا بآسمانِ ہفتم و سِدرۃ المنتہیٰ
حق است و کتابہائے آسمانی کہ بر انبیاء نازل شدہ توریت و
انجیل و زبور و قرآن مجید و صحیفہائے ابراہیم وغیرہ ہمہ حق است
بر ہمہ انبیاء و ہمہ کتابہائے خدا ایمان باید آورد لیکن در
ایمانِ عددِ انبیاء و عددِ کتابہا ملحوظ نباید داشت کہ عددِ آنہا
از دلیلِ قطعی ثابت نیست و انبیاء ہمہ معصوم اند از صغائر و کبائر

[1] بارادہ۔ انسان سے جو کچھ اچھائی یا برائی صادر ہوتی ہے سب اللہ ہی کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ ارادہ چیزے دیگر اگرچہ مثلاً زید کا کفر کرنا بھی اللہ کے ارادہ سے ہے لیکن اللہ کی رضا اس کے شاملِ حال نہیں ہے۔ ارادہ اور رضامندی دو جداگانہ باتیں ہیں۔ نامعدود۔ ان گنت۔

[2] مبعوث۔ یعنی اگر اللہ اپنے انبیاء اور رسول نہ بھیجتا تو ہمیں ہدایت کا راستہ بتانے والا کوئی نہ ہوتا۔ خاتم النبیین۔ لہٰذا آں حضورؐ کے بعد کسی قسم کی بھی نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔ معراج۔ آنحضورؐ کا جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا۔ اسراء۔ معراج کے سفر کا وہ حصہ جو خانہ کعبہ سے بیت المقدس تک کا ہے۔

[3] مسجد اقصیٰ۔ بیت المقدس۔ سدرہ۔ بیری کا درخت۔ المنتہیٰ۔ چونکہ وہ ملائکہ مقربین کی بھی پہنچ کی انتہا ہے۔ توریت۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ انجیل وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسےٰؑ پر نازل ہوئی۔ زبور۔ وہ آسمانی کتاب جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ صحیفہ مختصر کتاب۔ حضرت ابراہیمؑ پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ عدد انبیاء۔ نبیوں اور ان کی کتابوں کی صحیح شمار کا تو ہمیں علم نہیں لیکن ان پر مجملاً ایمان لانا ضروری ہے۔

وآنچہ از پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بہ دلیلِ قطعی[1] ثابت شد با ہمہ آں ایمان باید آورد وایمان باید آورد کہ ملائکہ بندگانِ خدا حق اند معصوم[1] اند از گناہاں ومنزّہ اند از مردی وزنی محتاج نیستند با اکل وشرب رسانندگانِ وحی وحاملانِ عرش[2] اند وبہر کارے کہ مامور اند برآں قائم اند انبیاء وملائکہ باوجودے کہ اشرف مخلوقات ومقربانِ درگاہ اند مثلِ سائرِ مخلوقات ہیچ علم وقدرت ندارند مگر آنچہ خدا آنہارا علم دادہ است وقدرت دادہ وبذات وصفاتِ الٰہی ایمان دارند چنانچہ سائرِ مسلمانان دارند ودرادراکِ کنہ بہ عجز وقصور معترف ودر ادائے حقوقِ بندگی بہ شکرِ توفیقِ الٰہی ناطق بندگان خاص الٰہی را در صفات[3] واجبی شریک داشتن یا آنہارا در عبادت شریک ساختن کفر است چنانچہ دیگر کفار بہ انکارِ انبیاء کافر شدند ہمچناں نصاریٰ عیسےٰ را پسرِ خدا ومشرکانِ عرب ملائکہ را دختران خدا گفتند وعلم غیب بآنہا مسلّم داشتند کافر شدند انبیاء وملائکہ را در صفاتِ الٰہی شریک نباید کرد

[1] معصوم بے گناہ، نبیوں سے چھوٹا بڑا کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔ دلیل قطعی۔ وہ دلیل جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ منزّہ۔ فرشتوں میں نہ مردانہ خصوصیات ہیں نہ زنانہ۔ اکل۔ کھانا۔ شرب۔ پینا۔

[2] حاملانِ عرش۔ فرشتے اللہ کے عرش کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ قدرت ندارند فرشتوں میں بھی اپنی ذاتی قدرت وعلم نہیں ہے۔ کُنہ حقیقت۔

[3] صفات واجبی۔ وہ صفتیں جو اللہ تعالےٰ کی ہیں مثلاً رزق دینا۔ مارنا۔ جلانا۔ دیگر کفار۔ یہود۔ حضرت عیسیٰ کے منکر ہیں۔ مشرکان عرب۔ عرب کے مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں اور غیب داں ہیں۔

وغیرِ انبیاء را در صفاتِ انبیاء شریک نه باید کرد عصمت[1] سوائے انبیاء و ملائکہ دیگرے را از صحابہ و اہلِ بیت و اولیا ثابت نہ باید کرد و متابعت مقصور بر انبیاء باید داشت آنچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادہ است بہ آں ایمان باید آورد و آنچہ فرمودہ است بر آں عمل باید کرد آنچہ منع کردہ ازاں باز باید ماند و قول و فعلِ ہر کسے کہ سرِ مو از قول و فعلِ پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آں را رَد باید کرد و پیغمبر خبر دادہ است کہ سوالِ منکر[2] و نکیر در قبر حق است و عذابِ قبر مر کافراں را و بعضے گنہگاراں را حق است و بعثِ بعدِ موت روزِ قیامت حق است و نفخ برائے اِماتت و اِحیاء حق است و انشقاقِ آسمانہا و ریختنِ ستارگاں و پریدنِ کوہہا و برباد رفتنِ زمین از نفخۂ[3] اُولیٰ و برآمدنِ مُردگاں از قبور و باز پیدا شدنِ عالم بعدِ عدم بہ نفخۂ ثانیہ ہمہ حق است و حسابِ روزِ قیامت و وزن کردنِ اعمال در میزان و شہادتِ اعضاء و گذشتن از صراط کہ بر پشتِ دوزخ باشد تیز تر از شمشیر و باریک تر از مو حق است بعضے مثلِ برق و بعضے مثلِ باد و بعضے مثلِ اسپِ جواد و بعضے آہستہ بگذرند

[1] عصمت ۔ بے گناہی ۔ اہلِ بیت یعنی آں حضور ؐ کے کنبے والے ۔ مقصور ۔ منحصر ۔ قول و فعل یعنی سنتِ رسول اللہ ۔ بعث ۔ بعد موت یعنی اس دنیا میں مرنے کے بعد دوسرے عالم میں زندہ ہونا ۔

[2] منکر و نکیر ۔ دو فرشتے ہیں جو قبر میں آکر سوالات کریں گے ۔ نفخِ صور ۔ صور پھونکنا ۔ ریختنِ ستارگاں ۔ قیامت کے روز ستارے جھڑ جائیں گے ۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے ۔

[3] نفخۂ اولیٰ ۔ پہلی مرتبہ صور پھونکنے پر تمام کائنات درہم برہم ہو جائے گی ۔ نفخۂ ثانیہ ۔ دوسری بار صور پھونکنے پر مُردے قبروں سے جی اٹھیں گے ۔ میزان ۔ ترازو ۔ شہادتِ اعضاء ۔ انسان کے بدن کے جوڑ انسان کے کارناموں پر گواہی دیں گے ۔ صراط ۔ پُل صراط ۔ برق ۔ بجلی ۔ اسپِ جواد ۔ تیز رَو گھوڑا ۔

وبعضے در دوزخ افتند وشفاعتِ[1] انبیاء واولیاء وصلحاء
حق است وحوضِ کوثر[1] حق است آبِ او سفید تر از شیر وشیریں
تر از عسل[1] وبر وکوزہا[1] باشند مثلِ ستارگاں ہر کہ ازاں بنوشد
باز تشنہ نہ شود وحق تعالےٰ اگر خواہد گناہِ کبیرہ[2] را بے توبہ ببخشد
واگر خواہد بر صغیرہ عذاب کند وہر کہ باخلاص توبہ کند گناہِ او
البتہ موافقِ وعدۂ الٰہی بخشیدہ شود وکفار ہمیشہ در دوزخ
معذّب باشند ومسلمانانِ گنہگار اگر در دوزخ در آیند آخر کار
خواہ جلد یا بدیر البتہ از دوزخ بر آیند وداخلِ بہشت شوند
وباز در بہشت ہمیشہ باشند ومسلماں بارتکاب کبیرہ کافر
نہ شود ونہ از ایمان بر آید وآنچہ از انواعِ عذابِ دوزخ از
مار[3] وکژدم وزنجیرہا وطوقہا وآتش وآبِ گرم وزقوم وغسلین
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ قرآن بداں ناطق است
وانواعِ نعیمِ جنت از مآکل ومشارب وحور وقصور وغیرہ ہمہ
حق است وعمدہ ترین نعمتہائے بہشت دیدارِ خدا است
کہ مسلماناں حق تعالےٰ را در بہشت بے پردہ بہ بینند
بے جہت وبے کیف وبے مثال وایمان عبارت است از

[1] شفاعت۔ سفارش۔ حوضِ کوثر۔ وہ حوض جس سے آنحضور ؐ قیامت میں اپنے امتیوں کو سیراب کریں گے۔ عسل۔ شہد۔ کوزہا۔ وہ پیالے جن سے حوضِ کوثر کا پانی پلایا جائیگا ستاروں کی طرح صاف شفاف ہونگے
[2] گناہ کبیرہ۔ وہ گناہ ہے جس کے کرنے والے پر کوئی وعید یا لعنت آئی ہو یا اس کے کرنے پر کوئی حد جاری ہوتی ہو۔ صغیرہ۔ چھوٹی قسم کا گناہ وعدۂ الٰہی۔ خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائیگا معذّب۔ عذاب میں پڑا ہوا۔
[3] مار۔ سانپ۔ کژدم۔ بچھو۔ زقوم سینڈھ۔ غسلین۔ پیپ۔ انواع۔ اقسام مآکل۔ کھانے کی چیزیں۔ مشارب۔ پینے کی چیزیں۔ حور۔ حوریں۔ قصور۔ محلات جہت۔ سمت۔

تصدیقِ[1] قلبی باگرویدن وتصدیقِ زبانی لیکن تصدیقِ زبانی
عندالضرورۃ ساقط شود واصحابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
ہمہ عادل بودند اگر از کسے احیاناً ارتکابِ معصیتے شدہ تائب و
مغفور گشتہ متواترات از نصوصِ قرآن وحدیث بمدحِ صحابہ رضؓ
پُراست ودرقرآن است کہ آنہا باہم محبت ورحمت داشتند
وبرکفار غلاظ وشداد بودند ہرکہ صحابہ را باہم مُبغض وبے
الفت داند منکرِ قرآن است وہرکہ بآنہا دشمنی وغصّہ داشتہ
باشد درقرآن بروے اطلاقِ[2] کفر آمدہ حاملانِ وحی وراویانِ
قرآن اند ہرکہ منکرِ صحابہ باشد اورا ایمان بہ قرآن وغیرہ ایمانیات
متواترات ممکن نیست وباجماعِ صحابہ رضؓ ونصوص ثابت است
کہ ابوبکر را افضل دانستہ باوے بیعت کردند وبہ اشارۂ
ابی بکر رضؓ بر خلافتِ[3] عمر رضؓ بعد ابی بکر رضؓ بنا بر فضلِ او اجماع آوردند
وبعد عمر سہ روز صحابہ رضؓ باہم مشورہ کردہ عثمان رضؓ را افضل دانستہ
بر خلافتِ او اجماع کردند وباوے بیعت نمودند وبعدِ
عثمان رضؓ ہمہ اصحاب مہاجرین وانصار کہ در مدینہ بودند بہ علی
مرتضیٰ رضؓ کسے کہ باو منازعت کردہ مخطی است لیکن سوءِ ظن

[1] تصدیقِ قلبی۔ دل سے ماننا۔ باگرویدن یعنی اپنی خوشی سے نہ کہ جبراً۔ تصدیقِ زبانی۔ زبان سے اقرار کرنا۔ عند الضرورۃ مجبوری کے وقت۔ اصحاب۔ وہ مسلمان جنھوں نے آنحضورؐ کو مسلمان ہو کر دیکھا اور مسلمان مرے۔ عادل۔ نیک۔ ارتکاب معصیت۔ گناہ کرنا۔ تائب۔ توبہ کرنیوالا مغفور۔ بخشا ہوا۔ متواترات۔ وہ باتیں جن کو نقل کرنے والے ہر زمانے میں اس تعداد میں ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا عقلاً ناممکن ہو۔ غلاظ وشداد۔ کھرے اور سخت۔ مُبغض۔ بغض کرنے والا۔

[2] اطلاقِ کفر۔ قرآن میں مذکور ہے کہ کفار کو صحابہ پر غصہ آتا ہے لہذا صحابہ سے بغض رکھنے والا کافر سمجھا جائے گا۔ راویانِ نقل کرنے والے۔ ممکن نیست۔ جبکہ قرآن اور دیگر ایمانیات کے بر سبیل تواتر نقل کرنے والے صحابہ ہی ہیں جو شخص صحابہ کو نہ مانے گا اس کا ان چیزوں پر کیسے ایمان ہو سکتا ہے۔ بیعت کردند آنحضورؐ کے وصال کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں صحابہ کا اجتماع ہوا اور سب نے بالاتفاق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل مان کر بیعت کی۔

[3] خلافت عمر۔ حضرت ابوبکر نے وصال کے وقت حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ سب نے بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عثمان را۔ حضرت عمر نے وفات کے وقت خلیفہ منتخب کرنے کے لیے ایک جماعت کو نامزد کیا جس نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنایا اور سب نے بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ علی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ میں جس قدر مہاجرین اور انصار تھے سب نے بالاتفاق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مخطی۔ غلطی کر

باصحابہؓ نباید کرد و مشاجراتِ[1] آنہا را بر محلِ نیک فرود باید آورد و با ہر یک محبت و عقیدت باید داشت این است عقائدِ اہلِ حق -

فصل در اہتمامِ نماز - بعد تصحیحِ عقائد عمدہ ترین در عباداتِ بدنی نماز است در صحیح مسلم از جابرؓ مروی است کہ فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ وُصلہ درمیانِ کفر ترکِ صلوٰۃ است یعنی ترکِ صلوٰۃ بکفر میرساند واحمد و ترمذی ونسائی از بریدہؓ از آں حضرت روایت کردہ اند کہ عہد[2] درمیانِ ما ومیانِ مردم نماز است ہر کہ ترک کند آں را کافر شود و ابن ماجہ از ابوالدرداء روایت کردہ کہ وصیت کرد مرا خلیلِ من صلی اللہ علیہ وسلم کہ شرک بخدا نہ کنی اگرچہ کشتہ شوی وسوختہ شوی ونافرمانیِ والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و فرزند ومالِ خود بدر شو ونمازِ فرض را عمداً ترک مکن ہر کہ نمازِ فرض عمداً ترک کند ذمۂ خدا از وے بریست[3] واحمد و دارمی وبیہقی از عمرو ابن عاصؓ از آں سرورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نمازِ فرض محافظت کند او را نور وحجت ونجات باشد روزِ قیامت وہر کہ محافظت نہ کند نہ او را نور باشد و نہ برہان و

[1] مشاجرات - اختلافات - عبادات بدنی یعنی وہ عبادتیں جو بدن سے ادا ہوتی ہیں - صحیح مسلم - حدیث کی مشہور کتاب ہے - وُصلہ - پیوند

[2] عہد - ذمہ داری - خلیل - دوست یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم - شرک - اللہ کی ذات یا صفات میں دوسرے کو شریک سمجھنا - والدین ماں باپ - بدر شو - یعنی اگرچہ ماں باپ یہ حکم دیں کہ اپنی بیوی - اولاد - مال کو اپنے سے جدا کردو تب بھی والدین کی نافرمانی نہ کرنا -

[3] بری است - جو شخص نماز کو قصداً چھوڑے گا خدا اس کا ذمہ دار نہیں - محافظت - یعنی نماز کو پابندی سے ادا کرتا ہے - حجت - یعنی ایمان کی دلیل

نہ نجات و باشد او با فرعون[1] و ہامان و قارون و اُبیّ بن خلف و ترمذی از عبداللہ بن شقیق روایت کردہ کہ اصحابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیچ چیز را نمی دانستند کہ ترکِ آں موجبِ کفر باشد مگر نماز را بنا بریں احادیث احمد بن حنبلؒ تارکِ یک نماز را عمداً کافر می داند و شافعیؒ بروئے حکم بہ قتل می کند نہ بکفر و نزدِ امام اعظمؒ او را حبسِ دائمی واجب است تا کہ توبہ کند واللہ اعلم پس باید دانست کہ نماز را شرائط[2] و ارکان است چنانچہ ذکر کردہ شود انشاء اللہ تعالیٰ از شرائطِ نماز طہارتِ بدن است از نجاستِ حقیقی و نجاستِ حکمی و طہارتِ پارچہ و طہارتِ مکان پس اول مسائلِ طہارت باید آموخت۔

کتابُ الطَّہارَة

فصل در وضو۔ بدانکہ فرض در وضو چہار چیز است شستنِ رو از موئے[3] سر تا زیرِ ذقن و تا ہر دو گوش و ہر دو دست با ہر دو آرنج و مسحِ چہارم حصّہ سر و شستنِ ہر دو پائے با ہر دو شتالنگ و اگر ریش گنجان باشد رسانیدنِ آب زیرِ موئے ریش ضرور نیست اگر

[1] با فرعون۔ یعنی بے نمازی کا حشر کفار اور منافقین کے گروہ میں ہوگا۔
موجب۔ سبب۔ می داند۔ امام احمد ابن حنبلؒ کے نزدیک ایک وقت کی بھی نماز قصداً چھوڑنا کفر ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نماز چھوڑنے والے کی سزا قتل ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قید۔ جب تک توبہ نہ کرے۔

[2] شرائط۔ یعنی وہ چیزیں جن کا نماز سے پہلے کر لینا ضروری ہے۔ ارکان۔ وہ چیزیں جن کا دورانِ نماز میں کرنا ضروری ہے۔ نجاستِ حقیقی۔ وہ نجاست جو دیکھنے میں آئے۔ نجاستِ حکمی وہ نجاست جو نظر نہ آئے۔ پارچہ یعنی نمازی کے کپڑے۔ مکان۔ یعنی نماز کی جگہ۔

[3] موئے سر یعنی وہ بال جو پیشانی پر ہیں۔ ذقن۔ ٹھوڑی۔ آرنج۔ کہنی شتالنگ۔ ٹخنہ۔ موئے ریش۔ داڑھی کے بال۔

ازیں چہار[1] عضو مقدارِ ناخن ہم خشک ماند وضو درست نباشد و نزدِ امام شافعیؒ و احمدؒ و مالکؒ نیت و ترتیب ہم فرض است و نزدِ مالکؒ پے بہ پے شستن ہم فرض است و نزدِ احمدؒ بسم اللہ گفتن و آب در دہن و بینی کردن ہم فرض ست و نزدِ مالکؒ و احمدؒ مسحِ تمام سر فرض ست پس احتیاط در آن ست کہ ایں ہمہ بجا آوردہ شود۔

مسئلہ۔ سنت[2] در وضو آنست کہ اوّل ہر دو دست تا بندِ دست سہ بار بشوید و بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم گوید و سہ بار آب در دہن کند و مسواک کند و سہ بار آب در بینی کند و بینی پاک کند و سہ بار تمام رو بشوید و سہ سہ بار ہر دو دست با ہر دو آرنج بشوید و مسحِ تمام سر کند یک بار و ہر دو گوش را ہم ہمراہِ سر مسح کند آبِ جدید شرط نیست و ہر دو پائے را با شتالنگ سہ سہ بار بشوید اگر در پا موزہ داشتہ باشد و موزہ را بعدِ طہارتِ[3] کامل پوشیدہ باشد مقیم را یک شبانہ روز و مسافر را سہ شبانہ روز از وقتِ حدث جائز است کہ موزہ از پا نہ کشد و مسح بر موزہ کردہ باشد و اگر موزہ پاریدہ باشد بہ قسمیکہ در رفتار

---

[1] چہار عضو۔ یعنی ہاتھ پیر، منہ اور سر کی وہ مقدار جو فرض ہے۔ نیت۔ یعنی دل سے وضو کا ارادہ کرنا۔ ترتیب یعنی پہلے منہ، پھر ہاتھ، پھر سر، پھر پیروں کا وضو کرنا۔ پے بہ پے۔ یعنی اس طور پر وضو کرنا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھو لیا جائے۔ آب در دہن۔ یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا۔ آنہمہ یعنی جو باتیں دوسرے اماموں کے نزدیک فرض ہیں۔

[2] سنت۔ وضو اور غسل میں واجبات نہیں ہیں۔ فرائض کے بعد سنتیں ہیں۔ بندِ دست گٹا۔ بینی پاک کند۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ آرنج کہنی۔ آبِ جدید۔ یعنی کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا ضروری نہیں ہے۔ سہ سہ بار۔ ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے۔ کم کی عادت ڈالنا برا ہے۔ زیادہ مرتبہ دھونا بھی بیکار بات ہے۔

[3] طہارتِ کامل یعنی پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہنا ہو۔ پاریدہ۔ پھٹا ہوا۔

مقدارِ سہ انگشت پا ظاہر شود مسح برآں روا نباشد واگر شخصے با وضو باشد و یک موزہ را از پا کشیدہ بحدیکہ[1] اکثر پا از موزہ بیروں آید یا وقتِ مسحِ موزہ تمام شد در ہر صورت ہر دو موزہ کشیدہ ہر دو پا بشوید و اعادۂ تمام وضو ضرور نیست مگر نزدِ مالکؒ و فرض در مسحِ موزہ مقدار سہ انگشت است بر پشتِ پا وسنّت آنست کہ ہر پنج انگشتِ دست از سر انگشتانِ پا تا ساق بکشد و ایں نزدِ احمدؒ فرض است و احتیاط درین است و بعدِ تمام وضو بگوید۔ اَشْهَدُ[2] اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ و دوگانہ نماز گذارد۔

فصل۔ شکنندۂ وضو ہر چیز است کہ از پیش[3] یا پس برآید و نجاستِ سائلہ کہ از تمام بدن برآید و رواں شود بمکانے کہ شستنِ آں لازم شود وقے کہ بہ پُری دہن طعام باشد یا آب یا تلخہ یا خونِ بستہ سوائے بلغم و نزدِ ابی یوسفؒ اگر بلغم از شکم بہ پُری دہن برآید وضو بشکند و اگر خون در آبِ دہن برآید

---

[1] بحدیکہ یعنی اگر قدم کا اکثر حصہ موزے کی پنڈلی میں نکل کر آچکا ہے تو پھر مسح جائز نہ رہے گا۔ مگر چونکہ امام مالک پے در پے وضو کرنے کو فرض مانتے ہیں اس لیے وضو کو از سرِ نو کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

[2] اشہد الخ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے ہیں اور رسول، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔ اے اللہ! تو پاک ہے تیری حمد و ثنا کے واسطے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ دوگانہ۔ دو رکعت۔

[3] پیش یعنی پیشاب نکلنے کی جگہ۔ پس۔ یعنی پاخانہ نکلنے کی جگہ۔ سائلہ بہنے والی۔ لازم شود یعنی نجاست بہکر بدن کے اس حصہ پر پہنچ جائے جس کا دھونا غسل یا وضو میں ضروری ہے۔ پُری دہن یعنی اس مقدار میں جس کو بلا تکلف منہ میں نہ روکا جا سکے۔ تلخہ۔ پت

اگر رنگِ آبِ دہن را سرخ سازد[1] وضو بشکند اگر قے اندک چند بار کرد نزدِ امام محمدؒ اگر غثیان متحد است جمع کردہ شود و نزدِ ابی یوسفؒ اگر مجلس متحد است جمع کردہ شود و خفتن بر پشت یا بر پہلو یا تکیہ زدہ بچیزے کہ اگر کشیدہ شود بیفتد شکنندۂ وضو است و خفتن استادہ یا نشستہ بدونِ تکیہ یا در حالتِ رکوع یا سجود بر ہیأتِ مسنونہ شکنندۂ وضو نیست و دیوانگی و مستی و بیہوشی در حال کہ باشد شکنندۂ وضو است و قہقہۂ بالغ در نمازِ صاحبِ[2] رکوع و سجود شکنندۂ وضو است و مباشرتِ فاحشہ شکنندۂ وضو است و دست رسانیدن بہ شرمگاہِ خود بدونِ پردہ و دستِ مرد اگر زن را بے پردہ رسد نزدِ امام اعظمؒ وضو نمی شکند و نزدِ دیگر ائمہؒ وضو بشکند و خوردنِ گوشتِ شتر نزدِ امام احمدؒ شکنندۂ وضو است و احتیاط از ہمہ اولیٰ است ۔

فصل ۔ در غسل[3]

شستنِ تمام بدن و آب در دہن و در بینی کردن فرض است و سنت آن است کہ اول دست بشوید و نجاست حقیقی از بدن پاک کند پستر وضو کند لیکن اگر در جائے کہ آبِ غسل جمع می شود غسل می کند پائے بعدِ غسل بشوید و سہ بار

[1] سرخ سازد یعنی خون کا رنگ غالب ہو جائے ۔ غثیان متلی مجلس ۔ یعنی ایک جگہ بیٹھے بیٹھے چند بار قے آئی ۔ بیفتد ۔ یعنی اگر کسی چیز کا ایسا سہارا لے کر سویا کہ اگر وہ سہارا ہٹا دیا جائے تو یہ گر پڑے ۔ بر ہیأت مسنونہ ۔ یعنی جس طور پر رکوع و سجدہ کرنا سنت ہے ۔ مستی ۔ یعنی نشہ کی حالت ۔ بالغ یعنی جس پر نماز فرض ہو چکی ہے ۔

[2] صاحب رکوع ۔ جس نماز میں رکوع اور سجدہ نہیں ہے اس میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا جیسے جنازہ کی نماز یا سجدۂ تلاوت ۔ مباشرت فاحشہ ۔ شہوت کی حالت میں مرد کی شرمگاہ کا عورت کی شرمگاہ سے ملنا ۔ نمی شکند یعنی عورت یا شرمگاہ کو چھونے سے امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا ۔

[3] در غسل ۔ غسل میں تمام بدن دھونا کلی کرنا، ناک میں پانی دینا فرض ہے ۔ دست بشوید ۔ ہاتھ دھوئے اور آب دست کرے خواہ نجاست نہ لگی ہو ۔

تمام بدن بشوید و بر[1] زن رسانیدنِ آب در بیخِ موہائے بافتہ فرض است وشگافتن موہائے بافتہ ضرور نیست و بر مرد اگر موئے سر داشتہ باشد شگافتن مو و شستنِ تمام آں از سر تا بُن فرض است۔

فصل ۔ موجباتِ[2] غسل جماع است در قُبُل باشد یا در دُبُر مرد یا زن اگرچہ انزال نہ شود دیگر انزال است بجہندگی و شہوت در بیداری یا در خواب واز خواب دیدن بدونِ انزال غسل واجب نہ شود و دیگر حیض یا نفاس چوں منقطع شود غسل واجب گردد۔

مسئلہ ۔ اقلِ[3] حیض سہ روز است واکثرِ آں دہ روز واکثرِ نفاس چہل روز است واقلِ آں را حدّے نیست در یں مدّت بہر رنگ کہ باشد سوائے سفیدی خالص خونِ حیض و نفاس انگاشتہ شود واقلِ طُہر پانزدہ روز است آنچہ از سہ روز کمتر واز دہ روز زیادہ در حیض دیدہ شود وآنچہ از چہل روز زیادہ در نفاس دیدہ شود خونِ استحاضہ باشد کہ مانعِ نماز و روزہ نیست اگر زنے را حیض زیادہ از عادت شود تا دہ روز مرض نہ گفتہ شود واگر از دہ روز زیادہ شود پس آنچہ

---

[1] بر زن ۔ عورت کے سر کے بال اگر کھلے ہوئے ہیں سب کو دھونا فرض ہے ۔ اگر میریاں گندھی ہوئی ہوں تو صرف بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ۔ بر مرد ۔ مرد کے بال خواہ گندھے ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں تمام بال دھونا فرض ہے ۔

[2] موجباتِ غسل ۔ وہ باتیں جو غسل کو فرض بنا دیتی ہیں ۔ در قبل شرمگاہ کو کسی شرمگاہ میں داخل کر دینا خواہ منی خارج نہ ہو ۔ انزال ۔ منی کا نکلنا بجہندگی ۔ کود کر ۔ از خواب ۔ یعنی سوتے میں اگرچہ اپنے آپ کو جماع کرتے دیکھا ہو جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہیں حیض ۔ عورت کا ماہواری خون نفاس ۔ وہ خون جو عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے ۔

[3] اقل حیض ۔ حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے ۔ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے ۔ نفاس کی کم مدت متعین نہیں ، زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے حیض و نفاس کے دنوں میں جس رنگ کی بھی رطوبت آئے اس کو حیض و نفاس تصور کیا جائے گا سفیدی کے علاوہ ۔ اقل طہر ۔ دو حیضوں کے درمیان جس پاکی کے دوران میں عورت کو پاک تصور کیا جائے گا ۔ وہ کم از کم پندرہ روز کی پاکی ہے ۔ از سہ روز کمتر ۔ یعنی کم سے کم مدت حیض سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت حیض سے زیادہ حیض نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا ۔ اسی طرح انتہائی مدت نفاس سے زیادہ نفاس نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اس حالت میں عورت روزہ نماز ادا کرے گی اگر زنے ۔ مثلاً کسی عورت کو ہر ماہ چار روز حیض آتا تھا اس ماہ نو دن خون آیا تو یہ سب دن حیض کے شمار کیے جائیں گے لیکن اگر گیارہ بارہ دن آ گیا تو پھر چار دن حیض کے اور بقیہ دن استحاضہ کے ہوں گے ۔

از عادت زیادہ باشد ہمہ آں استحاضہ است و مُبتدِئہ[1] را زیادہ از دہ روز استحاضہ گفتہ شود و پاکی[1] کہ درمیانہ مدتِ حیض یا نفاس یافتہ شود حیض و نفاس است۔

مسئلہ۔ از حیض[1] و نفاس نماز ساقط شود قضائے آں واجب نیست و روزہ را حیض و نفاس مانع است لیکن قضا واجب شود و جماع در حیض و نفاس حرام است نہ در استحاضہ و حیض اگر بیش از دہ روز منقطع شود بدونِ غسل کردنِ زن وطی حلال نشود مگر آنکہ وقت[2] نمازے بگذرد و در انقطاع بعدِ دہ روز بدونِ غسل ہم وطی جائز است نزدِ امام اعظمؒ و نزدِ اکثر ائمہ بدونِ غسل جائز نیست۔

مسئلہ بے وضو را دست رسانیدن بمصحف بے پردہ[2] جائز نیست و خواندنِ قرآن جائز است و در حالتِ جنابت[2] و حیض و نفاس خواندنِ قرآن ہم جائز نیست نہ در آمدن بمسجد و نہ طوافِ کعبہ۔

فصل در نجاسات۔ بول[3] جانورے کہ گوشتِ او حلال است و بولِ اسپ و پس افگندہ پرندگانِ حرام گوشت

---

[1] مبتدئہ۔ وہ عورت جس کو پہلی پہل حیض آنا شروع ہوا ہے۔ پاکی۔ یعنی حیض و نفاس کے ایام میں اگرچہ خون نہ آرہا ہو۔ پھر بھی وہ پاک نہ سمجھی جائے گی۔ از حیض۔ حیض و نفاس کے زمانہ میں نماز معاف ہو جاتی ہے۔ روزوں کی بھی اجازت نہیں ہے لیکن وہ قضا کرنے ہوں گے۔

[2] وقت نمازے۔ مثلاً اگر عورت ظہر کے اول وقت میں پاک ہو گئی تھی اور ظہر کا پورا وقت گزر کر عصر کا وقت آ جائے تو بدون غسل کے جماع جائز ہوگا اور اگر ظہر کے آخر وقت میں پاک ہوئی تھی تو ظہر کا اگر اس قدر وقت بھی باقی تھا کہ وہ غسل کر کے کپڑے پہن کر نماز کی نیت باندھ سکتی تو عصر کا وقت شروع ہونے پر بدون غسل کے جماع جائز ہوگا۔ بے پردہ۔ جو کپڑا انسان پہنے ہوئے ہے یا قرآن پر چڑھا ہوا ہے اس کو پردہ نہ سمجھا جائے گا۔ در حالتِ جنابت۔ بے وضو کے لیے حفظ قرآن پڑھنا جائز ہے بے غسل نہ قرآن پڑھ سکتا ہے، نہ مسجد میں جا سکتا ہے، نہ طوافِ کعبہ کر سکتا ہے۔

[3] بول۔ پیشاب پس افگندہ۔ یعنی بیٹ۔ حرام گوشت۔ جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔

نجس است بہ نجاستِ خفیفہ کمتر از ربع پارچہ عفو است یعنی از چہارم حصۂ تختہ یا دامن یا تریز یا آستین اگر کمتر ازاں بیالاید نماز را مانع نہ باشد لیکن آب را فاسد کند و پس افگندۂ پرندگان حلال گوشت سوائے ماکیان و بط پاک است و بولِ آدمی اگرچہ صغیر باشد و بولِ خر و جانورانِ حرام گوشت و پس افگندۂ آدمیاں و چہار پایگاں نجس است بہ نجاست غلیظہ و ہمچنیں خونِ سائل ہر جانور و شرابِ انگوری و منی۔

مسئلہ۔ در نجاستِ غلیظہ مقدارِ درہم یعنی مساحتِ عرضِ کف در رقیق و مقدار چہار و نیم ماشہ در غلیظ عفو است لیکن آب را فاسد کند۔

مسئلہ۔ و پس خوردۂ آدمی اگرچہ کافر باشد و اسپ و جانورانِ حلال گوشت و عرقِ آنہا و عرقِ خر و استر پاک است و پس خوردۂ گربہ و موش و دیگر جانورانِ خانگی مثل کرفش و مانندِ آں و پرندگانِ حرام گوشت مکروہ است و پس خوردۂ خوک و سگ و فیل و چہار پایگانِ حرام گوشت سوائے گربہ و مانندِ آں نجس است۔

مسئلہ۔ بول اگر مثل سر سوزن مترشح شود عفو است۔

لہ نجاست۔ گندگی۔ خفیفہ۔ ہلکی۔ تریز کلی۔ ماکیان و بط۔ یعنی مرغی اور بطخ کی بیٹ ناپاک ہے۔ صغیر۔ بچہ۔ غلیظہ۔ سخت۔ سائل بہنے والا۔ شراب انگوری۔ انگور سے بنی ہوئی شراب۔ درہم۔ روپیہ سے ذرا بڑا چاندی کا ایک سکہ تھا۔ رقیق۔ پتلی نجاست غلیظ۔ گاڑھی نجاست۔ فاسد کند یعنی پانی ناپاک ہو جائے گا۔ پس خوردہ سامنے کا بچا ہوا کھانا۔ عرق پسینہ خر۔ گدھا۔ استر۔ خچر۔ گربہ۔ بلی۔ موش چوہا۔ کرفش۔ چھپکلی۔ خوک۔ سور سگ۔ کتا۔ فیل۔ ہاتھی۔ گربہ۔ بلی سرِ سوزن۔ سوئی کا ناکا۔ مترشح شود۔ یعنی چھینٹیں پڑ جائیں۔

فصل - طہارت از نجاستِ[1] حکمی حاصل نشود مگر از آبِ پاک کہ از آسمان فرود آید یا از زمین بر آید مثلِ آبِ دریا و چاہ وچشمہ پس از آبِ درخت یا ثمر مثلِ آبِ تربوز یا انگور یا کیلا طہارت حاصل نہ شود اگر در آب چیزے پاک افتد مانند خاک یا صابون یا زعفران وضو از آں جائز است مگر وقتیکہ رقّتِ او را دور کند یا در اجزاء از آب برابر یا زیادہ مخلوط[2] شود چنانچہ نیم سیر گلاب در نیم سیر آب مخلوط شود یا آنکہ نام آب از و دور شود نام آں شوربا یا گلاب یا سرکہ یا مانندِ آں شود در آں صورت وضو وغسل از آں باجماع جائز نہ باشد و شستنِ پارچۂ نجس و مانندِ آں از آں نزدِ امام اعظمؒ جائز باشد و نزدِ امام محمدؒ و شافعیؒ وغیرہ جائز نہ باشد۔

مسئلہ - منی[3] غلیظ خشک اگر از پارچہ تراشیدہ شود پارچہ پاک گردد و شمشیر و مانندِ آں از مسح کردن پاک شود و زمینِ نجس اگر خشک شود و اثرِ نجاست باقی نماند برلئے نماز پاک شود نہ برائے تیمّم و ہمچنیں دیوار و خشتِ مفروش و درخت و گیاہِ غیر مقطوع و مقطوع بدونِ شستن پاک نہ شود۔

[1] نجاستِ حکمی۔ وہ نجاست جو نظر نہیں آتی، لیکن شریعت اس کو نجاست قرار دیتی ہے جیسے بے وضو ہونا یا بے غسل ہونا۔ یا ثمر۔ یعنی اگر کسی پھل یا درخت کو نچوڑ کر پانی نکالا گیا ہے تو اس پانی سے نجاستِ حکمی زائل نہ ہوگی۔
[2] مخلوط۔ ملا ہوا۔ نام آب۔ یعنی اس کو پانی نہ کہا جا سکتا ہو۔ شستن پارچہ یعنی نجاست حقیقی سے اوس کے ذریعہ پاکیزگی حاصل ہو جائے گی۔
[3] منی غلیظ۔ گاڑھی منی۔ مانندِ آں یعنی ہر وہ چیز جو سخت اور ہموار ہو اور اس میں نجاست کے اجزاء نہ گھس سکیں جیسے کانچ کے برتن وغیرہ۔ نہ برائے تیمم۔ اس طرح کی زمین پر نماز جائز ہوگی تیمم جائز نہ ہوگا۔ خشتِ مفروش۔ یعنی کچی اینٹ جو فرش میں لگی ہوئی ہے۔ اگر جدا ہے تو پھر دھونے سے پاک ہوگی۔ مقطوع۔ کٹی ہوئی چیز ؛

مسئلہ۔ نجاست کہ نمودار[1] باشد بہ شستن مقدارے[1] کہ عینِ او زائل شود نزدِ امام اعظمؒ پاک شود و نزدِ بعضے بعد زوالِ عین سہ بار باید شست و ہر بار اگر ممکن باشد باید افشرد[2] والا خشک باید کرد تاکہ تقاطر نماند و نجاست کہ نمودار نہ باشد آں را سہ بار یا ہفت بار باید شست و ہر بار باید افشرد[2] و سرگیں اگر سوختہ خاکستر شود نزدِ امام محمدؒ پاک شود نہ نزدِ امام ابی یوسفؒ و ہمچنیں خر اگر در نمک سار افتد و نمک شود پاک شود نزدِ محمدؒ نہ نزدِ ابی یوسفؒ و پوستِ مُردار بدِباغت پاک شود۔

مسئلہ۔ آبِ جاری و آبِ کثیر از افتادنِ نجاست در آں یا گزشتنِ آں بر نجاست نجس نہ شود مگر وقتیکہ از نجاست[3] رنگ یا مزہ یا بو در آں ظاہر شود۔

مسئلہ۔ اگر سگ در جدولِ آب جاری نشستہ باشد یا مُردارے در آں افتادہ باشد یا متصلِ میزاب نجاست افتادہ باشد و آبِ سقف در باراں از آں میزاب رواں شود پس اگر اکثر آب بہ سگ و نجاست رسیدہ رواں می شود نجس باشد والا پاک باشد۔

---

[1] نمودار باشد۔ یعنی دیکھنے میں آسکے۔ مقدارے۔ یعنی اتنا دھونا ضروری ہے کہ اس نجاست کے اجزا زائل ہو جائیں۔ دھونے کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے۔

[2] باید افشرد۔ نچوڑنا چاہیے۔ تقاطر قطرے ٹپکنا۔ سہ بار۔ ضروری ہے۔ ہفت بار۔ مستحب ہے۔ سرگیں۔ گوبر خر۔ گدھا۔ نمکسار۔ نمک کی کان۔ دباغت۔ کھال کی رنگائی

[3] از نجاست۔ پانی کے تین وصف ہیں۔ رنگ، مزہ۔ بو۔ اگر نجاست کے گرنے سے کوئی ایک وصف بدل جائے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ جدول۔ پانی کی نالی۔ میزاب۔ پرنالہ سقف۔ چھت والا پاک۔ یعنی وہ پانی زیادہ ہے جو نجاست کو لگ کر گزر رہا ہے تو سب پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ - آبِ قلیل[1] باندک نجاست نجس شود -

مسئلہ - قُلتّین[1] کہ پنج مشکِ آب باشد ہر مشک مقدار صد رطل کہ یک من و پنج سیر ایں دیار باشد مجموع پنج من و بست و پنج آثار نزدِ اکثر ائمہ کثیر است و نزدِ امامِ اعظم رح آب کثیر آن است کہ از حرکت دادنِ یک طرف طرفِ دوم متحرک نہ شود و متاخراں آں را بہ دہ ذراع در دہ تقدیر کردہ اند -

مسئلہ - در چاہ[2] اگر جانورے افتد و میرد پس اگر آماسیدہ شود یا پارہ پارہ شود تمام آبِ آں چاہ کشیدہ شود و اگر نہ پس اگر جانور کلاں است مثلِ گربہ یا کلاں تر ازاں نیز تمام آبِ چاہ کشیدہ شود و ہمچنیں اگر سہ جانور متوسّط باشند مثلِ کبوتر و اگر جانور خُرد است مثلِ موش و عصفور از مُردنِ آں بست دلو کشیدہ شود تا سی و از مثلِ کبوتر چہل دلو کشیدہ شود تا شصت و سہ عصفور حکم یک کبوتر دارد واللہ اعلم -

فصل - در تیمم - اگر مصلّی بر آب قادر نباشد بہ سبب دوری آب یک کردہ و کردہ چہار ہزار قدم یا بہ سبب خوف حدوثِ بیماری یا درنگ در شفا یا زیادتِ مرض یا خوفِ دشمن یا درندہ

---

[1] آبِ قلیل - جو دہ در دہ نہ ہو - قلتین - قلّہ کا تثنیہ ہے قلہ - پانی کے مٹکے کو کہتے ہیں - دو قلّے پانی ہندستان کے حساب سے پانچ من پچیس سیر ہوتا ہے - اکثر ائمہ پانی کی اس مقدار کو کثیر کہتے ہیں اور اس سے کم کو قلیل احناف اس حوض کے پانی کو کثیر کہتے ہیں جس کے ایک کنارے پر غسل کرنے یا وضو کرنے سے دوسرے کنارے کا پانی نہ ہلے - متاخرین نے ایسے حوض کا اندازہ یہ بتایا ہے کہ وہ سو گز مربع ہوتی ہے - گز سے چوبیس انگشت والا گز مراد ہے -

[2] چاہ - کنواں - آماسیدہ شود - پھول جائے - پارہ پارہ شود پھٹ جائے - و اگر نہ - یعنی جانور گر کر پھولا پھٹا نہیں ہے - گربہ - بلی - کلاں تر - جیسے انسان، بکری - متوسط - دریائی - موش - چوہا - عصفور - چڑیا - دلو یعنی وہ ڈول جس سے عام طور پر پانی بھرا جاتا ہے - مصلّی - نماز پڑھنے والا - کردہ - چار ہزار قدم کا فاصلہ، ایک میل - حدوث - پیدا ہونا -

یا خوفِ تشنگی یا میسر نہ شدنِ دلو یا رسّن[1] او را جائز است کہ عوضِ وضو و غسل تیمم کند بر جنسِ زمین خاک باشد یا ریگ یا چونہ یا گچ یا سنگِ سرخ یا سیاہ یا مرمر بشرطیکہ پاک باشد۔

مسئلہ ۔ اوّل نیتِ تیمم کند و ہر دو دست بر زمین زدہ یک بار بر تمام روے بمالد و باز بر زمین زدہ بر ہر دو دست با آرنج بمالد ایں سہ چیز در تیمم فرض است اگر مقدارِ ناخن ہم از دست یا روے باقی ماند کہ دست آنجا نہ رسیدہ باشد تیمم روا نباشد پس انگشتری را حرکت باید داد و خلال در انگشتاں باید کرد۔

مسئلہ ۔ تیمم پیش از وقتِ نماز جائز است و از یک تیمم چند نماز فرض و نفل خواندن جائز است ۔

مسئلہ ۔ اگر بر آب قادر شود تیمم باطل گردد و اگر در عین نماز بر آب قادر شود نماز کہ بہ تیمم شروع کردہ باطل گردد۔

مسئلہ ۔ اگر بدنِ مصلی یا پارچہ او نجس باشد و بر استعمالِ آب قادر نباشد او را نماز با نجاست جائز است اگر بر پارچہ پاک بقدرِ سترِ عورت قادر نباشد۔

---

[1] رسّن ۔ رسّی ۔ جنسِ زمین ۔ جو چیز جلکر راکھ ہو جائے جیسے کہ لکڑی وغیرہ یا پگھلانے سے پگھل جائے جیسے سونا، چاندی، یہ جنسِ زمین سے نہیں ہیں۔ نیت ۔ یعنی کسی ایسی مقصود عبادت کے ارادے سے تیمم کرے جو بدون طہارت کے ادا نہ ہو سکتی ہو ۔ آرنج ۔ کہنی ۔ سہ چیز ۔ نیت، چہرہ کا مسح، ہاتھوں کا مسح ۔ انگشتری ۔ یعنی انگوٹھی جو انگلی میں پہنے ہو ۔ از یک تیمم یعنی جس طرح ایک وضو سے بہت سی نمازیں پڑھ سکتا ہے اسی طرح تیمم کا بھی حکم ہے ۔ اگر بر آب یعنی پانی ملنے پر تیمم ٹوٹ جاتا ہے ۔ نماز کی حالت میں تیمم ٹوٹ جانے سے از سرِ نو نماز پڑھنی ہو گی ۔ اگر بر پارچہ پاک یعنی جس قدر بدن کا حصہ نماز میں ڈھانپنا ضروری ہے اس کے قابل بھی پاک کپڑا نہ ملے تو پھر ناپاک کپڑے میں نماز جائز ہو گی

کتابُ الصّلوٰۃ

فصل ۔ نماز[1] از درآمدنِ وقت درحالتِ اسلام و عقل و بلوغ و پاکی از حیض ونفاس فرض می شود۔

مسئلہ ۔ اگر وقت بقدرِ تحریمہ باقی باشد کہ کافر مسلمان شد یا طفل بالغ گشت یا مجنوں عاقل شد نماز بروَے فرض شد و بعدِ انقطاعِ حیض ونفاس بقدرِ غسل وتحریمہ اگر وقتِ نماز باقی باشد نماز فرض شود۔

فصل ۔ وقتِ نمازِ فجر از طلوعِ صبحِ صادق است تا طلوعِ کنارۂ آفتاب و وقتِ ظہر بعدِ زوال است تاکہ سایۂ ہر چیز ہمچندِ او شود سوائے سایۂ اصلی وآں یک نیم قدم در ساون باشد وپس وپیش آں چہار ماہ یک یک قدم بیفزاید وبعد ازاں درہر ماہ دو دو قدم بیفزاید تاکہ در ماہِ ماہ دہ نیم قدم باشد و قدم عبارت از ہفتم حصۂ ہر چیز است ایں قولِ امام ابی یوسفؒ و محمدؒ وجمہورِ علما است واز امام اعظمؒ ہم روایتے است ایں چنیں و روایتِ مفتی[2] بہ از امام اعظمؒ آن است کہ وقتِ ظہر

---

[1] نماز از درآمدن ۔ یعنی ایک عاقل بالغ مسلمان پر جوکہ حیض ونفاس میں مبتلا نہ ہو نماز کا وقت ہوجانے پر نماز فرض ہوجاتی ہے ۔ بقدرِ تحریمہ ۔ یعنی نماز کا اتنا وقت بھی اگر مل جائے جس میں نیت باندھ سکے ۔ صبحِ صادق ۔ صبحِ کاذب وہ سفیدی کہلاتی ہے جوکہ طولاً نمودار ہوتی ہے چونکہ اس صبح کی افق تصدیق نہیں کرتا ہے اس لیے اس صبح کو کاذب کہا جاتا ہے اس کے بعد ایک سفیدی آسمان کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے جس کے ساتھ افق بھی روشن ہوجاتا ہے تو گویا افق کی سفیدی نے اس صبح کی تصدیق کردی ہے لہذا اس کو صادق کہا جاتا ہے۔

[2] مفتی بہ ۔ امام صاحب اور صاحبین کے اقوال کی پوری تشریح صفحہ ٢٦ پر ملاحظہ فرمائیں۔

باقی ماند تا که سایهٔ هر چیز دو چندِ آں شود سوائے سایهٔ اصلی و بعد گذشتنِ وقتِ ظهر بر هر دو قول وقتِ[1] عصر است تا که آفتاب زرد و بے شعاع نه شود و بعد ازاں وقتِ عصر مکروه است تا غروبِ آفتاب در آں وقتِ عصر هماں روز با کراهتِ تحریمی جائز است و دیگر نمازِ فرض و نفل جائز نیست و بعد غروب آفتاب وقتِ مغرب است تا غروبِ شفقِ[2] سرخ نزدِ اکثرِ علماء و نزدِ امام اعظم بر قولے تا شفقِ سفید وقتِ مغرب باقی ماند لیکن بعد انبوهِ ستارگان نمازِ مغرب مکروه باشد به کراهتِ تنزیهی و بعد گذشتنِ وقتِ مغرب بر هر دو قول وقتِ عشاء است تا نصفِ شب نزدِ جمهور و نزدِ امام اعظم تا صبح به کراهتِ تحریمی و وقتِ وتر بعد ادائے[3] عشاء است تا طلوعِ صبح و تاخیرِ ظهر در گرما و تاخیرِ عشاء تا ثلثِ شب و در روشنی روز خواندنِ صبح به حدیکه بقراءتِ مسنون نماز را اداکند و اگر فساد ظاهر شود باز بقراءتِ مسنون اداکند مستحب است و در دیگر نمازها نزدِ فقیر تعجیل اولیٰ است۔

---

[1] وقتِ عصر۔ سورج پیلا پڑنے سے پہلے نمازِ عصر بلا کراہت درست ہے اس کے بعد کا وقت مکروہ ہے۔ در آں وقت۔ غروبِ آفتاب کے وقت صرف اس روز کے عصر کی نماز ہو جاتی ہے وہ بھی کراہتِ تحریمی کے ساتھ۔

[2] شفق۔ غروبِ آفتاب کے بعد ابتداءً افق پر سرخی آتی ہے اس سے کچھ دیر بعد سفیدی آتی ہے۔ امام صاحب شفق سے یہ سفیدی مراد لیتے ہیں دیگر امام سرخی کو شفق کہتے ہیں۔ انبوہ۔ کثرت۔ بر ہر دو قول یعنی مغرب کا آخری وقت سرخی کو کہا جائے یا سفیدی کو۔ نزدِ جمہور۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے نزدیک عشاء کے آخری وقت میں اختلاف ہے لیکن فقہ کی دیگر معتبر کتابیں اختلاف کو ظاہر نہیں کرتی ہیں بلکہ سب کے نزدیک ایک تہائی شب تک وقت مستحب ہے اور نصف شب تک وقت مباح اور نصف شب کے بعد صبح تک وقت مکروہ ہے۔

[3] بعد ادائے عشاء۔ یہ صاحبین کا قول ہے۔ امام صاحب کے نزدیک وتر و عشاء کا ایک ہی وقت ہے۔ البتہ عشاء پہلے اور وتر بعد میں پڑھنا واجب ہے۔ در روشنی۔ یعنی صبح کی نماز اس قدر اجالے میں پڑھنا مستحب ہے کہ نماز مسنون قراءت کے ساتھ پڑھی جائے اور پھر بھی اس قدر وقت باقی رہ جائے کہ اگر فساد کی وجہ سے نماز کا لوٹانا ضروری ہو جائے تو مسنون قراءت سے اس کو لوٹایا جا سکے۔

سایۂ اصلی کی بحثیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ حسب ذیل اصطلاحیں سمجھ لی جائیں۔

۱۔ قدم۔ ہر شے کے قد کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں جو ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہے۔

۲۔ دقیقہ ساٹھ آن کا ہوتا ہے۔

۳۔ آن جس میں گیارہ بار اللہ کہا جاسکے۔

۴۔ ساعت یا گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے۔

۵۔ پل۔ ساٹھ ریزے کی ہوتی ہے۔

۶۔ ریزہ۔ وقت کی وہ مقدار جس میں دو حرفی لفظ مثلاً "آن" کہا جاسکے۔

مندرجۂ ذیل نقشہ میں سات مہینہ کا حساب اس طرح دیا ہے کہ ساون کا سایہ اصلی ڈیڑھ قدم بتایا ہے پھر اس سے پہلے تین مہینوں اور بعد کے تین مہینوں میں ایک ایک قدم کا اضافہ ہونا بتایا ہے جس کو اس طرح ملاحظہ کیا جائے۔

بیساکھ	جیٹھ	اساڑھ	ساون	بھادوں	کنوار	کاتک
۴½	۳½	۲½	۱½	۲½	۳½	۴½

ان سات مہینوں کے علاوہ باقی ماندہ مہینوں میں دو دو قدم دونوں طرف زیادہ بڑھائے جائیں۔

چیت	پھاگن	ماگھ	پوہ	اگھن
۶½	۸½	۱۰½	۸½	۶½

دائرۂ سایۂ اصلی

امام صاحب کے ایک قول کے مطابق اور صاحبین کے نزدیک ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سایۂ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ اس چیز کے برابر رہے، بڑھنے پر وقت ختم ہوجاتا ہے لیکن امام صاحب کا مفتیٰ بہٖ قول یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہر چیز کا سایۂ اصلی کے علاوہ دوگنا سایہ ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سایہ اصلی کے پہچان کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بالکل ہموار زمین پر ایک دائرہ بنالو اور دائرہ کے بالکل بیچ میں قطر دائرہ کے چوتھائی سے بڑی نوکیلے سر کی ایک لکڑی گاڑ دو جب سورج طلوع کرے گا تو اس لکڑی کا سایہ دائرہ سے باہر نکلا ہوا ہوگا جوں جوں سورج چڑھے گا سایہ کم ہوتا ہوا دائرہ کے اندر داخل ہونا شروع ہو جائے گا۔ دائرہ کے محیط پر جب یہ سایہ پہنچے اور اندر داخل ہونا شروع ہو تو محیط پر اس جگہ ایک نشان لگا دو جہاں سے سایہ اندر داخل ہوا ہے۔ پھر دوپہر بعد یہ سایہ بڑھ کر دائرہ کے محیط سے نکلنا شروع ہوگا۔ جس جگہ محیط سے یہ سایہ باہر نکلے اس جگہ بھی محیط پر نشان لگا لو۔ پھر ان دونوں نشانوں کو ایک خط مستقیم کھینچ کر ملا دو اب محیط دائرہ کے اس قوسی حصہ کے نصف پر جو کہ ان دونوں نشانوں کے درمیان ہے ایک نشان قائم کر کے اس کو خط مستقیم کے ذریعہ جو مرکز دائرہ پر سے گزرے محیط تک پہنچا دو یہ خط نصف النہار کہلائے گا اور جو سایہ کہ اس خط پر پڑے گا وہ سایۂ اصلی کہلائے گا۔

شمال
قوس
مدخل الظل
مخرج الظل
خط نصف النہار
راس المقیاس
مغرب
مشرق
مرکز
جنوب

جدول اقدار سایۂ اصلی
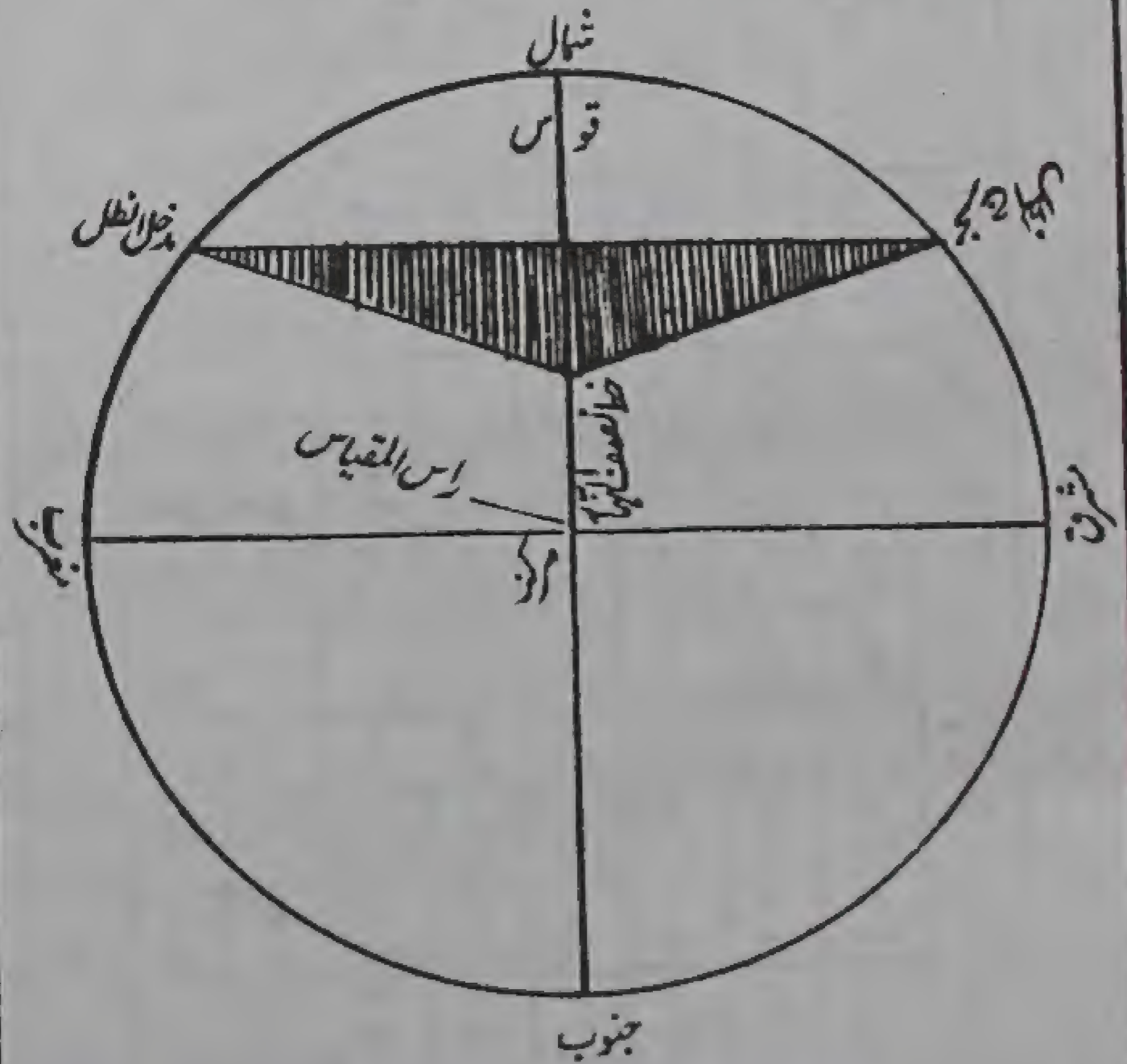
تحویل آفتاب در بروج	۱ حمل	۲ ثور	۳ جوزا	۴ سرطان	۵ اسد	۶ سنبلہ	۷ میزان	۸ عقرب	۹ قوس	۱۰ جدی	۱۱ دلو	۱۲ حوت	عرض البلد	طول البلد
تطابق تحویل تاریخہائے عیسوی	۲۱ مارچ	۲۰ اپریل	۲۱ مئی	۲۲ جون	۲۳ جولائی	۲۳ اگست	۲۳ ستمبر	۲۳ اکتوبر	۲۲ نومبر	۲۲ دسمبر	۲۰ جنوری	۱۹ فروری		
اقدام و دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	درجہ دقیقہ	درجہ دقیقہ
احمدنگر (بمبئی)	۲ / ۲۵	۰ / ۵۵	۰ / ۲۰	۰ / ۳۲	۰ / ۲۰	۰ / ۵۵	۲ / ۲۵	۴ / ۴	۵ / ۴۷	۶ / ۲۶	۵ / ۴۷	۴ / ۴	۱۹ / ۵	۷۲ / ۴۸
اورنگ آباد	۲ / ۳۷	۱ / ۷	۰ / ۰	۰ / ۲۱	۰ / ۰	۱ / ۷	۲ / ۳۷	۴ / ۲۲	۶ / ۲	۶ / ۴۵	۶ / ۲	۴ / ۲۲	۱۹ / ۵۳	۷۵ / ۲۳
سورت	۲ / ۴۵	۱ / ۱۳	۰ / ۸	۰ / ۱۴	۰ / ۸	۱ / ۱۳	۲ / ۴۵	۴ / ۲۳	۶ / ۱۴	۷ / ۰	۶ / ۱۴	۴ / ۲۳	۲۱ / ۱۲	۷۲ / ۵۲
کلکتہ	۲ / ۵۰	۱ / ۱۸	۰ / ۱۳	۰ / ۱۱	۰ / ۱۳	۱ / ۱۸	۲ / ۵۰	۴ / ۲۹	۶ / ۲۱	۷ / ۸	۶ / ۲۱	۴ / ۲۹	۲۲ / ۳۴	۸۸ / ۲۴
احمدآباد گجرات	۳ / ۱	۱ / ۲۷	۰ / ۲۲	۰ / ۱	۰ / ۲۲	۱ / ۲۷	۳ / ۱	۴ / ۵۱	۶ / ۳۹	۶ / ۲۷	۶ / ۳۹	۴ / ۵۱	۲۳ / ۲	۷۲ / ۳۸
مرشدآباد	۳ / ۱۵	۱ / ۴۱	۰ / ۳۴	۰ / ۱۲	۰ / ۳۴	۱ / ۴۱	۳ / ۱۵	۵ / ۱۱	۷ / ۴	۷ / ۵۶	۷ / ۴	۵ / ۱۱	۲۴ / ۱۱	۸۸ / ۱۹
الہ آباد	۳ / ۲۵	۱ / ۴۹	۰ / ۴۲	۰ / ۱۹	۰ / ۴۲	۱ / ۴۹	۳ / ۲۵	۵ / ۲۳	۷ / ۱۹	۸ / ۱۲	۷ / ۱۹	۵ / ۲۳	۲۵ / ۲۸	۸۱ / ۵۴
بنارس	۳ / ۲۷	۱ / ۵۱	۰ / ۴۴	۰ / ۲۱	۰ / ۴۴	۱ / ۵۱	۳ / ۲۷	۵ / ۲۶	۷ / ۲۲	۸ / ۱۶	۷ / ۲۲	۵ / ۲۶	۲۵ / ۳۰	۸۲ / ۰
پٹنہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۲۵ / ۳۷	۸۵ / ۱۳
جون پور	۳ / ۲۸	۱ / ۵۱	۰ / ۴۴	۰ / ۲۱	۰ / ۴۴	۱ / ۵۱	۳ / ۲۸	۵ / ۲۷	۷ / ۲۴	۸ / ۱۷	۷ / ۲۴	۵ / ۲۷	۲۵ / ۴۶	۸۲ / ۴۴
لکھنؤ (وفیض آباد)	۳ / ۳۰	۱ / ۵۳	۰ / ۴۶	۰ / ۲۲	۰ / ۴۶	۱ / ۵۳	۳ / ۳۰	۵ / ۲۹	۷ / ۲۷	۸ / ۲۰	۷ / ۲۷	۵ / ۲۹	۲۶ / ۵۵	۸۰ / ۵۹
آگرہ	۳ / ۳۲	۱ / ۵۵	۰ / ۴۸	۰ / ۲۴	۰ / ۴۸	۱ / ۵۵	۳ / ۳۲	۵ / ۳۱	۷ / ۲۹	۸ / ۲۴	۷ / ۲۹	۵ / ۳۱	۲۷ / ۱۰	۷۸ / ۵
بدایوں	۳ / ۳۸	۲ / ۰	۰ / ۵۳	۰ / ۲۹	۰ / ۵۳	۲ / ۰	۳ / ۳۸	۵ / ۴۰	۷ / ۴۲	۸ / ۴۰	۷ / ۴۲	۵ / ۴۰	۲۸ / ۲	۷۹ / ۱۰
سنبھل	۳ / ۴۸	۲ / ۸	۰ / ۵۹	۰ / ۳۷	۰ / ۵۹	۲ / ۸	۳ / ۴۸	۵ / ۵۲	۷ / ۵۹	۸ / ۴۵	۷ / ۵۹	۵ / ۵۲	۲۸ / ۳۵	۷۸ / ۳۷
دہلی	۳ / ۴۹	۲ / ۱۰	۱ / ۱	۰ / ۳۸	۱ / ۱	۲ / ۱۰	۳ / ۴۹	۵ / ۵۴	۸ / ۲	۸ / ۵۸	۸ / ۲	۵ / ۵۴	۲۸ / ۳۸	۷۷ / ۱۲
پانی پت	۳ / ۵۲	۲ / ۱۱	۱ / ۴	۰ / ۴۰	۱ / ۴	۲ / ۱۱	۳ / ۵۲	۵ / ۵۸	۸ / ۶	۹ / ۲	۸ / ۶	۵ / ۵۸	۲۹ / ۲۳	۷۷ / ۱
ہردوار	۴ / ۵	۲ / ۲۳	۱ / ۱۴	۰ / ۵۰	۱ / ۱۴	۲ / ۲۳	۴ / ۵	۶ / ۱۵	۸ / ۳۱	۹ / ۳۵	۸ / ۳۱	۶ / ۱۵	۲۹ / ۵۸	۷۸ / ۱۳
سرہند	۴ / ۸	۲ / ۲۵	۱ / ۱۵	۰ / ۵۱	۱ / ۱۵	۲ / ۲۵	۴ / ۸	۶ / ۱۸	۸ / ۳۵	۹ / ۴۱	۸ / ۳۵	۶ / ۱۸	۳۰ / ۳۸	۷۶ / ۲۹
لاہور	۴ / ۲۲	۲ / ۳۶	۱ / ۲۶	۱ / ۱	۱ / ۲۶	۲ / ۳۶	۴ / ۲۲	۶ / ۳۶	۹ / ۰	۱۰ / ۱۰	۹ / ۰	۶ / ۳۶	۳۱ / ۲۷	۷۴ / ۲۶
کابل	۴ / ۴۹	۳ / ۰	۱ / ۴۷	۱ / ۲۰	۱ / ۴۷	۳ / ۰	۴ / ۴۹	۷ / ۱۵	۹ / ۵۵	۱۱ / ۱۴	۹ / ۵۵	۷ / ۱۵	۳۴ / ۳۰	۶۹ / ۱۸

مگر برائے انتظارِ جماعت و در وقتِ[1] طلوعِ آفتاب و میانہ روز و وقتِ غروب سوائے عصرِ آں روز دیگر ہیچ نماز جائز نیست و نہ سجدۂ تلاوت و نمازِ جنازہ و در وقتِ فجر سوائے سنتِ فجر و بعدِ عصر پیش از زردیِ آفتاب و پیش از مغرب نفل مکروہ است و قضا جائز است۔

فصل۔ اذان و اقامت برائے ادا[2] و قضا مسنون است وصفتِ آں معروف است و مسافر را ترکِ اذان مکروہ است و ہر کہ در خانہ نماز گذارد اذانِ مصر او را کافی است۔

فصل در شروطِ نماز طہارتِ بدنِ مصلّی است از نجاستِ[3] حقیقی و حکمی چنانچہ بالا گزشت و طہارتِ مکان و استقبالِ قبلہ و سترِ عورت مَرد را از ناف تا زیرِ زانو و ہمچنیں کنیز را با زیادتِ شکم و پشت و زنِ حُرّہ را تمام بدن مگر رو و ہر دو کفِ دست و ہر دو قدم۔

مسئلہ۔ ہر عضو از اعضائے عورت مرد یا زن اگر چہارم حصّۂ آں برہنہ شود نماز فاسد گردد و موہائے سرِ زن کہ فروہشتہ باشند عضوے است علیحدہ اگر چہارم حصّۂ آں برہنہ شود نماز فاسد گردد۔

[1] وقت طلوع۔ طلوع آفتاب نصف النہار اور غروب کے وقت کوئی نماز جائز نہیں بجز اسی دن کی عصر کے کہ وہ غروب کے وقت بھی کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے ——
قضا جائز است۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے، عصر کی نماز کے بعد آفتاب کی زردی سے پہلے قضا نمازیں پڑھنا جائز ہیں۔

[2] ادا و قضا۔ یعنی فرض نماز وقت میں ادا کی جا رہی ہو یا وقت کے بعد دونوں صورتوں میں اذان و تکبیر کہنا مسنون ہے۔ تراویح، عیدین و وتر کے لیے مسنون نہیں ہیں۔

[3] نجاست حقیقی۔ یعنی اگر نمازی کے بدن پر حقیقی نجاست کی وہ مقدار لگی ہوئی جو معاف نہیں ہے تو نماز درست نہ ہوگی حکمی۔ یعنی بے غسل و بے وضو نماز نہ ہوگی۔ طہارت۔ یعنی وہ جگہ جس پر نماز پڑھنی ہے۔ عورت۔ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا ضروری ہے۔ مرد کے لیے ناف سے گھٹنوں تک چھپانا ضروری ہے۔ باندی کے لیے پیٹ اور پیٹھ کا بھی چھپانا ضروری ہے۔ آزاد عورت کو بجز ہر دو کفِ دست و قدم کے اپنا تمام بدن چھپانا ضروری ہے۔

مسئلہ در نوازل[1] گفتہ کہ آوازِ زن ہم عورت است۔ ابنِ ہمام[2] گفتہ کہ بریں تقدیر اگر زن بقرأت بجہر خواند نمازش فاسد شود۔

مسئلہ ہر کرا پارچہ برائے سترِ عورت نباشد نمازِ او برہنہ جائز است۔

مسئلہ اگر جانبِ قبلہ معلوم نہ شود تحرّی[2] کردہ موافقِ تحرّی نماز گزارد و بدونِ تحرّی نمازش جائز نیست۔

مسئلہ۔ ہر کہ بسببِ خوفِ دشمن یا عدمِ قدرت بہ سببِ مرض رو بقبلہ نتواند آورد ہر سو کہ ممکن باشد نماز گزارد۔

مسئلہ۔ نمازِ نفل در صحرا بر چارپایہ ہر سو کہ چارپایہ رود جائز است۔

مسئلہ۔ نیت شرطِ نماز است مطلق[3] نیت برائے نفل و سنت و تراویح جائز است و برائے فرض و وتر تعیینِ نیت متصل تحریمہ و دانستن آنکہ نمازِ ظہر میخوانم یا عصر شرط است و نیتِ اقتدا بر مقتدی لازم است و نیتِ عددِ رکعات شرط نیست۔

فصل۔ در ارکان[4] نماز از فرائضِ نماز کہ داخلِ نماز اند یکے تحریمہ است کہ شرط است برائے تحریمہ آنچہ در سائرِ ارکان

---

[1] نوازل۔ فقہ کی کتاب ہے۔ ابن ہمام۔ فتح القدیر فقہ کی مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ جائز است۔ ننگے آدمی کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ بیٹھ کر رکوع، سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے۔

[2] تحرّی۔ اٹکل سے کام لینا ہر کہ یعنی کسی معقول وجہ سے قبلہ رو ہو کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو۔ نمازِ نفل نفلیں چوپائے پر سواری کی حالت میں پڑھ لینا جائز ہیں۔ اگرچہ قبلہ رو نہ ہو لیکن فرض اتر کر پڑھنا ضروری ہیں۔ بشرطیکہ اتر کر پڑھنا ممکن ہو۔

[3] مطلق نیت۔ یعنی نفلوں کے لیے صرف نماز کی نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت میں یہ متعین کرنا ضروری نہیں ہے کہ کس قسم کی نفلیں اور کس وقت کی نفلیں پڑھ رہا ہے۔ فرضوں میں یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ کون سے وقت کے فرض پڑھ رہا ہے۔ اور اگر امام کے پیچھے پڑھ رہا ہے تو اس کی بھی نیت کرے۔

[4] ارکان۔ رکن کی جمع ہے۔ کسی چیز کا رکن وہ شے کہلائے گی جو اس چیز کے اندر داخل ہو اور وہ چیز اس شے کے بغیر نہ پائی جا سکتی ہو۔ شرط اور رکن میں فرق اسی قدر ہے کہ شرط شے سے خارج ہوتی ہے۔ تحریمہ۔ یعنی شروع میں ہاتھ اٹھا کر جو تکبیر پڑھی جاتی ہے۔ چونکہ اس تکبیر کے بعد کھانا پینا بات چیت کرنا حرام ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کو تحریمہ کہا جاتا ہے۔ کہ شرط است۔ یعنی چونکہ پاک کپڑا پہنے ہونا، قبلہ رو ہونا، وقت، نیت جس طرح دوسرے رکنوں کے لیے ضروری ہے۔ اسی طرح تحریمہ کے لیے بھی ضروری ہے، تو معلوم ہوا کہ یہ بھی رکن ہے شرط نہیں ہے۔

شرط است از طہارت و سترِ عورت و استقبالِ قبلہ و وقتِ نماز و نیت و دو رکعت و قعدۂ اخیرہ درفجر[1] و چہار رکعت و قعدۂ اخیرہ درظہر و عشار و سہ رکعت و قعدۂ اخیرہ در مغرب و وتر و دو رکعت و قعدۂ اخیرہ در نفل و خروج از نماز بہ فعلِ مصلّی ہم فرض است نزدِ امام اعظمؒ و فرض در ہر رکعت قیام[2] و رکوع و سجود است باتفاقِ علمار و قرأت نزدِ شافعیؒ و احمدؒ در ہر رکعت از رکعاتِ فرض و نفل فرض است و نزد امام اعظمؒ قرأت در دو رکعت از رکعاتِ فرائضِ خمسہ فرض است و در ہر سہ رکعتِ وتر و در ہر رکعتِ نفل و قومہ و جلسہ و قرار گرفتن در ارکان فرض است نزدِ ابی یوسفؒ و نزدِ اکثرِ علمار فرض نیست و فرض در قرأت نزدِ امام اعظمؒ یک آیۃ[3] است و نزدِ ابی یوسفؒ و محمدؒ سہ آیۃِ خرد برابر سورۂ کوثر یا یک آیۂ دراز بہ قدرِ سہ آیہ و نزدِ شافعیؒ و احمدؒ فاتحہ خواندن فرض است و بسم اللہ یک آیۃ است از فاتحہ نزدِ آنہا و در سجود نہادنِ پیشانی و بینی فرض است و عند الضرورت اکتفا بہ یکے ازاں جائز است و نزدِ شافعیؒ و احمدؒ در سجود نہادنِ پیشانی و بینی و ہر دو کفِ دست و ہر دو زانو و انگشتانِ ہر دو پا

[1] درفجر۔ یعنی صبح کی نماز میں دو رکعتیں اور آخری قعدہ بھی رکن ہے۔ درظہر یعنی ظہر، عصر عشار کی نماز میں چار رکعتیں اور آخری قعدہ فرض ہے۔ خروج۔ یعنی نماز پڑھنے والا اپنے کسی فعل کے ذریعہ نماز سے فارغ ہو۔ یہ بھی امام صاحب کے نزدیک فرض ہے۔

[2] قیام۔ یعنی اگر کھڑے ہو کر رکوع و سجدہ میں جا سکتا ہو تو قیام فرض ہے ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھے بیٹھے رکوع و سجدہ کرے۔ قرأت۔ فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں وتر اور نفلوں کی سب رکعتوں میں قرآن پڑھنا فرض ہے۔ قومہ۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ قرار گرفتن۔ یعنی پہلے رکن کی ادائیگی کی حرکت ختم ہو جائے تب دوسرا رکن شروع کرے۔

[3] یک آیۃ۔ خواہ وہ چھوٹی سی آیت کیوں نہ ہو۔ فاتحہ۔ الحمد۔ بسم اللہ۔ چونکہ بسم اللہ امام شافعی صاحب کے نزدیک الحمد کی ایک آیت ہے لہذا اس کا پڑھنا بھی ان کے نزدیک فرض ہے۔ در سجود۔ یعنی سجدہ کرتے ہوئے ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر ٹکانا ضروری ہے۔ ہر دو زانو۔ یعنی دونوں گھٹنے۔

فرض است و ترتیب[1] در ارکانِ نماز فرض است مگر در سجودِ دوم
پس اگر در رکعتے یک سجده کرد و سجدهٔ دوم فراموش کرد نماز فاسد
نه شود در رکعتِ دوم سجده قضا کند و سجدهٔ سهو لازم گردد ۔
ابنِ ہمام رح از کافیِ حاکم آورده که اگر[2] شخصے نماز شروع کرد و قرأت
و رکوع بجا آورد و سجود نه کرد[5] ایں همه یک رکعت شد و همچنیں
اگر اوّل رکوع کرد پستر قیام و قرأت و رکوع کرد و سجده نه کرد
پستر قیام و قرأت و سجده کرد و رکوع نه کرد ایں همه یک رکعت
شد و همچنیں اگر رکوع کرد در اُولیٰ و سجده نه کرد و رکوع کرد در
ثانیه و سجده نه کرد و سجده کرد در ثالثه و رکوع نه کرد ایں همه یک
رکعت شد و قعدهٔ اُولیٰ و خواندنِ تشهّد و قعدهٔ[3] اخیره فرض است
نزدِ احمد رح نه نزدِ غیرِ او مگر آنکه نزدِ امامِ اعظم رح واجب است و درود
خواندن در قعدهٔ اخیره بعد تشهّد فرض است نزدِ شافعی رح و احمد و
سلام گفتن هم فرض است و رکن است نزدِ ائمهٔ ثلٰثه نه نزدِ امام
اعظم رح که نزدِ او واجب است و تکبیراتِ خفض و رفع و در رکوع
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم یکبار گفتن و در سجود سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
یکبار گفتن و وقتِ قومه سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ گفتن و بین السجدتین

[1] ترتیب یعنی ہر وہ رکن جو رکعت یا نماز میں مکرر نہیں ہے ایسے رکنوں میں ترتیب فرض ہے ۔ ورنہ نہیں لہٰذا اگر رکوع قیام سے پہلے ادا کیا تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر دوسرا سجدہ مثلاً پہلی رکعت میں ادا نہ کیا اور دوسری رکعت میں تینوں سجدے کرلیے تو نماز درست ہوجائے گی اور سجدۂ سہو لازم ہوگا ۔

[2] اگر شخصے ۔ مصنف نے چار ایسی صورتیں بیان فرمائی ہیں جن میں غیر مکرر ارکان میں ترتیب فوت ہوگئی ہے ۔ ان صورتوں میں ارکان کی ترتیب کے لحاظ سے جس قدر رکعتیں مکمل کی جائیں گی وہ رکعتیں معتبر شمار ہوں گی ورنہ نہیں (۱) نماز شروع کی قرأت و رکوع ادا کیا اور سجدہ نہ کیا پھر کھڑے ہوکر قرات سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا تو سب مل کر ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسری بار کا سجدہ ملاکر پہلی ایک رکعت مکمل بنتی ہے (۲) نماز شروع کی پہلے رکوع کیا پھر کھڑے ہوکر قرآن پڑھا اور رکوع و سجدہ کیا تو بھی ایک رکعت ہوگی پہلا رکوع معتبر نہ سمجھا جائے گا ۔ (۳) نماز شروع کی دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوکر قرآن پڑھا رکوع کیا سجدہ نہ کیا پھر کھڑے ہوکر قرآن پڑھا سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا یہ سب مل کر ایک رکعت ہوگی اس لیے کہ پہلے دونوں سجدے اور دوسری بار کا قیام و قرأت جو بغیر سجدہ کیے ہوئے ادا کیا ہے معتبر نہ ہوگا ۔ (۴) پہلی اور دوسری رکعت میں رکوع کیا سجدہ نہ کیا ۔ تیسری رکعت میں سجدہ کیا رکوع نہ کیا ۔ یہ سب کچھ ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسرا رکوع پہلے سجدے سے پیشتر ادا ہوا اس کا اعتبار نہ ہوگا اور آخری سجدہ پہلی بار کے رکوع سے مل کر ایک رکعت کی تکمیل کرے گا ۔

[3] قعدۂ اخیرہ ۔ التحیات پڑھنے کے علاوہ خود قعدۂ اخیرہ کو بھی رکن قرار دیا گیا ہے ۔ ائمہ ثلٰثہ ۔ یعنی امام مالک ، امام احمد بن حنبل ، امام شافعی رحمہم اللہ ۔ خفض ۔ جھکنا ۔ رفع ۔ اٹھنا سبحان ربی العظیم ۔ میرے بزرگ پروردگار کے لیے پاکی ہے ۔ سبحان ربی الاعلیٰ ۔ میرے برتر پروردگار کے لیے پاکی ہے ۔ سمع اللہ لمن حمدہٗ خدا اس کی سنتا ہے جو اس کی تعریف کرے ۔

[5] پس قیام و قرأۃ کرد و سجدہ کرد و رکوع نہ کرد ÷

رَبِّ اغْفِرْ لِی گفتن نزدِ احمدؒ فرض است نہ نزدِ غیرِ او لیکن اگر سہواً ترک کند نزدِ احمدؒ نماز باطل نہ شود و قرأتؔ[1] بر مقتدی فرض است نزدِ شافعیؒ و نزدِ غیرِ او فرض نیست بلکہ نزدِ امامِ اعظمؒ مقتدی را قرأت حرام است۔

فصل در واجباتِ[2] نماز۔ واجبات نماز نزد امام اعظمؒ پانزدہ چیز است یکے قرأتِ فاتحہ دوم ضمِ سورہ یا یک آیۂ طویل و یا سہ آیتِ قصیر در ہر رکعتِ نفل و وتر و دو رکعتِ فرض سوم تعیینِ اُولیین برائے قرأت چہارم رعایتِ ترتیب در سجود پنجم قرار گرفتن در ارکان ششم قومہ ہفتم جلسہ میانِ ہر دو سجدہ در فتاویٰ قاضی خاں گفتہ کہ اگر مصلّی از رکوع بسجدہ رفت و قومہ نکرد نماز نزدِ ابی حنیفہؒ و محمدؒ جائز باشد و بروے سجدۂ سہو واجب[3] است ہشتم قعدۂ اُولیٰ نہم تشہد خواندن در آں دہم پَے بہ پَے ارکان گزاردن پس اگر رکوع مکرر کرد یا سہ سجدہ کرد یا بعدِ تشہدِ اُولیٰ درود خواند و در قیام برکعتِ ثالثہ دیر شدہ سجدۂ سہو لازم آید یازدہم تشہد خواندن در قعدۂ اخیرہ دوازدہم قرأت بجہر خواندن امام را در دو رکعتِ فجر و مغرب و عشاء و جمعہ و عیدین و خفیہ خواندن در ظہر و

[1] قرأت۔ یعنی الحمد پڑھنا۔ قرأت حرام است یعنی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خواہ امام زور سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

[2] واجباتِ نماز۔ وہ چیزیں جن کا کرنا ضروری ہے اور ان کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز کا لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر بھول کر چھوڑا ہے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ در ہر رکعت نفل۔ نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرضوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں مخصوص طور پر فاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ قرآن کی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ اُولیین۔ یعنی اگر چار رکعتوں والی نماز ہو تو پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے متعین کرنا واجب ہے۔ ترتیب در سجود۔ یعنی پہلے سجدہ کے بعد متصلاً دوسرا سجدہ کرنا واجب ہے۔ قرار گرفتن۔ یعنی ایک رکن ادا کرنے کی حرکت ختم ہو جائے تب دوسرا رکن شروع کرے۔ قومہ۔ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

[3] واجب است۔ چونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے۔ پَے در پَے یعنی ایک رکن سے فارغ ہو کر فوراً دوسرا رکن شروع کر دے۔ قرأت بجہر۔ اس قدر آواز سے پڑھنا کہ آس پاس کے آدمی سن سکیں۔ خفیہ خواندن۔ یعنی اس قدر آہستہ پڑھنا کہ پاس والے بھی نہ سن سکیں۔

عصر و نوافلِ روزہ، سیزدہم خروج از نماز بہ لفظِ سلام، چہاردہم قنوتِ وتر[1] پانزدہم تکبیراتِ عیدین، نزدِ امامِ اعظمؒ فرض از واجب جدا است از ترکِ فرض نماز باطل شود و از ترکِ واجب بہ سہو سجدۂ سہو واجب شود پس اگر سجدۂ سہو کرد نماز درست شد و اگر سجدۂ سہو نہ کرد یا واجب عمداً ترک کرد واجب است کہ نماز را اعادہ کند دیگر ائمہ در فرض و واجب فرق نمی کنند مگر آنکہ سجدۂ سہو از ترکِ بعضے واجبات و بعضے سنن گویند

مسئلہ۔ سجدۂ سہو آنست کہ بعدِ سلام[2] دو سجدہ کند و تشہد و درود و دعا خواند و سلام دہد و اگر پیش از سلام سجدۂ سہو کند ہم روا باشد و اگر در یک نماز چند واجب بہ سہو ترک کند یکبار سجدۂ سہو کند و بس و مسبوق سجدۂ سہو کند بہ متابعتِ امام و اگر در نماز علیحدہ خود سہو کرد باز سجدۂ سہو کند۔

مسئلہ۔ جماعت در نمازہائے پنجگانہ فرض است نزدِ احمدؒ لیکن نمازِ منفرد ہم صحیح است و نزدِ شافعیؒ جماعت فرضِ کفایہ است و نزدِ ابی حنیفہؒ و مالکؒ جماعت سنّتِ موکّدہ است قریبِ واجب در احتمالِ فوتِ جماعت سنت فجر را کہ مؤکد ترین

[1] قنوت۔ دعائے قنوت جو وتر میں پڑھی جاتی ہے۔ تکبیراتِ عیدین زائد تکبیریں جو عید کی نماز میں ادا کی جاتی ہیں۔ نزدِ امام۔ امام صاحب کے نزدیک فرض و واجب میں فرق ہے۔ فرض کے ادا نہ ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ واجب کے بھول کر چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو کر لیا جائے تو نماز درست ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر واجب کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو نماز کا لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے دوسرے اماموں کے نزدیک واجب و فرض کا فرق نہیں ہے لیکن بعض واجبات اور سنتوں کے ترک سے سجدہ کو وہ بھی واجب قرار دیتے ہیں

[2] بعدِ سلام۔ یعنی سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرنا چاہیے۔ اگر سلام سے قبل ادا کیا تو بھی درست ہو گا۔ مسبوق۔ جو امام کے ایک دو رکعت پڑھ لینے کے بعد نماز میں آ کر شریک ہوا ہو۔ منفرد۔ جو تنہا نماز پڑھے۔ فرضِ کفایہ یعنی اگر مسجد میں جماعت ہو گئی ہے تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو گیا ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

سنتہا ست[۱] ترک کند و اگر مردم شہرے ترکِ جماعت را عادت کنند، بہ آنہا قتال باید کرد۔

مسئلہ۔ جماعتِ زناں تنہا نزدِ ابی حنیفہؒ مکروہ است و نزدِ دیگر ائمہؒ جائز است۔

مسئلہ۔ اَولیٰ برائے امامت قاری تر است کہ از احکامِ نماز واقف باشد پس تر عالم تر کہ قرآن مایجوز بہ الصلوٰۃ خواند و نزدِ اکثرِ علماء بہ عکسِ[۲] آں و امامتِ فاسق جائز است با کراہت و اقتدائے مردِ قاری بالغ بہ کودک و زن و امی و اقتدائے مفترض بمتنفل جائز نیست و اگر امی قاری و امی را امامت کند نمازِ ہر سہ باطل شود و نماز پسِ محدث جائز نیست و از فسادِ نمازِ امام نمازِ مقتدی فاسد شود و نمازِ قائم خلفِ قاعد و نمازِ متوضی خلفِ متیمم جائز است و نمازِ رکوع و سجود کنندہ خلف اشارہ کنندہ جائز نیست۔

مسئلہ۔ اگر یک مقتدی باشد برابر امام بر دستِ راست بایستد و دو مقتدی و زیادہ خلفِ[۳] امام بایستند و تنہا خلفِ صف اگر کسے نماز گزارد نمازش مکروہ باشد و نزدِ امام احمدؒ نمازش جائز نباشد اگر مقتدی از امام مقدم شود نمازش باطل شود ابنِ ماجہ از انسؓ

[۱] ترک کند۔ یعنی سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شریک ہو۔ اگر مردم۔ یعنی پورے شہر کے مسلمان جماعت سے نماز ادا کرنا چھوڑنے کے عادی ہوں تو ان سے جہاد کرنا ضروری ہے۔ زناں صرف عورتوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر وہ کرنا ہی چاہیں تو امامت کرنے والی برابر صف میں کھڑی ہو۔ برائے امامت بعض اماموں کے نزدیک امامت کے لیے قاری کو جو کہ نماز کے احکام سے واقف ہو بڑے عالم پر فوقیت حاصل ہے۔

[۲] بعکس آں۔ یعنی عالم کو قاری پر ترجیح ہے۔ مفترض۔ فرض نماز پڑھنے والا۔ متنفل۔ نفل نماز پڑھنے والا۔ امی۔ جو قرآن نہ پڑھ سکے۔ محدث۔ ناپاک۔ قائم۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا۔ قاعد۔ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا۔ متوضی۔ وضو سے نماز پڑھنے والا۔ متیمم۔ تیمم سے نماز پڑھنے والا۔ دستِ راست۔ داہنی طرف۔

[۳] خلف۔ پیچھے۔ مقدم۔ یعنی اگر مقتدی کے پیر کا اکثر حصہ امام سے آگے نکلا ہوا ہے تو اس مقتدی کی نماز درست ہوگی۔ ابنِ ماجہ۔ حدیث کی مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ انس۔ یعنی مالک کے بیٹے مشہور صحابی ہیں۔

روایت کردہ کہ رسول فرمود علیہ السلام کہ نمازِ مرد در خانۂ خود ثوابِ یک نماز دارد و نمازِ او در مسجدِ قبیلہ[1] ثوابِ بست و پنج نماز و نمازِ او در مسجدِ جمعہ ثوابِ پانصد نماز و نمازِ او در مسجدِ اقصیٰ ثوابِ ہزار نماز و نمازِ او در مسجدِ من یعنی مسجدِ مدینہ ثوابِ پنجاہ ہزار نماز و نمازِ او در مسجدِ حرام ثوابِ صد ہزار نماز۔

فصل طریقِ خواندنِ نماز بر وجہ سنّت آنست کہ اذان گفتہ شود و اقامت و نزدِ حیّ علی الصلوٰۃ امام برخیزد و نیز مقتدیان و نزدِ قد قامت تکبیر گوید و نیت کند و ہر دو دست تا نرمۂ گوش بردارد و مقتدی بعدِ تکبیرِ امام تکبیر گوید و دستِ راست بر دستِ چپ زیرِ ناف نہد نزدِ ابی حنیفہؒ و زن ہر دو دست تا دوش بردارد و بالائے سینہ دست بر دست بنہد پس امام و منفرد و مقتدی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ خفیہ بخوانند پس امام و منفرد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خفیہ بخوانند و مسبوق در قضائے ماسبق اَعُوْذُ و بسم اللہ خواند نہ مقتدی پس امام و منفرد فاتحہ بخوانند پس امام و مقتدی و منفرد آمین آہستہ گویند پس امام و منفرد سورہ ضم کنند و سنّت آنست کہ در حالتِ اقامت و اطمینان

---

[1] مسجدِ قبیلہ۔ محلّہ کی مسجد۔ مسجدِ جمعہ۔ جامع مسجد۔ مسجدِ اقصیٰ۔ بیت المقدس۔ مسجدِ مدینہ یعنی حضورؐ کی مسجد۔ مسجدِ حرام۔ خانۂ کعبہ کی مسجد۔ امام برخیزد نیز مقتدیوں کو بھی اسی وقت کھڑا ہو جانا چاہیے۔ نرمۂ گوش۔ کان کی لو۔ چپ۔ بایاں۔ نہد۔ ہاتھ باندھ کر کھڑا رہنا ہر اس قیام میں سنت ہے جس میں کوئی ذکر مسنون ہو لہٰذا قومہ اور تکبیراتِ عیدین میں ہاتھ نہ باندھنے چاہییں۔ دوش۔ کاندھا۔

[2] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ یعنی پوری ثناء اگر مقتدی اس وقت نماز میں آکر شریک ہوا ہے جبکہ امام نے زور سے قرأت شروع کر دی ہے تب ثناء نہ پڑھے ہاں اگر امام سجدہ میں پہنچ چکا ہے تب ثناء پڑھ کر سجدہ میں جائے۔ اَعُوْذُ۔ یعنی سورۂ الحمد کو اعوذ باللہ اور بسم اللہ سے شروع کرے۔ مسبوق جس کی ابتدائی رکعتیں امام کے ساتھ سے چھوٹ گئی ہیں جب وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی پہلی رکعتیں پڑھے تو الحمد کے ساتھ اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے۔ نہ مقتدی یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا چونکہ الحمد نہ پڑھے گا لہٰذا اس کو اعوذ اور بسم اللہ بھی نہ پڑھنی چاہیے۔ آمین۔ الحمد کے بعد آمین آہستہ سے امام، مقتدی، منفرد ہر ایک کو کہنی چاہیے۔ ضم۔ ملانا۔

در فجر وظہر طوالِ[۱] مفصّل خواند از سورۂ حجرات تا سورۂ بروج و در عصر
و عشاء اوساطِ مفصّل از بُروج تا لَم یَکُن و در مغرب قِصار از لَم یَکُن
تا آخرِ قرآن لیکن این چنین لازم گرفتن مسنون نیست گاہے پیغمبر صلّی
اللہ علیہ وسلّم در فجر[۲] مُعوّذتین خوانده و گاہے در مغرب سورۂ طور
و سورۂ نجم والمرسَلات خوانده و اگر مقتدیان فارغ و راغب در
طولِ قیام باشند روا باشد کہ قرأتِ طویل خواند ابوبکر صدیق رضؓ در نمازِ
فجر در یک رکعت سورۂ بقرہ خوانده و پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم در دو
رکعتِ مغرب سورۂ اعراف خوانده و عثمان رضؓ در نمازِ فجر اکثر سورۂ یوسف
میخواند لیکن رعایتِ حالِ مقتدیان ضرور است معاذ بن جبل رضؓ در
نمازِ عشاء سورۂ بقرہ خواند یک مقتدی بہ پیغمبر علیہ السلام شکایت[۳]
کرد پیغمبر علیہ السّلام فرمود اے معاذ مگر تو در فتنہ و بلا و معصیت می
اندازی مثلِ سَبِّحِ اسْمَ والشمس و مانندِ آں میخواں غرض کہ رعایتِ حالِ
مقتدیاں اہم است و در نمازِ صبح روزِ جمعہ پیغمبر علیہ السّلام سورۂ الٓمٓ
سجدہ و سورۂ دہر خوانده و مقتدی ساکت باشد و متوجہ بقرأتِ
امام و در نوافل بر آیتِ ترغیب و ترہیب دعا و استغفار و تعوّذ از
دوزخ و درخواستِ بہشت مسنون است چوں از قرأت فارغ شود

---

[۱] طوالِ مفصّل حجرات سے والناس تک کی سورتیں مفصّلات کہلاتی ہیں پھر مفصلات کو تین حصوں پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ طِوال۔ یعنی بڑی یہ حجرات سے بروج تک ہیں۔ اوساط یعنی درمیانی۔ یہ بروج سے لم یکن تک ہیں۔ قِصار یعنی چھوٹی یہ لم یکن سے والناس تک ہیں۔

[۲] در فجر۔ ایک بار فجر کی نماز میں کسی گھر سے بچے کے رونے کی آواز آنے لگی آنحضورؐ نے اس خیال سے کہ اس کی ماں نماز میں ہوگی اور وہ پریشان ہو رہی ہوگی۔ فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ فلق اور دوسری میں والناس پڑھی۔ رعایت۔ اگر مقتدی مسنون قرأت کی مقدار سے زیادہ سننے کے خواہشمند ہیں تو زیادہ پڑھے لیکن اگر سستی کی وجہ سے مسنون مقدار بھی ان پر گراں گزرے تو پھر پرواہ نہ کرے۔

[۳] شکایت کرد۔ معاذ بن جبل رضؓ صحابی ایک مسجد میں امام تھے انھوں نے عشاء کی نماز میں سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ ایک کاشتکار جو تھکا ماندہ سارے دن کھیت پر کام کر کے آیا تھا اس لمبی قرأت کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہوا اور اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذؓ نے اس کو برا بھلا کہا اس نے جا کر آنحضورؐ سے شکایت کر دی آنحضور حضرت معاذ پر ناراض ہوئے اور ان کو سبّح اسم اور والشمس جیسی سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ ساکت۔ خاموش۔ آیتِ ترغیب۔ وہ آیت جس میں اللہ کی رحمت اور نعمتوں کا ذکر ہو۔ آیتِ ترہیب۔ وہ آیت جس میں عذاب سے ڈرایا گیا ہو۔ تعوذ۔ پناہ مانگنا۔

تکبیر[1] گویاں برکوع رود و وقتِ رفتن برکوع و سَر برداشتن
ازاں رفعِ یدین نزدِ امام اعظم سنت نیست لیکن اکثر فقہاء و محدثین
اثباتِ آں می کنند و در رکوع ہر دو زانو را بہر دو دست مُحکم
بگیرد و انگشتاں را کشادہ دارد و سَر و پُشت را با سُرین برابر
کند و ہر قدر کہ در قیام درنگ کردہ باشد مناسبِ آں در
رکوع درنگ کند و سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم می گفتہ باشد و رعایتِ
وتر[2] کند و ادنیٰ مسنون سہ بار است و مقتدی بعدِ امام برکوع
و سجود رود و تقدیمِ مقتدی از امام در ارکان حرام است پیشتر امام
سَر بَر دارد و مقتدی بعد ازاں و وقتِ سر برداشتن نزدِ امام اعظم رح
امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ گوید و مقتدی رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ و منفرد
ہر دو و نزدِ صاحبینؒ امام ہم جمع کند میانِ ہر دو پس تر تکبیر گویاں
بہ سجود در رود و اوّل ہر دو زانو پس تر ہر دو دست بنہد پستر
بینی و پیشانی میانِ ہر دو دست و انگشتانِ دست ضم کردہ
بسوئے قبلہ دارد و بازو را از پہلو و شکم را از ران و ساق و ذراع
را از زمین دُور دارد و زن پست سجدہ کند و ایں ہمہ را باہم پیوستہ
دارد و مناسبِ قیام رکوع و سجدہ کند و سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

---

[1] تکبیر گویاں۔ یعنی تکبیر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ رفعِ یدین۔ یعنی جس طرح تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ رکوع میں جانے کی تکبیر کے ساتھ اور رکوع سے اٹھنے کے بعد ہاتھ اٹھانا امام صاحب کے نزدیک سنت نہیں ہے۔ محکم۔ مضبوط۔ سر و پشت۔ یعنی کبڑوں کی طرح نہ جھکے۔ ہر قدر۔ یعنی قیام اور رکوع کا وقت برابر ہو۔

[2] وتر۔ جیسے تین پانچ، سات۔ ادنیٰ کم از کم۔ تقدیم۔ پہل کرنا۔ منفرد ہر دو یعنی جو تنہا نماز پڑھ رہا ہو۔ رکوع سے اٹھتے وقت اس کو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد دونوں کہنی چاہییں۔ اوّل ہر دو زانو یعنی سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے ٹیکے پھر دونوں ہاتھ۔ بینی۔ ناک۔ ساق۔ پنڈلی۔ ذراع۔ کہنیاں زمین پر نہ ٹکائے۔ ایں ہمہ۔ یعنی عورت سجدہ کی حالت میں رانوں، پیٹ، کہنیوں، پہلو کو جوڑے رکھے۔

به رعایتِ طاق[1] می خوانده باشد وادنیٰ آنست که سه بار بخواند باہستگی
واطمینان پستر تکبیر گویاں سر بردارد و بنشیند باطمینان و بخواند اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ پستر
تکبیر گویاں برخیزد اوّل رُو پس ہر دو دست پستر زانوہا برداشته
استاده شود و رکعتِ ثانیه مثلِ اُولیٰ خواند بدونِ ثنا[2] وتعوّذ وچوں
رکعتِ دوم تمام کند پائے چپ را بگستراند و برآں بنشیند و پائے
راست را استاده دارد وانگشتانِ ہر دو پائے را متوجه قبله دارد
و ہر دو دست را بر ہر دو راں دارد وانگشتِ خنصر و بنصر از دستِ
راست عقد کند ووسطیٰ وابہام را حلقه کند وانگشتِ شہادت را
کشاده دارد وتشہد بخواند و وقتِ شہادت اشارت کند ایں اشارت
از ائمهٔ اربعه مروی است لیکن مشہورِ مذہبِ امامِ اعظمؒ آں است که
اشارت نه کند وانگشتانِ ہر دو دست متوجهِ قبله دارد و در قعدهٔ
اُولیٰ بر تشہد زیاده نه کند بعد ازاں تکبیر گویاں بسوئے رکعتِ سوم برخیزد[3]
و رفعِ یدین دریں وقت نزدِ اکثر علما سنت است نه نزدِ ابی حنیفهؒ
و شافعیؒ و در رکعتِ ثالث و رابع فقط سورهٔ فاتحه بابسمله آہسته
بخواند چوں از رکعات فارغ شود وقعدهٔ اخیره کند مثلِ اُولیٰ و بعدِ تشہد

[1] طاق۔ جیسے تین، پانچ، سات۔ اللّٰھم الخ اے اللہ میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم کر، مجھے ہدایت دے۔ مجھے رزق دے، مجھے باعزت کر، میری شکستگی دور کردے۔ استاده۔ یعنی کھڑے ہونے میں پہلے زمین سے ہاتھ اٹھائے، پھر گھٹنے۔ ثانیه۔ دوسری۔ اُولیٰ۔ پہلی۔

[2] ثنا۔ یعنی سبحانک اللّٰھم الخ۔ پائے چپ بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔ دارد۔ یعنی ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔ رانوں کو پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابہام انگوٹھا اس کے بعد کی انگلی سبابہ پھر وسطیٰ پھر بنصر پھر خنصر۔ اشارت نکند۔ فقہ کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ امام صاحب اشارہ کے قائل نہیں ہیں لیکن فقہ حنفی کی دوسری معتبر کتابوں میں اشارہ کو سنت اور مستحب لکھا ہے اور اس کا طریق یہ لکھا ہے کہ سب انگلیوں کو ران پر پھیلا رکھے التحیات میں لا الٰہ پر صرف سبابہ کو اٹھائے اور الا اللہ پر رکھ دے۔

[3] برخیزد۔ سیدھا اٹھ جائے اور زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے۔ دریں وقت۔ یعنی تیسری رکعت شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا۔ بعض اماموں کے نزدیک سنت ہے۔ ثالث۔ تیسری۔ رابع۔ چوتھی۔

۵ بار سجده کند مثلِ اول وہمچناں تسبیحات گوید پستر تکبیر گویاں

درآں درود خواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الی آخرہٖ[1] اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ الی آخرہٖ بستر دعا خواند بہ مشابہ الفاظ قرآن وادعیہ ماثورہ[2] اولی است خصوص ایں دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ وزن در ہر دو جلسہ بر سُرین چپ[3] بنشیند و ہر دو پا از جانب راست بیروں آرد و سلام گوید ہر دو جانب و منفرد نیت کند ملائکہ را و امام مقتدیان آں طرف و ملائکہ را[4] و باید کہ نماز بحضور و خشوع گزارد و نظر بسجدہ گاہ دارد و بعد سلام آیۃ الکرسی یکبار و سُبْحَانَ اللّٰهِ سی و سہ بار و اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سی و سہ بار و اَللّٰهُ اَكْبَرُ سی و چہار بار و کلمۂ توحید[5] یک بار خواند۔

فصل۔ اگر در نماز حدث لاحق شود وضو کند و بر ہماں نماز بنا کند و اگر منفرد باشد او را از سر نو نماز خواندن افضل است و اگر امام باشد خلیفہ گیرد و وضو کند و داخل مقتدیاں شود و مقتدی وضو کردہ باز آید بہ مکانے کہ از آں جا رفتہ بود و دریں عرصہ آنچہ امام خواندہ است اوّل آں را بدون قرأت ادا کند و با امام شریک شود

[1] اللّٰھم صل الخ۔ اے اللہ آنحضور پر اور آپ کی اولاد پر اس طرح کی رحمت نازل فرما جس طرح کی تو نے حضرت ابراہیم ؑ اور ان کی اولاد پر نازل فرمائی بیشک تیرے لیے تعریف ہے اور تو بزرگ ہے۔ اللّٰھم بارک الخ اے اللہ تو آں حضورؐ پر اور آپ کی اولاد پر اس طرح کی برکت نازل فرما! جس طرح کی تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر نازل فرمائی بے شک تیرے لیے تعریف ہے اور تو بزرگ ہے۔

[2] ادعیہ ماثورہ۔ وہ دعائیں جو آنحضورؐ سے منقول ہیں۔ اللّٰھم الخ۔ اے اللہ میں تجھ سے عذاب جہنم سے پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں تجھ سے گناہ اور تاوان سے پناہ چاہتا ہوں۔

[3] بر سُرین چپ۔ یعنی عورت قعدۂ آخر میں بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پیر کو داہنی طرف کو نکال دے۔ ملائکہ را یعنی یہ نیت کرے کہ ملائکہ کو سلام کر رہا ہے۔ قوم۔ یعنی دوسرے نمازی جو جماعت میں شریک ہیں۔ حضور یعنی ایسا نہ کرے کہ نماز پڑھے اور دل کہیں اور لگا ہوا ہو۔ خشوع۔ عاجزی۔

[5] کلمۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیئ قدیر۔ حدث یعنی وضو ٹوٹنا۔ بنا کند یعنی جس قدر نماز پڑھ چکا ہے اس سے آگے پڑھے۔ البتہ جس رکن میں وضو ٹوٹا ہے اس کو از سر نو ادا کرے۔ خلیفہ۔ یعنی اپنی جگہ کسی مقتدی کو امام بنا دے۔ دریں عرصہ یعنی وہ رکعتیں جو امام نے اس وقت پڑھی ہیں جبکہ یہ وضو کرنے گیا ہوا تھا پہلے ان کو بغیر قرأت کے ادا کرے اور پھر امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔ [4] و مقتدی امام و قوم و ملائکہ را

واگر امام از نماز فارغ شدہ است مقتدی مختار است اگر خواہد بہ مکانِ
اوّل باز آید واگر خواہد جائیکہ وضو کردہ ہماں جا نماز تمام کند واگر
عمدًا[1] حدث کند نماز فاسد شود واگر در نماز مجنون شد یا احتلام کرد یا
قہقہہ کرد یا نجاست مانعِ نماز بروے افتاد یا زخمے بوے رسید
یا بگمانِ حدث از مسجد برآمد یا خارجِ مسجد از حدِ صفوف برآمد
پس ظاہر شد کہ حدث نہ شدہ بود نماز فاسد شود و بنا جائز نباشد
واگر از مسجد یا صفوف خارج نہ شدہ بنا کند واگر بعدِ تشہد حدث
لاحق شد وضو کند و سلام دہد واگر بہ قصد[2] بعدِ تشہد حدث کرد نزدِ
امامِ اعظم نمازش تمام شد واگر دریں حالت تیمم کنندہ بر آب قادر
شد یا اُمّی سورتے آموخت یا برہنہ بر پارچہ قادر شد یا اشارہ
کنندہ بر رکوع و سجود قادر شد یا مدتِ مسحِ موزہ تمام شد یا موزہ
بعملِ قلیل از پا کشید یا صاحبِ ترتیب را نمازِ فائتہ یاد آمد یا قاری
اُمّی را خلیفہ گرفت یا آفتاب در نمازِ فجر طلوع کرد یا وقتِ ظہر دریں
حالت از نمازِ جمعہ برآمد یا صاحبِ عذر مثلِ سلسلِ بول و مانندِ آں را
عذر دور شد یا جبیرۂ زخم از بہ شدنِ زخم بریخت دریں[3] صورتہا
بجہتِ فرض بودنِ خروج بفعلِ مصلّی نماز نزدِ امامِ اعظمؒ باطل شدہ

لہ عمدًا۔ یعنی اپنے ارادہ سے وضو توڑا ہے۔ احتلام کرد۔ یعنی نہانا ضروری ہو گیا۔ قہقہہ۔ یعنی ایسے زور سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے آواز سنی۔ زخمے۔ یعنی ایسا زخم تھا جس سے خون بہہ نکلا۔ با گمان حدث۔ یعنی اس کو شبہہ ہو گیا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے حالانکہ وضو نہ ٹوٹا تھا۔ بنا جائز نباشد۔ بلکہ اس کو پوری نماز لوٹانی ہوگی۔
ٹہ اگر بقصد۔ یعنی التحیات پڑھنے کے بعد جان بوجھ کر وضو توڑا تو نماز تو ہو جائے گی لیکن اس کا لوٹانا ضروری ہوگا۔ اُمّی۔ ان پڑھ۔ پارچہ۔ یعنی ایسا پاک کپڑا جس سے ستر ڈھک سکے۔ مدتِ مسح جو مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے۔ صاحبِ ترتیب وہ انسان کہلاتا ہے جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ نمازیں واجب الادا نہ ہوں ایسے آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے ذمہ کوئی قضا نماز ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو پہلے قضا نماز ادا کرے پھر اس وقت کی نماز پڑھے۔ صاحبِ عذر وہ ہے جس کا وضو اتنے وقت بھی قائم نہیں رہتا کہ وہ فرض ادا کر سکے۔ سلسلِ بول۔ پیشاب کے قطروں کا برابر آتا رہنا۔ جبیرہ۔ زخم کی پٹی۔
سہ دریں صورتہا۔ مصنف نے بارہ ایسی صورتیں بتائی ہیں جن میں نماز توڑ دینے والی چیز التحیات پڑھ لینے کے بعد نمازی کے اختیار بدون پیش آئی ہے۔ امام صاحب کے نزدیک چونکہ خود نماز پڑھنے والے کا اپنے اختیار سے نماز سے خارج ہونا فرض ہے اور جب تک وہ ایسا نہیں کرتا وہ دوران نماز میں ہے خواہ التحیات پڑھ چکا ہو لہٰذا یہ ساری نماز توڑ دینے والی چیزیں امام صاحب کے نزدیک نماز کے دوران میں پیش آئی ہیں لہٰذا نماز باطل ہو جائے گی۔ جن اماموں کے نزدیک التحیات پڑھ چکنے کے بعد ایک درجہ میں نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک یہ ساری چیزیں گویا نماز ختم ہونے کے بعد پیش آتی ہیں لہٰذا نماز ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چھٹی صورت میں عملِ قلیل کا ذکر اسی لیے کیا ہے کہ اگر کثیر عمل کیا تو چونکہ نمازی خود اپنے فعل سے نماز سے خارج ہوا لہٰذا نماز مکمل ہو جائے گی۔

نزدِ صاحبین رح باطل نہ شد۔

مسئلہ۔ اگر امام را حَدَث شد و مسبُوق[1] را خلیفہ گرفت مسبوق نمازِ امام را تمام کند پسپتر خلیفہ کند مُدرِک را تا سلام دہد با قوم و آں مسبوق استادہ شود و نمازِ خود تمام کند

مسئلہ۔ اگر در رکوع یا سجود حَدَث لاحق شود چوں بنا کند آں رکوع و سجود را اعادہ کند و اگر در رکوع و سجود دیاد آمد کہ یک سجدہ از رکعتِ اُولیٰ فوت شدہ بود یا سجدۂ تلاوت فوت شدہ بود آں سجدہ را قضا کند و اعادۂ ایں سجدہ مستحب است واجب نیست و اگر امام را حَدَث شد و مقتدی یک مرد است ہماں مرد بلا تعیین خلیفہ می شود و اگر مقتدی یک زن یا یک طفل است نماز ہر دو فاسد شود و در روایتے نمازِ امام فاسد نہ شود اگر زن و طفل را خلیفہ نہ کردہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر امام از قرأت بند شود او را خلیفہ گرفتن جائز است اگر مَا یَجُوزُ[2] بِہِ الصَّلٰوۃ نخواندہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر شخصے امام را در نماز دریابد بہر جا کہ امام را دریابد در ہماں رکن داخل شود و اگر رکوع یافت رکعت یافت و الّا رکعت

---

[1] مسبوق۔ جس کی شرکت سے پہلے امام کچھ نماز پڑھ چکا ہو۔ مدرک۔ جو اول سے امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو۔ اعادہ کند۔ غرضیکہ جس رکن میں وضو ٹوٹا ہے اس رکن کو از سرِ نو ادا کرنا ہوگا۔ ایں سجدہ۔ جس سجدہ میں پہلی رکعت کا سجدہ یاد آیا تھا۔ بلا تعیین۔ یعنی جبکہ مقتدی ایک ہی ہے تو امام کو حدث لاحق ہو جانے کی صورت میں وہ خود بخود امام کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔ ہر دو یعنی امام کی بھی اور اس مقتدی عورت یا بچہ کی بھی۔ اس لیے کہ امام کو حدث لاحق ہونے کی وجہ سے یہ امام ہو گیا اور عورت و بچہ کی امامت درست نہیں ہے۔

[2] مایجوز بہ الصلوٰۃ۔ یعنی قرآن کی وہ مقدار جو پڑھنا فرض ہے۔ داخل شود یعنی فوراً نماز میں شریک ہو جائے۔

نیافت[1] پس ہر گاہ امام نمازِ خود تمام کند مسبوق بعدِ فراغِ امام آنچہ فوت شدہ آں نمازِ خود بخواند و نمازِ مسبوق در حقِ قرأت حکمِ اوّلِ نماز دارد و در حقِ قعود حکمِ آخرِ نماز دارد۔

مسئلہ۔ اگر مصلّی بعدِ دو رکعت بہ فراموشی برائے رکعتِ ثالث برخاست و قعدۂ اُولیٰ نہ کرد پس تاکہ قریب[2] قعود است بنشیند و سجدۂ سہو واجب نہ شود و اگر نزدیکِ قیام است استادہ شود و از باز نشستنِ او نماز فاسد شود و سجدۂ سہو کند و اگر بعدِ چہار رکعت برخاست تاکہ رکعتِ پنجم را سجود نہ کردہ است بنشیند و قعدۂ اخیرہ کردہ سلام دہد و سجدۂ سہو کند و اگر رکعتِ پنجم را سجدہ کرد فرض او باطل[3] شد اگر خواہد رکعتِ ششم کردہ سلام دہد و سجدۂ سہو کند و اگر خواہد رکعتِ ششم نہ کند ہماں جا قعدۂ اخیرہ کند و سلام دہد دریں صورت چہار رکعت نفل شد و یک رکعت باطل شد۔

فصل

۔ اگر نماز را وقت فوت شود قضا کند با اذان و اقامت مانندِ ادا پس اگر بجماعت خواند جہر در نمازِ جہری بقرأت واجب است و اگر تنہا خواند سرًّا قرأت بخواند۔

مسئلہ۔ ترتیب در فوائتِ وقتیہ فرض است و ہمچنیں در

---

[1] نیافت۔ یعنی امام کے ساتھ اگر رکوع میں اطمینان سے شریک نہیں ہوا ہے تو یہ رکعت اس کی شمار نہ ہوگی۔
نمازِ مسبوق۔ یعنی اگر کوئی شروع نماز سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا ہے بلکہ امام کے کچھ رکعتیں پڑھ چکنے کے بعد شریک ہوا۔ امام کے فارغ ہونے کے بعد جب وہ باقی نماز پڑھے تو قرأت کا حساب لگانے میں یہ سمجھے کہ وہ نماز اب شروع کر رہا ہے لہذا جو رکعت شروع کرے گا اس میں ثناء، تعوذ پڑھ کر فاتحہ پڑھے گا اور سورت بھی پڑھے گا لیکن قعدہ کا حساب لگانے میں یہ سمجھے کہ امام کے ساتھ شروع کی نماز ہوئی ہے اب اس کے بعد کی پڑھ رہا ہے مثلاً فجر کی دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا اب یہ امام کے فارغ ہونے کے بعد جو رکعت پڑھے گا اس کو قرأت کے اعتبار سے پہلی رکعت سمجھے لیکن قعدہ کے اعتبار سے آخری رکعت سمجھے اور بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

[2] قریب قعود است۔ یعنی بیٹھنے کی حالت کے قریب ہے۔ نماز فاسد شود۔ جب کہ پورا کھڑا ہو چکا ہو لیکن اگر پورا کھڑا نہیں ہوا ہے تو بھی بیٹھ جانے سے نماز فاسد نہ ہوگی لیکن سجدہ سہو ضروری ہوگا۔ تاکہ۔ یعنی پانچویں رکعت کا رکوع تک کر چکا ہو تب بھی فوراً بیٹھ جائے اور سلام پھیر دے اور سجدۂ سہو کرے۔

[3] باطل شد۔ اب خواہ چھٹی رکعت کی تکمیل کرے یا نہ کرے اس کی نماز نفل ہو جائے گی۔ فرض دوبارہ پڑھنے ہوں گے۔ لیکن اگر قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو پھر بہر حالت اس کے فرض ہو جائیں گے اور سجدۂ سہو کرے۔
نمازِ جہری۔ جس میں قرآن زور سے پڑھا جاتا ہے جیسے مغرب، عشاء، فجر۔ سرًّا۔ چپکے چپکے پڑھنا۔ فوائت۔ قضا شدہ نمازیں۔ وقتیہ۔ وہ نماز جو اس وقت میں فرض ہوئی ہے۔

فرض و وتر[۱] کہ واجب است ہم فرض است نزدِ امام اعظمؒ پس اگر
با وجودے کہ فائتہ یاد باشد وقتیہ بخواند نمازِ وقتیہ فاسد شود پس
اگر قضا کرد فائتہ را پیش از ادا کردنِ وقتیہ ثانیہ نمازِ وقتیہ اُولی
باطل شد فرضیتِ او و اگر پیش از قضا کردنِ آں فائتہ پنج وقتیہ ادا
کرد آں وقتیات فاسد شد بہ فسادِ موقوف اگر بعد ازاں وقتیہ ششم
پیش از ادا کردنِ فائتہ ادا کرد آں وقتیات صحیح شدند نزدِ امام اعظمؒ
نہ نزدِ صاحبینؒ ۔

مسئلہ ۔ اگر عشاء بفراموشی بے وضو خواند و سنّت و وتر باوضو
خواند ہمراہِ عشاء سنت باز خواند و اعادۂ[۲] وتر نہ کند نزدِ امام اعظمؒ
و نزدِ صاحبینؒ وتر را ہم اعادہ کند ۔

مسئلہ ۔ ترتیب بہ سہ چیز ساقط شود یکے بہ سببِ تنگیِ وقت
وقتیہ دوم بفراموشی[۳] سوم وقتیکہ در ذمّۂ او شش فائتہ شود نو باشد
یا کہنہ پستر ہر گاہ فوائت ادا کند باز ترتیب عود نماید و اگر شش نماز
یا زیادہ فوت شود چند نماز قضا کرد تا کم از شش در ذمّۂ او باقی
ماند نزدِ بعضے ترتیب عود کند و فتویٰ بر آں است کہ ترتیب عود
نہ کند تا کہ تمام ادا نہ شود ۔

[۱] وتر ۔ یعنی وتر اگرچہ خود واجب ہے لیکن عشاء اور اس میں ترتیب فرض ہے ۔ نماز قضا ہوگئی اس کو چھوڑ کر ظہر کی نماز ادا کی اب اگر عصر کی نماز ادا کرنے سے قبل اس نے فجر کی نماز ادا کی تو ظہر کے فرض سمجھکر جو نماز پڑھی تھی وہ نفل ہوجائے گی اور ظہر کے فرض دوبارہ پڑھنے ہوں گے لیکن اگر پانچ نمازیں اسی طور پر پڑھ لیں کہ قضا ادا نہ کی تو ان نمازوں کا فساد اور صحت اگلے احوال پر موقوف رہے گا اب اگر چھٹی نماز بھی اس نے پڑھ لی اور وہ قضا ادا نہ کی تو امام صاحب کے نزدیک سب نمازیں درست ہوجائیں گی اس لیے کہ اب وہ نمازیں جن کی ادائی پہلی قضا نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے درست نہیں ہوئی ۔ پانچ سے بڑھ گئیں اور یہ صاحب ترتیب نہ رہا اب اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا پڑھے پھر ادا پڑھے ۔

[۲] اعادۂ وتر نہ کند ۔ اس لیے کہ امام صاحب کے نزدیک وتر عشاء سے جدا ایک مستقل نماز ہے ۔ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک وتر سنت ہے جو عشاء کی نماز کے تابع ہے ۔ جب عشاء کی نماز نہ ہوئی اور لوٹانی پڑی تو وتر کو بھی لوٹانا ہوگا ۔ تنگیِ وقت ۔ مثلاً عشاء کی نماز تو قضا ہو چکی تھی صبح کو ایسے وقت آنکھ کھلی کہ سورج نکلنے سے پہلے صرف فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے تو فجر کی پڑھ لینی چاہیے یہ ضروری نہ رہے گا کہ عشاء کی قضا پڑھنے کے بعد فجر کی قضا پڑھے

[۳] بفراموشی ۔ یعنی مثلاً ظہر کی نماز قضا ہوگئی تھی وہ اس کو یاد نہ آئی ۔ اور عصر کی نماز پڑھ لی تو عصر کی نماز درست ہوجائے گی سوم ۔ چونکہ اب وہ صاحب ترتیب نہ رہا ۔ اگر شش ۔ یعنی صاحب ترتیب رہا تھا اب جبکہ وہ پچھلی قضا نمازیں ادا کر رہا ہے اور ادا کرتے کرتے اس کے ذمہ چھ نمازوں سے کم رہ گئی ہیں تو پھر صاحبِ ترتیب ہوجائے گا ۔

فصل - در مفسدات و مکروہات. کلام[1] اگرچہ سہواً باشد
یا در خواب مفسدِ نماز است و ہمچنیں دعا بچیزے کہ طلبِ آں از
آدمیاں ممکن باشد و نالہ کردن و اُوہ گفتن و گریستن بآواز از درد
یا مصیبت نہ از ذکرِ بہشت و دوزخ و تنحنُح بے عذر کردن و
عاطس را یَرْحَمُكَ اللّٰه گفتن و جواب دادنِ خبرِ خوش بہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه
و خبرِ بد باسترجاع[2] و خبرِ تعجّب بہ سُبْحَانَ اللّٰه یا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰه نماز را فاسد کند و اگر بر غیرِ امامِ خود فتح کند نماز فاسد شود
و از فتح بر امامِ خود نماز فاسد نہ شود و سلام عمداً و ردِّ سلام نماز
را فاسد کند نہ سلام سہواً و خواندن از مصحف و خوردن و آشامیدن
و عملِ کثیر نماز را فاسد کند و عملِ کثیر آنست کہ در آں محتاج شود بہر[3] دو
دست و نزد بعضے آنچہ بینندۂ عاملِ او را داند کہ در نماز نیست
و بعضے گفتہ آنچہ کہ مصلّی آں را کثیر داند اگر بر نجاست سجدہ کرد نماز
فاسد شود و اگر در نمازے بود و نمازے دیگر شروع کرد بہ تکبیر نمازِ
اوّل باطل شد و اگر در ہماں نماز باز شروع کرد بتکبیر نمازِ اوّل باطل نہ
شود و اگر طعامیکہ در دنداں بود از زباں برآوردہ خورد اگر کم از
نخود است نماز فاسد نہ شود و اگر مقدارِ نخود است فاسد شود و

---

[1] کلام۔ خواہ بھول کر ہو یا غلطی سے جبکہ اس کلام کو دوسرا سُن سکے۔ طلبِ آں۔ مثلاً یہ کہنا کہ پانی دے دو روٹی دے دو۔ آوہ گفتن۔ آہ آہ کرنا۔ تنحنح۔ کھانسنا۔ عاطس۔ چھینکنے والا۔

[2] استرجاع۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ پڑھنا۔ فاسد کند۔ یعنی کسی آدمی کے سوال جواب کے طور پر کوئی ایسا جملہ بول دینا خواہ اس میں اللہ کی تعریف ہی کیوں نہ ہو۔ فتح۔ قرآن پڑھنے والے کو لقمہ دینا۔ نہ سلام سہواً۔ یعنی اگر بھولے سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیر دیا تو نماز نہ ٹوٹے گی۔ مصحف۔ قرآن پاک

[3] بہر دو دست۔ یعنی جو کام ایسا ہے جس میں دونوں ہاتھ لگیں وہ عملِ کثیر سمجھا جائے گا۔ در نمازے۔ یعنی اگر ایک نماز ابھی ختم نہیں کی تھی کہ دوسری نماز شروع کر دی تو دوسری نماز کی تکبیر کہتے ہی پہلی نماز فاسد ہو جائے گی۔ نخود۔ چنا۔

اگر در مکتوب[1] نظر کرد و معنیش فهمید نماز فاسد نه شود و اگر بر زمین یا دُکان نماز میخواند و از پیشِ او کسے گزشت نماز فاسد نه شود اگرچہ گزرندہ زن باشد یا سگ یا خر لیکن اگر عاقلے گذشتہ گزرندہ عاصی شود مگر وقتیکہ دکان بلند باشد بہ قسمے کہ سرِ او مقابلِ پائے مصلّی نہ شود و سنت آن است کہ بپیشِ خود مصلّی در صحرا و بر سرِ راہ سُترہ قائم کند بطولِ یک ذراع و پُری یک انگشت و قریبِ خود مقابلِ ابروئے راست یا چپ کند و نہادنِ سُترہ و خط کشیدن فائدہ ندارد و سُترۂ امام قوم را کفایت می کند و گزرندہ را اگر سُترہ نہ باشد مصلّی از گزشتن دفع کند باشارت یا تسبیح نہ بجہر و۔

مسئلہ۔ اگر نماز کند بر پارچۂ دو تہ کہ استرِ آں نجس باشد اگر آں دو تہ مضرّب[2] نباشد نماز صحیح باشد و اگر مضرّب باشد صحیح نباشد و اگر بر پارچہ گسترانیدہ نماز کند کہ یک طرف ازاں نجس باشد نماز روا باشد از حرکت دادنِ طرفے دیگر طرف متحرک شود یا نہ شود و اگر پارچہ دراز باشد یک طرفے ازاں پوشیدہ نماز گزارد و طرفے دیگر نجس بر زمین باشد اگر از تحرکِ مصلّی طرف پارچہ کہ نجس است متحرک شود نماز روا نباشد و اگر متحرک نہ شود روا باشد۔

[1] مکتوب۔ لکھا ہوا خواہ قرآن میں ہو یا کسی دیوار وغیرہ پر۔ نہ شود۔ لیکن نماز مکروہ ہو جائے گی۔ عاقلے یعنی اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا صاحب عقل ہے تو خود گزرنے والا گنہگار ہوگا۔ نشود۔ یعنی گزرنے والے کے بدن کا کوئی حصّہ نمازی کے بدن کے کسی حصے کے سامنے نہ پڑے۔ صحرا جنگل۔ سُترہ۔ وہ آڑ جو نمازی اپنے سامنے کر لیتا ہے۔ یہ آڑ کم از کم ایک ہاتھ اونچی اور ایک انگلی کی برابر موٹی ہونی چاہیے۔ کند یعنی سترہ بالکل پیشانی کے سامنے نہ رکھے بلکہ دائیں یا بائیں کو رکھے۔ نہادن سترہ یعنی سُترہ نہ گاڑنا بلکہ زمین پر ڈال دینا۔ خط کشیدن یعنی سُترہ کے بجائے سامنے لکیر کھینچ لینا۔ باشارت۔ یعنی سر یا آنکھ کے اشارے سے۔ تسبیح یعنی زور سے سبحان اللہ کہہ کر۔

[2] مضرّب۔ سِلی ہوئی۔ اگر پارچہ دراز۔ یعنی کپڑا اس قدر بڑا ہے کہ ناپاک کنارہ نہیں ہلتا۔ تو دوسرے پاک کنارے کو اوڑھ کر نماز درست ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ مکروہ است عبث[1] کردن در نماز بہ پارچہ یا بدن
اگر عملِ قلیل باشد و اگر عملِ کثیر است مفسد است و سنگریزہ از موضعِ
سجود یک سو کردن مگر در صورتیکہ سجود ممکن نہ باشد یکبار یا دو بار
سنگریزہ دفع کند و مکروہ است انگشتاں را مالیدہ و کشیدہ
بہ آواز آوردن و دست بر تہی گاہ نہادن و بسوئے راست یا چپ
رو آوردن اگر سینہ از سوئے قبلہ بر نگردد و اگر برگردد نماز فاسد شود
و مکروہ است اِقعاء[2] یعنی بر سُرین و پا زانو برداشتہ و دست بر زمین
نہادہ مثلِ سگ نشستن و ہر دو ذراع را در سجدہ بر زمین فرش کردن
و جوابِ سلام بدست کردن و چہار زانو بے عذر در فرض نشستن
و پارچہ را برائے احتیاطِ خاک آلودگی چیدن و سَدلِ ثوب یعنی پارچہ
را بر سر و دوش انداختہ اطرافِ آں را جمع نہ کند فرو گذارد و فاژہ[3]
کردن باید کہ فاژہ را دفع کند و سرفہ را تا مقدور دفع کند و تمطّی یعنی
بدن را برائے دفعِ ماندگی کشیدن و چشم پوشیدہ داشتن بلکہ نظر در
سجدہ گاہ دارد و مکروہ است کہ موئے سر را بالائے سر پیچیدہ
گرہ دادہ نماز کردن بلکہ سنت آنست کہ اگر موئے سر داشتہ باشد
موئے فرو ہشتہ باشد تا موئے ہم سجدہ کنند و ہم مکروہ است

---

[1] عبث۔ بے کار شغل کرنا۔ سنگریزہ کنکری یا اور کوئی ایسی چیز جس پر سجدہ دشوار ہو۔ انگشتاں را۔ یعنی انگلیاں ملنا یا چٹخانا۔ تہی گاہ۔ کوکھ

[2] اِقعاء۔ یعنی کتے کی طرح سُرین نیچے اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر اور گھٹنوں کو کھڑا کرکے بیٹھنا۔ بدست۔ ہاتھ اور سر سے بھی سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ چہار زانو۔ آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔ سَدل۔ رومال چادر یا اوڑھ کر تہبند باندھنا چوغہ شیروانی وغیرہ کو بلا آستینیں ہاتھوں میں ڈالے کاندھوں پر ڈالنا۔

[3] فاژہ۔ جمائی۔ سرفہ۔ کھانسی۔ تمطّی انگڑائی لینا۔ موئے سر۔ یعنی بالوں کا جوڑا باندھنا۔ فرو ہشتہ باشد۔ یا لٹکے ہوئے ہوں۔

نماز برہنہ سر گزاردن مگر بنا بر تذلّل[1] و انکسار و شمار کردنِ آیات و تسبیحات بدست و نزدِ صاحبین مکروہ نیست و مکروہ است کہ امام تنہا در طاقِ مسجد باشد و مردم بیروں یا امام بر بلندی باشد و مردم ہمہ زیر و مکروہ است استادن پسِ صف تنہا درصورتیکہ در صف فرجہ باشد و اگر فرجہ نباشد یک کس را از صف کشیدہ با خود صف کند و مکروہ است پوشیدنِ پارچہ کہ دراں تصویر آدمی یا جانور باشد یا آنکہ تصویر بالائے[2] سر باشد یا مقابلۂ رو یا بدستِ راست یا چپ باشد اگر زیرِ قدم یا پسِ پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویرِ درخت و مانندِ آں مضائقہ ندارد و ہمچنیں تصویرِ سر بُریدہ و قتلِ مار و کژدم در نماز مکروہ نیست و نہ آنکہ امام در مسجد باشد و سجدہ در طاقِ مسجد کند و نیز مکروہ نیست نماز خواندن بہ طرفِ پشتِ مردیکہ سخن می کند و بسوئے[3] مصحف یا شمشیر آویزاں یا بہ سوئے شمع یا چراغ۔

فصل

مریض اگر قدرت بر قیام نداشتہ باشد یا خوفِ زیادتِ مرض بود نماز نشستہ گزارد و رکوع و سجود بجا آورد و اگر قدرت بر رکوع و سجود نداشتہ باشد و قدرت بر قیام داشتہ باشد نزد امام اعظم رح مفتیٰ بہ آنست کہ نشستہ نماز گزاردن او را بہتر است از

---

[1] تذلّل و انکسار یعنی نماز کی حالت میں اپنی ذلت اور انکساری ظاہر کرنا۔ طاقِ مسجد۔ محراب۔ بلندی یعنی ایک ہاتھ کی بلندی۔ فرجہ۔ کشادگی۔ با خود صف کند یعنی اگلی صف سے ایک آدمی کو پیچھے ہٹا کر صف بنائے بعض فقہا اس کو ضروری نہیں سمجھتے۔

[2] بالائے سر۔ غرضیکہ جس صورت میں تصویر کی تعظیم ہوتی ہو۔ مانندِ آں یعنی بے جان چیز کی تصویر۔ سر بریدہ۔ یعنی ایسا کوئی عضو کٹا ہوا ہو جس کے بدون زندگی ناممکن ہو۔ مار۔ سانپ۔ کژدم۔ بچھو۔ مکروہ نیست۔ خواہ کتنا ہی عمل کرنا پڑے اور رخ بھی قبلہ سے پھر جائے۔

[3] بسوئے مصحف۔ یہ چند صورتیں ایسی ہیں کہ بعض فقہا ان کی کراہت کے قائل ہیں لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کراہت نہیں مانتے۔ خوف۔ خواہ مرض بڑھنے کا ہو یا اس کا کہ مرض دیر میں اچھا ہوگا نشستہ۔ چونکہ اس صورت میں رکوع و سجود کی کیفیت زمین سے زیادہ قریب ہوگی۔ مفتیٰ بہ۔ وہ قول جس پر فتویٰ دیا گیا ہو۔

استاده گزاردن پس نشسته نماز گزارد واشارهٔ رکوع وسجود بسر کند واشارهٔ سجود پست تر کند از رکوع واگر استاده نماز گزارد واشاره کند هم جائز است ونزد فقیر[۱] باوجود قدرت بر قیام قیام را ترک نه کند واگر قدرت بر قیام ورکوع وسجود نداشته باشد نشسته نماز گزارد واشاره کند واگر قدرتِ نشستن هم نداشته باشد بر قفا نماز گزارد وهر دو پائے سوئے قبله کند یا بر پهلو گزارد وروبه سوئے قبله کند واشاره کند بسر واگر اشاره بسر برائے رکوع وسجود مقدور نباشد نماز را موقوف دارد تاکه قدرتِ اشاره حاصل شود واگر درین عرصه بمیرد عاصی نباشد واگر درمیانه نماز بیمار شد حسب مقدورِ خود نماز تمام کند

مسئله۔ اگر مریض نماز نشسته می کرد بار رکوع وسجود درمیانِ نماز قادر شد بر قیام استاده شده همان نماز را تمام کند ونزد امام محمد رح نماز را از سر گیرد واگر مریض نماز باشاره می کرد ودرمیانه نماز بر رکوع وسجود قادر شد باتفاق نماز از سر گیرد۔

مسئله۔ هر که بے هوش شد یا دیوانه گشت یک شبانه روز قضا کند واگر زیاده از شبانه روز یک ساعت هم گزشت قضا واجب نه شود ونزدِ محمد رح[۲] تاکه نماز ششم را وقت در نیامده باشد قضا واجب شود

[۱] فقیر۔ یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نہ کند۔ بلکہ کھڑے ہوکر رکوع' سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھ لے۔ اشارہ کند یعنی سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھکنا ہوا۔ بر قفا۔ چت لیٹ کر۔ بر پہلو۔ کروٹ سے۔ موقوف دارد۔ نماز پڑھنا ملتوی کردے۔ حسب مقدور۔ جس طرح بھی پڑھ سکے' بیٹھ کر یا لیٹ کر۔ شبانہ روز چوبیس گھنٹے۔

[۲] نزد محمد۔ یعنی امام محمد صاحب کے نزدیک قضا جب ساقط ہوگی جب کہ چھٹی نماز کا وقت آجائے گا۔ مثلاً اگر دن کے دس بجے آدمی بے ہوش ہوا اور اگلے روز ۱۱ بجے ہوش میں آیا تو دوسرے اماموں کے نزدیک اس پر ان پانچوں نمازوں کی قضا ضروری نہ ہوگی۔ امام محمد صاحب کے نزدیک ضروری ہوگی۔ امام محمد صاحب کے نزدیک قضا جب ساقط ہوگی جبکہ ظہر کے ابتدائی وقت میں بھی وہ بیہوش رہا ہو۔

فصل شخصے کہ از خانۂ خود برآید واز عمارات شہرِ خارج شود بہ نیت سفر سہ مرحلہ[1] ہر مرحلہ شانزدہ کردہ ہر کروہ چہار ہزار قدم آں شخص فرضِ چہارگانہ را دوگانہ گزارد واگر چہار رکعت کرد پس اگر بر دو رکعت قعدہ کردہ نماز ادا شود دو رکعت فرضؔ دو رکعت نفل شود وبسبب آمیزشِ نفل با فرض بزہ کار باشد واگر سہوًا ایں چنیں کرد بسبب تاخیر سلام سجدۂ سہو کند واگر بر دو رکعت نہ نشستہ است فرضِ او تباہ شد وہر چہار رکعت نفل شد وسجدۂ سہو کند۔

مسئلہ حکمِ سفر باقی ہست تا وقتیکہ داخلِ وطنِ اصلی خود شود یا نیتِ اقامت پانزدہ روز یا زیادہ ازاں کند در شہر یا در دہے ونیتِ اقامت در صحرا معتبر نیست وکسانیکہ ہمیشہ در صحرامی مانند وجائے اقامت نمی کنند مگر چند روز آنہا ہمیشہ نمازِ اقامت میخوانند باشند مگر وقتیکہ قصد کنند دفعۃً واحدۃً سفر چہل وہشت کردہ را ومسافر اگر اقتدائے مقیم کند در وقت بر وے چہارگانہ[2] لازم شود وبعدِ گذشتنِ وقت یعنی در قضا مسافر را اقتدائے مقیم صحیح نیست ومقیم را اقتدائے مسافر ہم در وقت وہم بعدِ وقت در قضا صحیح است امام مسافر دوگانہ

[1] مرحلہ ۔ منزل ۔ شانزدہ ۔ سولہ ۔ کروہ ۔ چار ہزار قدم کی مسافت ۔ وہ مسافت جس کے سفر پر شریعت نے سہولتیں دی ہیں ۔ انگریزی حساب سے ۳۶ میل اور بعض علماء کے نزدیک ۴۸ میل ہے ۔ فقہ میں جن مسافتوں کا ذکر آتا ہے ان کی تشریح یہ ہے ۔ برید ۔ چار فرسخ کا ہوتا ہے ۔ فرسخ ۔ تین میل کا ہوتا ہے ۔ میل ایک ہزار باع کا ہوتا ہے ۔ باع ۔ چار ذراع کا ہوتا ہے ۔ ذراع ۔ چوبیس انگلیوں کا ہوتا ہے ۔ انگلی ۔ وہ معتبر ہوگی جس کی چوڑائی جَو کے چھ دانوں کی چوڑائی کی برابر ہو جب کہ ان دانوں کو اس طرح رکھا جائے کہ ایک کی پیٹھ دوسرے کی پشت سے ملی ہوئی ہو ۔ جَو ۔ وہ معتبر ہوگا جس کی چوڑائی خچر کے چھ بالوں کی چوڑائی کی بقدر رہو ۔

[2] چہارگانہ ۔ چار رکعتیں ۔ دوگانہ ۔ دو رکعتیں ۔ آمیزش ۔ چونکہ فرض کا سلام پھیرنے سے قبل نفل شروع ہوگئی ۔ بزہ کار ۔ گنہگار ۔ ایں چنیں ۔ یعنی دو رکعتوں کی بجائے چار رکعتیں پڑھیں ۔ تباہ شد یعنی فرض ادا نہ ہوں گے ۔ وطنِ اصلی وہ وطن ہوگا جہاں کی انسان کی سکونت ہو ۔ وطنِ اقامت ۔ وہ آبادی کہلائے گی جہاں کم از کم پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی ہو ۔ کسانیکہ ۔ جیسے کہ خانہ بدوش قومیں ۔ دفعۃً واحدۃً یک بارگی ۔ مقیم ۔ جو مسافر نہیں ہے ۔ در وقت یعنی نماز ادا کرنے میں ۔

خوانده سلام[1] دہد و مقتدی مقیم برخاستہ چہار رکعت تمام کند۔

مسئلہ۔ وطنِ اصلی بوطنِ اصلی باطل شود نہ بسفر و نہ بوطنِ اقامت[2]
وطنِ اقامت ہم بوطنِ اقامت باطل شود و ہم بوطنِ اصلی و ہم بسفر۔

مسئلہ۔ فائتہ[3] حضر را در سفر چہار گانہ گزارد و فائتہ سفر را
در حضر دوگانہ گزارد۔

مسئلہ۔ در سفرِ معصیت نزدِ ائمہ ثلثہ قصر روا نباشد و نزدِ امام
اعظمؒ رواست افطارِ روزہ و واجب است قصر نماز۔

مسئلہ۔ در نیت اقامت و سفر متبوع[4] معتبر است یعنی امیر
و سیّد و شوہر نہ نیتِ تابع یعنی لشکری و عبد و زوجہ

فصل۔ در نماز جمعہ برائے صحت ادائے جمعہ و سقوطِ
ظہر از مصلّی جمعہ شش چیز شرط است یکے مصر یعنی شہرے کہ دراں
حاکم و قاضی باشد یا نواحِ مصر کہ برائے حوائجِ اہلِ مصر مہیا باشد
پس در دیہات نزد امام اعظمؒ جمعہ جائز نیست و نزدِ شافعیؒ و
اکثر ائمہ در دیہات جمعہ جائز است و در نواحِ مصر جائز نیست۔
دوم حضور بادشاہ یا نائبِ او و ایں نزدِ اکثر ائمہ شرط نیست۔ سوم
وقتِ ظہر۔ چہارم خطبہ۔

---

[1] سلام دہد۔ سلام پھیر دے۔ تمام کند لیکن ان دو رکعتوں میں قرأت نہ کرے
[2] وطنِ اقامت۔ یعنی اگر کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی وجہ سے نماز پوری پڑھ رہا تھا۔ اگر وہاں سے سفر کو چلا جائے گا اب جب دوبارہ اس جگہ آئے گا تو اس کو وطنِ اقامت اس وقت تک نہ قرار دیا جائے گا جب تک دوبارہ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔
[3] فائتہ۔ وہ نماز جو قضا ہوگئی ہے
سفرِ معصیت۔ وہ سفر جو کسی گناہ کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ مثلاً چوری، ڈکیتی وغیرہ۔ ایسے سفر میں امام صاحب کے علاوہ دوسرے اماموں کے نزدیک سفر کی سہولتیں حاصل نہ ہوں گی وہ نماز بھی پوری پڑھے گا اور اسکو روزہ بھی رکھنا ہوگا۔
[4] متبوع۔ یعنی جس کی وجہ سے سفر ہوا ہے۔ تابع۔ جو دوسرے کی وجہ سے سفر کررہا ہے۔ عبد۔ غلام۔ نواحِ مصر شہر کے اطراف۔ حوائج۔ ضروریات۔ حضور موجودگی۔

مسئلہ۔ نزدِ ابی حنیفہؒ خطبہ مقدارِ[1] یک تسبیح کفایت میکند ونزدِ صاحبین فرض آنست کہ ذکرِ طویل باشد و دو خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوٰۃ وتلاوتِ قرآن و وصیت مر مسلمانان را و استغفار برائے نفسِ خود و برائے مسلمانان نزدِ اکثر ائمہؒ فرض است ونزدِ امام اعظمؒ سنت است وترکِ آں مکروہ پنجم جماعت است و آں نزدِ شافعیؒ و احمدؒ چہل کس می باید ونزدِ ابی حنیفہؒ سہ کس سوائے امام ونزدِ ابی یوسفؒ دو کس سوائے امام۔

مسئلہ۔ اگر درمیانۂ نماز مردم جماعت بگریزند وعددِ جماعت نماند جمعہ امام و باقی ماندہا فاسد[2] شود وظہر از سر گیرند ششم اذنِ عام

مسئلہ۔ نماز جمعہ بر طفل و بندہ و زن ومسافر و مریض واجب نیست وہمچنیں بر نابینا نزدِ امام اعظمؒ اگرچہ او را قائد میسر شود ونزدِ ائمہ ثلٰثہ اگر قائد میسر شود جمعہ بر نابینا واجب باشد و الاّ نہ و بر بندہ نزدِ احمدؒ جمعہ واجب است۔

مسئلہ۔ اگر بندہ یا مریض یا مسافر نمازِ جمعہ در مصر بگزارند جمعہ ادا شود وظہر ساقط گردد۔

مسئلہ۔ کسے کہ خارجِ مصر باشد اگر اذان جمعہ می شنود بروئے

---

[1] مقدار یک۔ یعنی امام صاحب کے نزدیک جمعہ کے خطبہ میں صرف سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہہ دینے سے بھی شرط پوری ہوجائے گی اگرچہ اس قدر چھوٹا خطبہ مکروہ ہے۔ ذکرِ طویل۔ یعنی خطبہ کم از کم التحیات کی برابر ضروری ہے۔ صلوٰۃ: درود۔ دو خطبہ۔ دوسرے خطبہ کو پہلے خطبہ سے آہستہ پڑھے۔ دونوں خطبوں کے درمیان تین آیتوں کی بقدر بیٹھے۔ چہل کس۔ یعنی جمعہ کی جماعت میں چالیس آدمی ضروری ہیں۔ سوائے امام۔ یعنی بے امام کے تین ہوجائیں۔

[2] فاسد شود۔ جب کہ امام کے ساتھ تین نمازی بھی باقی نہ رہیں اور امام نے پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ ظہر از سر گیرند۔ یعنی جمعہ کی نماز توڑ کر ظہر کی پڑھیں۔ اذنِ عام۔ یعنی جمعہ کی نماز میں ہر مسلمان کو شرکت کی اجازت ہو۔ بندہ۔ غلام۔ قائد۔ یعنی ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا۔ ظہر ساقط گردد۔ یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ باقی نہ رہے گی۔ کسیکہ۔ یعنی شہر سے باہر کے ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے جن کو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہو۔

حضورِ جمعہ لازم است

مسئلہ۔ بندہ و مریض و مسافر را اگر در جمعہ امام گیرند روا[1] باشد

مسئلہ۔ اگر جماعتِ مسافران در مصر نمازِ جمعہ گزارند و در آنہا مقیم کسے نباشد نزدِ امام اعظم رح جمعہ صحیح باشد و نزدِ امامِ شافعی رح واحمد رح تاکہ چہل کس حُر مقیم صحیح نباشد جمعہ روا نباشد۔

مسئلہ۔ غیرِ معذور اگر پیش از جمعہ ظہر گزارد ظہر ادا شود با کراہتِ تحریم پستر اگر برائے جمعہ سعی کرد و امام از جمعہ ہنوز فارغ نشدہ بود ظہر باطل شد پس اگر جمعہ را یافت بہتر و اِلّا ظہر باز گزارد و نزدِ صاحبین رح اگر جمعہ را در نیابد ظہر باطل نہ شود۔

مسئلہ۔ معذور و مسجون[2] را روزِ جمعہ نمازِ ظہر بجماعت گزاردن مکروہ است۔

مسئلہ۔ ہر کہ امام را در جمعہ در تشہد یا در سجودِ سہو دریافت و داخلِ نماز شد بعد سلامِ امام دو رکعت جمعہ تمام کند۔ نزدِ محمد رح اگر از رکعتِ ثانیہ رکوع نیافتہ است چہار رکعت ظہر بر ہماں تحریمہ تمام کند۔

مسئلہ۔ چوں جمعہ را اذانِ اوّل گفتہ شود سعی واجب گردد و بیع حرام شود و چوں امام بر آید برائے خطبہ سخن گفتن و نماز گذاردن

---

[1] روا باشد۔ چونکہ جمعہ پڑھنے سے وہ بھی فرض ہی ادا کر رہے ہیں۔ حر مقیم یعنی آزاد باشندے جو گرمی، سردی میں وہاں سے بلاضرورت سفر نہ کرتے ہوں غیر معذور یعنی جو نہ مریض ہے نہ مسافر۔ سعی کرد یعنی جمعہ کے لیے روانہ ہوا۔ و الّا یعنی جمعہ اس کا باطل ہو گیا اب ظہر کی نماز پڑھے

[2] مسجون۔ قیدی۔ ہر کہ یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے قبل تھوڑی سی نماز میں بھی امام کے ساتھ شریک ہو گیا ہے تو جمعہ کی نماز سمجھ کر باقی نماز پڑھے۔ نزدِ محمد۔ امام محمد صاحب کے نزدیک جمعہ کی نماز جب سمجھی جائے گی جب کہ امام کے ساتھ کم از کم دوسری رکعت کے رکوع میں شریک ہوا ہو۔ ورنہ امام کے بعد کی نماز کو ظہر سمجھ کر پڑھے۔ سعی۔ یعنی جمعہ کی نماز کے لیے چل پڑنا۔ بیع۔ خرید فروخت وغیرہ۔

ممنوع[۱] باشد تا که از خطبه فارغ شود و چوں امام بر ممبر بنشیند اذانِ دوم روبروئے او گفته شود و مردم بسوئے او متوجه شوند و چوں خطبه تمام کند اقامت گفته شود۔

مسئله۔ در نمازِ جمعه سورهٔ جمعه و منافقون خواندن مسنون است و بروایتے سَبِّحِ اسْمَ و ہَلْ اَتٰکَ۔

مسئله۔ در شهر چند جا جمعه جائز است و بروایتے از امام اعظمؒ سوائے یک جا جائز نیست و اگر چند جا جمعه گذارده شود اوّل صحیح باشد نه بعدِ آں و مروی از ابو یوسفؒ آن است که درمیانهٔ شهر اگر نهر جاری باشد ہر دو جانبِ آں دو جمعه خواندن جائز است۔

مسئله۔ در نماز ہائے واجبه سوائے نمازِ پنجگانه دیگر نماز نزدِ اکثر ائمه واجب نیست و نزدِ امامِ اعظمؒ وتر[۲] ہم واجب است و عیدالفطر و عیدالاضحیٰ نیز واجب است و نزدِ غیرِ او ایں ہر سه نماز سنت است۔

مسئله۔ وتر سه رکعت است نزدِ امامِ اعظمؒ بیک سلام در ہر سه رکعت فاتحه و سورۃ خواندن و بعدِ قرأت پیش از رکوع در رکعتِ سوم قنوت[۳] خواند تمام سال و نزدِ شافعیؒ قنوت در نصفِ اخیرِ رمضان

---

[۱] ممنوع باشد۔ ہر وہ چیز بھی نہ کرے جو نماز کی حالت میں نہیں کی جاسکتی۔ اذانِ دوم وہ اذان جو خطبہ سے متصل پڑھی جاتی ہے۔ آنحضورؐ کے زمانہ میں صرف یہی اذان تھی۔ حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں صحابہؓ کے مشورے سے پہلی اذان شروع ہوئی ہے۔ متوجہ شوند۔ یعنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں اور رخ امام کی طرف کرلیں۔ چند جا۔ اس مسئلہ میں چند روایتیں ہیں۔ (۱) ایک شہر میں مطلقاً چند جگہ جمعہ جائز ہے۔ (۲) ایک شہر میں صرف ایک جگہ جمعہ جائز ہے۔ (۳) بڑے شہر میں دو جگہ جمعہ جائز ہے۔ (۴) بڑے شہر میں جب کہ درمیان میں کوئی بڑی نہر جاری ہو دو جگہ جمعہ جائز ہے۔

[۲] وتر ہم۔ امام صاحب کے نزدیک وتر، عیدین بھی واجب ہیں۔ دوسرے امام ان کو سنت مانتے ہیں۔ بیک سلام یعنی مغرب کی نماز کی طرح۔

[۳] قنوت خواند۔ یعنی فاتحہ و سورت پڑھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔ حضرت ابن مسعودؓ والی دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ الخ تو مشہور ہے ایک دوسری دعا بھی احادیث کی کتابوں میں مذکور ہے جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

سنّت است و قنوت نزدِ اکثر ائمہ بعدِ رکوع در قومہ[1] مسنون است۔

مسئلہ۔ قنوت در نمازِ فجر بدعت است و نزدِ شافعیؒ سنّت

و مستحب آن است کہ در رکعتِ اولیٰ از وتر سَبِّحِ اسْمَ و در رکعتِ دوم

قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ و در رکعت سوم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد خواند۔

مسئلہ۔ نمازِ عید در شرائطِ وجوب و ادا مثلِ نمازِ جمعہ است

مگر آنکہ خطبہ دراں شرط نیست بلکہ دو خطبہ مثلِ جمعہ بعدِ نمازِ عید مسنون

است دراں خطبہ مناسبِ آں روز احکام صدقۂ فطر یا احکامِ اُضحیہ

و تکبیراتِ تشریق بیان کند۔

مسئلہ۔ روزِ عید الفطر سنّت آنست کہ اوّل چیزے بخورد

و صدقۂ[2] فطر دہد و مسواک کند و غسل کند و اَحسنِ ثیاب پوشد و

خوشبو استعمال نماید و تکبیر گویاں بہ مصلّیٰ رود لیکن جہر بہ تکبیر نہ کند

و چوں آفتاب بلند شود و چشم خیرگی نماید ازاں وقت تا پیش از

زوال وقتِ نمازِ عیدین است و چوں نمازِ عید خواند بعدِ تحریمہ در

رکعتِ اُولیٰ سہ تکبیر[3] زوائد گوید و باہر تکبیر ہر دو دست

بردارد و بعدِ تکبیرات ثنا خواند و در رکعتِ دوم بعدِ قرأت پیش

از رکوع سہ تکبیراتِ زوائد گوید و باہر تکبیر ہر دو دست بردارد

---

[1] قومہ۔ یعنی رکوع کے بعد جب کھڑا ہو۔ خطبہ۔ لہذا بدوں خطبہ کے بھی نماز ہو جائے گی اگرچہ مکروہ ہوگی۔ اُضحیہ۔ قربانی
تکبیراتِ تشریق۔ وہ تکبیریں جو بقر عید کے مہینہ کی نویں کی صبح سے تیرھویں کی عصر تک پڑھی جاتی ہیں۔ اول۔ یعنی عیدگاہ میں جانے سے قبل تاکہ روزے کا شبہ بھی نہ رہے۔

[2] صدقہ فطر دہد۔ اگر گیہوں دے تو ایک سیر گیارہ چھٹانک دے۔ اور جَو تین سیر چھ چھٹانک دینے ہوں گے۔ اَحسنِ ثیاب۔ یعنی اس کے پاس جو بہترین کپڑے ہوں۔ مصلّیٰ۔ عیدگاہ۔ جہر۔ بآواز بلند پڑھنا۔ چشم خیرگی نماید۔ یعنی سورج پر نگاہ نہ جم سکے۔

[3] تکبیراتِ زوائد۔ چونکہ یہ تکبیریں عام نماز میں نہیں ہیں اس لیے زوائد کہلاتی ہیں۔ دست بردارد۔ یعنی جس طرح تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ پیش از رکوع۔ لہذا دونوں رکعتوں کی قرأت زائد تکبیروں کے بیچ میں آجائے گی۔

پیشتر تکبیرِ رکوع گوید این تکبیرِ رکوع در نمازِ عید واجب است
اگر فوت شود سجدۂ[1] سہو لازم گردد و نمازِ عید اگر کسے ہمراہِ
امام درنیابد آں را قضا نیست واگر بہ عذرے نمازِ عیدالفطر
از امام و قوم فوت شود روزِ دوم ادا کنند نہ بعد ازاں و
عیدالاضحیٰ را تاخیر تا دوازدہم جائز است۔

مسئلہ۔ عیدالاضحیٰ مثلِ عیدالفطر است مگر آنکہ مستحب
آنست کہ بعدِ نماز از اُضحیہ خود بخورد و قبل نماز ہم خوردن مکروہ
نیست و اُضحیہ[2] پیش از نمازِ عید جائز نیست و تکبیر در راہِ مصلّیٰ
در عیدالاضحیٰ بجہر می گفتہ باشد

مسئلہ۔ تکبیراتِ[3] تشریق بعد ہر نمازِ فرض بجماعت گزاردہ
شود بر مقیم بمصر واجب است از صبح روزِ عرفہ تا عصرِ روزِ عید
نزدِ امامِ اعظم رح و تا عصرِ تاریخ سیزدہم نزدِ صاحبین رح و فتویٰ بر آنست
واگر زن یا مسافر اقتدا بمقیم کند بر آنہا ہم تکبیر واجب شود بگوید
یک بار بآوازِ بلند اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۵ اگر امام ترک کند تاہم مقتدی ترک نہ کند

فصل۔ در نوافل۔ سنّت قبلِ نمازِ فجر دو رکعت است

[1] سجدۂ سہو بعض فقہاء کے نزدیک عید و جمعہ میں سجدۂ سہو ادا نہیں کیا جاتا ہے۔ بہ عذرے۔ مثلاً بارش وغیرہ۔ تا دوازدہم۔ یعنی اگر مجبوری کی وجہ سے بقرعید کی نماز کی جماعت اس دن نہ ہو سکے تو بارھویں تک ہو سکتی ہے۔ اُضحیہ۔ قربانی کا جانور۔ بخورد۔ قربانی کا گوشت گویا اللہ کی طرف سے بندوں کے لیے مہمانی کا کھانا ہے تو مناسب ہے کہ اسی دعوت کے کھانے کو کھائے۔

[2] و اُضحیہ پیش۔ دیہات والوں کے لیے قربانی کرنے کا وقت بقرعید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور قربانی کا آخری وقت بارھویں تاریخ کو سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ قربانی رات میں کرنا مکروہ ہے۔ بھیڑ، دُنبہ، بکرا، بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ گائے، بیل، بھینس اونٹ میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ بکرا، بکری ایک سال کا گائے، بیل، بھینس دو سال کا اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ بجہر۔ بآوازِ بلند۔

[3] تکبیرات۔ جماعت کے بعد سلام پھیرتے ہی تکبیریں بآوازِ بلند کہنی چاہئیں ــــــ بجماعت صاحبین کے نزدیک تنہا فرض پڑھنے والے پر بھی تکبیریں واجب ہیں۔ مقیم۔ اگر مسافر جماعت میں شریک ہو تو اس پر بھی واجب ہیں۔ عرفہ۔ بقرعید کے مہینہ کی نویں تاریخ تا عصر یعنی آٹھ نمازوں کے بعد اللہ اکبر الخ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور خدا ہی کے لیے تعریف ہے۔

سورۂ کافرون واخلاص دراں خواند[1] وپیش از نمازِ ظہر وجمعہ چہار رکعت است بیک سلام وبعدِ ظہر دو رکعت است وبعدِ جمعہ چہار رکعت است ونزدِ ابی یوسفؒ شش رکعت ومستحب[2] است آنکہ چہار رکعت بعدِ ظہر گزارد بدو سلام وپیش از نمازِ عصر دو رکعت یا چہار رکعت مستحب است وبعدِ نمازِ مغرب دو رکعت سنّت است وبعد ازاں شش رکعت دیگر مستحب است آں را صلوٰۃ الاوّابین[3] گویند وبروایتے بعدِ نمازِ مغرب بست رکعت آمدہ وپیش از عشاء چہار رکعت مستحب است وبعدِ عشاء دو رکعت سنّت است وچہار رکعت دیگر مستحب است وبعدِ وتر دو رکعت نشستہ خواندن مستحب است در رکعتِ اولیٰ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ودر رکعتِ ثانیہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ خواند ونمازِ تہجّد[4] سنّتِ مؤکّدہ است پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم گاہے ترک نفرمودہ واگر احیانًا فوت شدہ دوازدہ رکعت در روزِ قضا فرمودہ ونمازِ تہجّد از چہار[5] رکعت کمتر نیامدہ واز دوازدہ رکعت زیادہ ہم بہ ثبوت نہ پیوستہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم نمازِ وتر[6] بعدِ تہجّد می خواند سنّت ہمین است ہرکرا بر نفسِ خود اعتماد باشد[7] وتر بعدِ تہجّد آخرِ شب بخواند کہ ایں بہتر است

---

[1] خواند۔ آں حضورؐ سے یہ دونوں سورتیں ان سنتوں میں پڑھنا ثابت ہے۔ ظہر۔ اگر ان چار سنتوں کو پہلے نہ پڑھ سکے تو بعد میں پڑھنے۔ بیک سلام یعنی چار رکعتوں کی نیت باندھ کر آخر میں سلام پھیرے

[2] بدو سلام یعنی دو دو رکعتوں کی نیت باندھے

[3] اوّابین۔ خدا کی طرف رجوع کرنے والے۔ قرآن میں ہے خدا اوّابین کی مغفرت فرمائے گا

[4] تہجّد۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب آنحضورؐ تہجّد کی نماز کے لیے اٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ احیانًا کبھی

[5] چہار رکعت۔ یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تہجّد کی نماز میں چار رکعتوں سے کم اور بارہ رکعتوں سے زیادہ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

[6] نمازِ وتر یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجّد کے بعد پڑھتے تھے۔

[7] اعتماد باشد یعنی اس کو اپنے اوپر پورا بھروسہ ہو کہ آخر رات میں میری آنکھ ضرور کھل جائے گی۔ تو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھے اس لئے کہ یہی سنت ہے۔

واگر اعتماد نباشد پیش از خواب بخواند که احتیاط[1] در آنست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہے تہجد مع وتر ہفت رکعت خواندہ وگاہے یازدہ[1] وگاہے سیزدہ وگاہے پانزدہ وگاہے دوگانہ دوگانہ[1] وگاہے چہارگانہ چہارگانہ وگاہے مجموع بیک سلام[1] وگاہے ہر دوگانہ بہ وضوئے جدید ومسواک خواندہ وبعدِ ہر دوگانہ بخواب رفتہ وباز بیدار شدہ وطولِ قیام[2] در تہجد بسیار می فرمود تا بحدیکہ پائے مبارک ورم کردہ ومنشق شدہ گاہے چہار رکعت گزاردہ در رکعتِ اولیٰ سورۂ بقرہ ودر ثانیہ سورۂ آلِ عمران ودر ثالثہ سورۂ نساء ودر رابعہ سورۂ مائدہ خواندہ وبقدرے قیام کردہ ہماں قدر رکوع وہمچناں قومہ وہمچناں سجود وہمچناں جلسہ ادا فرمودہ وگاہے در یک رکعت ایں چہار سورہ[3] جمع فرمودہ وحضرت عثمان رضی اللہ عنہ در یک رکعتِ وتر تمام قرآن ختم کردہ لیکن مستحب آنست کہ ہر روز آں قدر بخواند کہ دوام بر آں تواں کرد در ماہے یک ختم کند یا دو ختم یا سہ ختم واکثر صحابہ رضی اللہ عنہم در ہفت شب ختم می فرمودند شب اول سہ سورہ بقرہ وآل عمران ونساء شب دوم پنج سورہ باز ہفت سورہ باز نہ باز یازدہ باز سیزدہ باز تا آخر قرآن وایں ختم را فمی بشوق[4] می نامند

---

[1] احتیاط۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ آنکھ ایسے وقت کھلے جب تر قضا ہو جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اول شب میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخر شب میں پڑھتے تھے۔ یازدہ۔ یعنی مع وتروں کے گیارہ رکعتیں۔ دوگانہ دوگانہ۔ یعنی دو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے۔ مجموع بیک سلام یعنی جس قدر رکعتیں پڑھیں ایک نیت سے پڑھیں اور آخر میں سلام پھیرا۔

[2] طولِ قیام۔ یعنی زیادہ دیر تک کھڑے ہو کر قرأت فرمایا کرتے تھے منشق شدہ یعنی پیروں کا ورم پھٹ جاتا تھا۔ ہماں قدر یعنی جس قدر کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے میں وقت لگتا تھا۔ رکوع، سجدے، قومہ، جلسہ میں سے ہر ایک میں اسی قدر وقت صرف فرماتے تھے۔

[3] چہار سورہ۔ یعنی سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ۔ دوام۔ ہمیشہ آں حضور نے فرمایا۔ اللہ کو وہ عبادت زیادہ پسند ہے جو برابر ادا کی جاتی رہے۔ ختم کند۔ پورا قرآن پڑھے۔ شب اول پورے قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ پہلی شب میں تین پڑھے۔ دوسری شب میں پانچ۔ تیسری شب میں سات چوتھی شب میں نو پانچویں شب میں گیارہ، چھٹی شب میں تیرہ، ساتویں شب میں چھیاسٹھ۔

[4] فمی بشوق۔ اس جملے میں ہر حرف سے اس سورت کی طرف اشارہ نکلتا ہے جس سورت سے مذکور تعداد کے مطابق پڑھنے سے ہر شب کو قرأت شروع ہوگی ف۔ سے فاتحہ مراد پہلی شب میں اس سے شروع کریگا اور سورۂ بقرہ، آل عمران نساء پڑھے گا تو اب دوسری شب میں مائدہ سے شروع کرے گا۔ میم سے اس کی طرف اشارہ ہے اور اس کو پانچ سورتیں پڑھنی ہیں تو اب تیسری شب میں سورۂ یونس سے شروع کرے گا ی سے اس کی طرف اشارہ ہے اس شب میں اس کو سات سورتیں پڑھنی ہیں تو اب چوتھی شب میں وہ بنی اسرائیل سے شروع کرے گا۔ ب سے اس کی طرف اشارہ ہے پانچویں شب میں سورۂ شعراء سے شروع کرے گا۔ ش سے اس کی طرف اشارہ ہے چھٹی شب میں والصافات سے شروع کرے گا۔ و سے اس کی طرف اشارہ ہے ساتویں شب میں سورۂ ق سے شروع کرے گا ق سے اس کی طرف اشارہ ہے۔

وقت آن بترتیل[1] خواند و مستحب آن است که نمازِ صبح بجماعت خوانده تا بلند شدنِ آفتاب در ذکر[2] مشغول باشد آں زماں دوگانہ نفل گزارد ثوابِ یک حج و یک عمرۂ کامل دریابد واگر چہار رکعت اول روز بخواند حق تعالےٰ می فرماید کہ تا آخرِ روز او را کفایت کنم و ایں را نمازِ اشراق[3] گویند و چوں آفتاب گرم شود پیش از زوال نمازِ ضحیٰ ہشت رکعت از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مروی گشتہ و بعدِ زوال پیش از ظہر چہار رکعتِ نفل مروی گشتہ و ہرگاہ وضو جدید کند تحیۃ الوضو دوگانہ سنّت است و ہرگاہ در مسجد درآید دو رکعت تحیۃ المسجد سنّت است و بعدِ عصر تا بہ مغرب در ذکرِ الٰہی مشغول ماندن سنت است ۔

مسئلہ ۔ جماعت در نفل مکروہ است مگر در رمضان سنت است کہ بست[4] رکعت بدہ سلام بگزارد با جماعت در ہر رکعت دہ آیت خواند تا در تمامِ رمضان ختمِ قرآن شود و از کسلِ قوم از یں کم نہ کند و اگر قوم راغب باشد در تمام رمضان دو ختم یا سہ ختم یا چہار ختم کند و بعدِ ہر چہار رکعت بمقدار آں چہار رکعت جلسہ کند و بذکر[5] مشغول باشد و ایں را تراویح گویند و بعدِ تراویح

---

[1] ترتیل ۔ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر حروف کی صحیح ادائگی کے ساتھ تلاوت کرنا ۔ [2] ذکر ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ عَدَدَ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّکَ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد سو سو بار پڑھنا بہت مفید ہے ۔

[3] اشراق ۔ سورج کا طلوع کرنا چونکہ یہ نماز سورج نکلے ہوتی ہے اس لیے اس کو صلوٰۃ الاشراق کہتے ہیں ۔ ہشت ۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آنحضور ؐ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھیں ۔ تحیۃ الوضو ۔ یہ دو رکعتیں غسل کے بعد بھی سنت ہیں ۔ بعد عصر چونکہ نفلیں پڑھنا جائز نہیں ہیں لہذا وظیفہ پڑھ لیا جائے

[4] بست رکعت ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی بیس رکعتیں مرّج کیں ۔ امام ابو حنیفہ ؒ سے اس کی دلیل دریافت کی گئی تو فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدعت کو رواج دینے والے نہ تھے لہذا معلوم ہوا کہ حضرت عمر کے پاس کوئی نہ کوئی دلیل موجود تھی ورنہ وہ ایسا نہ کرتے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صرف اپنا فعل بھی مانا جائے تو شاہ ولی اللہ ؒ نے تصریح کی ہے کہ خلفائے راشدین کے عمل کو سنت سے اگرچہ کم لیکن مجتہدین کے اجتہاد سے بہت بلند درجہ حاصل ہے ۔ آنحضور ؐ نے ارشاد فرمایا ۔ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کا اتباع کرو ۔ دہ آیت ۔ پورے قرآن میں حفص کی قرأت کے مطابق چھ ہزار دو سو چھتیس (۶۲۳۶) آیتیں ہیں اگر دس آیتیں ہر رکعت میں پڑھی جائیں گی تو ایک شب میں دو سو آیتیں ہوں گی ۔ اس حساب سے پورا قرآن تیس راتوں میں بھی نہ ہو سکے گا ۔ بعض بزرگ ستائیسویں شب کو شب قدر کے خیال سے ختم کرنا پسند کرتے تھے تو انھوں نے اپنے زمانے کے قرآنوں کے پانچ سو چالیس رکوع قرار دیے تھے تاکہ ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھنے سے ستائیسویں شب کو ختم ہو سکے

[5] بذکر ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۔

وتر بجماعت گزارد و سوائے رمضان وتر بجماعت مکروہ است۔

نمازِ استخارہ - اگر کارے درپیش آید سنت است کہ استخارہ کند وضو کند و دوگانہ نفل[1] گزارد و بعدِ دوگانہ حمدِ خدا و درود بر پیغمبر علیہ السلام و ایں دعا بخواند

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَقَدِّرْہُ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ اَوْ دُنْیَایَ اَوْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ ٥

نمازِ توبہ - اگر معصیتے[2] سر زند باید کہ زود وضو کند و دوگانہ نماز گزارد و استغفار کند و ازاں معصیت توبہ کند و بر گذشتہ ندامت کشد و آئندہ عزم بکند کہ باز مرتکبِ آں نہ شوم۔

نمازِ حاجت - اگر او را حاجتے پیش آید وضو کند و دوگانہ نماز گزارد و حمد و صلوٰۃ گفتہ ایں دعا بخواند۔ لَآ اِلٰہَ[3] اِلَّا اللّٰہُ

---

[1] نفل۔ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ الخ اے اللہ میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں چونکہ تو اس کو جانتا ہے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں چونکہ تیری ہر چیز پر قدرت ہے اور تجھ سے تیرا بڑا فضل چاہتا ہوں، بے شک تو قادر ہے، میں قادر نہیں۔ تو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ اور تو تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے (جس کام کے لیے استخارہ کر رہا ہے اس جگہ اس کا ذکر کرے) میرے دین اور دنیا میں اور میرے انجام کار کے لیے تو اس کام کو میرے لیے مقدر فرما دے اور اس کو میرے لیے آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں برکت دے دے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے۔ میرے دین دنیا اور انجام کار کے لیے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میرے لیے بھلائی کو مقدر فرما دے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور اس پر مجھے راضی کر دے

[2] معصیت۔ گناہ۔ استغفار کند۔ توبہ کرے جس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے :- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ تین بار پڑھے اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ ھٰذِہِ الْخَطِیْئَۃِ لَآ اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا پڑھے۔ ندامت شرمندگی عزم۔ پختہ ارادہ۔ مرتکب۔ کرنے والا

[3] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اللہ حلیم و کریم کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ خدا جو عرشِ عظیم کا رب ہے۔ برائیوں سے پاک ہے، اُس خدا کے لیے تمام تعریفیں ہیں جو دونوں جہان کا پالنے والا ہے میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب، بخشش کے ارادوں، ہر نیکی میں حصہ، ہر برائی سے بچاؤ، ہر گناہ سے سلامتی کی درخواست کرتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ جس کو تو نہ بخشے، کوئی غم جس کو تو نہ زائل کرے، کوئی قرض جس کو تو نہ ادا کرا دے، نہ چھوڑ اور کوئی ایسی ضرورت خواہ دنیا کی ہو یا دین کی جس میں تیری رضامندی ہے پورا کیے بغیر نہ چھوڑ اے ارحم الراحمین۔

اَلْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ
وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ
کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا
دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

نمازِ تسبیح صلوٰۃ التسبیح برائے مغفرتِ جمیعِ ذنوب[1] صغیرہ و

کبیرہ خطا و عمد سر و علانیہ در حدیث آمدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلّم عمِّ خود عباس را رضی اللہ عنہ آموختہ بود چہار رکعت در ہر
رکعت بعدِ قرأت پانزدہ بار سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا
اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ خواند و در[2] رکوع دہ بار و در قومہ دہ بار
و در سجدہ دہ بار و در جلسہ دہ بار و در سجدۂ دوم دہ بار و بعدِ
سجدۂ دوم نشستہ دہ بار پس در ہر رکعت ہفتاد و پنج بار و در
چہار رکعت سہ صد بار بخواند اگر مقدور داشتہ باشد این نماز ہر روز
خواندہ باشد و اگر نہ در ہفتہ یک بار و الّا در ماہے یک بار و الّا
در سالے یک بار و الّا در تمام عمر یک بار و بہتر آن است کہ در

لہ ذنوب۔ گناہ۔ خطا۔ بھول۔ عمد جان بوجھ کر۔ سِر۔ پوشیدہ۔ علانیہ ظاہر۔ عم۔ چچا۔ آموختہ۔ آنحضور نے اپنے چچا کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، چچا! تمہیں کیا ایسی چیز نہ بتادوں، نہ دے دوں جو تمہارے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کرادے اور پھر اس نماز کی پوری ترکیب بتادی۔

سہ در رکوع۔ رکوع کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ در سجدہ۔ سجدے کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ در جلسہ۔ التحیات پڑھنے کے بعد۔ بعدِ سجدہ دوم نشستہ۔ حضرت عبداللہ ابن مبارک پندرہ بار قرأت سے پہلے اور دس بار قرأت کے بعد رکوع سے پہلے تسبیح پڑھ لیا کرتے تھے اس طور پر پڑھنے سے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر تسبیح پڑھے، بدون ہر رکعت میں پچھتر اور چاروں رکعتوں میں تین سو تسبیحیں ہوجاتی ہیں۔ ہر روز۔ بہتر وقتِ زوال کے بعد فرضوں سے قبل ہے حضرت عبداللہ ابن عمر کا یہی معمول تھا۔

چہار رکعت از مُسبَّحاتؔ[1] چہار سورہ خواند و مُسبّحات ہفت سورہ است سورۂ بنی اسرائیل و حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن و اعلیٰ

نمازِ کسوف - چوں آفتاب کسوف کند سنت است کہ امامِ جمعہ دو رکعت نماز گزارد و در ہر رکعت یک رکوع کند مثلِ دیگر نمازہا و قرات بسیار دراز خواند و آہستہ، و نزدِ صاحبین جہر بقرأت کند و بعدِ نماز بذکر مشغول باشد تا کہ آفتاب روشن شود و اگر جماعت نباشد تنہا خواند دوگانہ یا چہار گانہ ہمچنیں در خسوفِ ماہ ظلمت و شدّتِ باد و زلزلہ و مانندِ آں -

طلبِ باراں - برائے استسقاءؔ[2] گاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط دعا فرمودہ و گاہے در خطبۂ جمعہ دعا کردہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے استسقاء برآمد و استغفار نمود و بس والہذا نزدِ امام اعظم رحؒ در استسقاء نماز سنتِ مؤکدہ نیست بلکہ گفتہ کہ استسقاء دعا و استغفار است و اگر نماز گزارند تنہا تنہا جائز است لیکن از نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ روایتِ صحیح در استسقاء نماز بجماعت ثابت شدہ لہٰذا ابی یوسف رحؒ و محمد رحؒ و اکثر علماء گفتہ اند کہ امام ہمراہِ جماعتِؔ[3] مسلمین بمصلّی برآید و کفار ہمراہ نباشند و امام با جماعت دوگانہ نماز

---

[1] از مسبّحات - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ، وَالْعَصْرِ، قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا منقول ہے جو آسان ہے - کسوف - سورج گرہن - یک رکوع - امام شافعی صاحب ہر رکعت میں دو رکوع مانتے ہیں - آہستہ - جیسے دن کی تمام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے - جہر - جس طرح جمعہ کی نماز میں زور سے پڑھا جاتا ہے - خسوف - چاند گرہن - ظلمت - اندھیری

[2] استسقاء - بارش مانگنا - خطبۂ جمعہ - روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی پریشانی تھی آں حضورؐ سے خطبہ کے دوران میں پریشانی کا ذکر کیا گیا آپ نے ہاتھ اٹھا کر بارش کے لیے دعا فرمائی - صحابہ کرام کا بیان ہے کہ مدینہ کا آسمان ابر سے بالکل خالی تھا آنحضورؐ کے دعا فرماتے ہی بارش شروع ہو گئی اور پورے ہفتہ بارش رہی اگلے جمعہ کو بارش کی کثرت کی شکایت پر آنحضورؐ نے دوبارہ دعا فرمائی جب بارش کا سلسلہ منقطع ہوا - و بس - یعنی نماز نہیں پڑھی -

[3] جماعتِ مسلمین - نماز کے لیے جانے سے قبل سب مسلمان گناہوں سے توبہ کریں، خیرات کریں، تین روزے رکھیں - عاجزی اور فروتنی کے ساتھ معمولی لباس میں بوڑھوں، کمزوروں اور بزرگوں کو آگے لے کر دعا کی قبولیت کے یقین کے ساتھ نماز پڑھنے جائیں -

گزارد و قرأت[1] بجہر خواند و بعدِ نماز مثلِ عید دو خطبہ خواند و استغفار کند و دعائے استسقا با دعیۂ ماثورہ[2] بخواند۔ اَللّٰھُمَّ[3] اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ مُمْرِعَ النَّبَاتِ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْزِلْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ وَنَحْوَ ذٰلِکَ و امام چادر خود گرداند[4] نہ قوم۔

مسئلہ نفل بہ شروع واجب[5] شود اگر فاسد کند دوگانہ قضا کند و نزدِ امام ابی یوسفؒ اگر نیتِ چہار گانہ کردہ بود و پیش از قعدۂ اُولیٰ فاسد کردہ چہار رکعت قضا کند و ہمیں[6] خلاف است درآنکہ چہار رکعت نفل گزارد و در ہر چہار رکعت قرأت ترک کند یا در یک رکعت از شفعۂ ثانیہ قرأت کند و بس و اگر قرأت کرد در دو رکعتِ اُولیین فقط یا در دو رکعتِ اُخریین فقط یا ترک کرد قرأت در یک رکعت از اُولیین یا در یک رکعت از اُخریین دریں چہار صورت باتفاق دوگانہ قضا کند و اگر قرأت کرد در یک رکعت از اُولیین نہ غیر آں یا در یکے از اولیین و یکے از اُخریین دریں دو صورت نزدِ محمدؒ دوگانہ قضا کند و نزدِ شیخینؒ چہار گانہ و از ترک کردنِ قعدۂ اولیٰ

[1] قرأت۔ پہلی رکعت میں سورۂ قاف یا سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر یا والغاشیہ پڑھنا مناسب ہے۔

[2] ماثورہ یعنی وہ دعائیں جو آنحضورؐ سے منقول ہیں

[3] اَللّٰھُمَّ الخ۔ اے اللہ ہمیں ایسے ابر سے سیراب فرما جو مدد گار رہو، خوشگوار ہو، شادابی پیدا کرنے والا ہو، نفع رساں ہو، نہ کہ ضرر رساں جلد ہو، نہ کہ بدیر۔ روئیدگی بڑھانے والا ہو۔ اے اللہ اپنے بندوں کو اور جانوروں کو سیراب فرما، اپنی رحمت نازل فرما اور اپنے مردہ شہر کو زندہ فرما۔

[4] گرداند۔ چادر اوڑھ کر دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جا کر بائیں نچلے کنارے کو دائیں ہاتھ سے اور دائیں نچلے کنارے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر الٹ کر اوڑھے۔ چادر کا دایاں حصہ بائیں طرف اور بایاں حصہ داہنی طرف نچلا حصہ اوپر اور اوپر کا حصہ نیچے ہو جائیگا

[5] واجب شود یعنی ابتداءً تو اس کو پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار تھا لیکن شروع کرنے کے بعد پورا کرنا ضروری ہو جائے گا۔ اب اگر نفل کی نیت سے نماز شروع کی اور کسی تعداد کی نیت نہیں کی ہے تو دو رکعتیں لازم ہوں گی اور اگر چار رکعتوں کی نیت کی تھی اور پھر نیت توڑ ڈالی تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دو کی قضا کرنی ہوگی۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چار قضا کرنی پڑیں گی۔

[6] ہمیں خلاف است۔ اس عبارت کی تشریح اور مسائل کی وضاحت صفحہ ٦٤ پر ملاحظہ فرمائیں۔

امام صاحبؒ اور امام محمد صاحبؒ کے نزدیک تو دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہے۔ لہذا ان کی صحت وفساد سے کوئی بحث نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ان کا شروع کرنا درست تھا سو اس میں کوئی فساد نہیں آیا۔ در یک از اولیین۔ سب کے نزدیک صرف دو کی قضا ضروری ہے۔ امام محمد صاحبؒ کے نزدیک تو اس لئے کہ دوسری دو رکعتوں کا تو شروع کرنا ہی صحیح نہیں لہذا ان کے صحت وفساد سے کوئی بحث نہیں امام صاحبؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح تھا سو ان کو ادا کر دیا صرف پہلی دو رکعتوں میں فساد پیدا کیا ان کی قضا کرے گا۔ در یک از آخرین۔ سب کے نزدیک دوسری دو رکعتوں کو شروع کرنا صحیح ہوا اور صرف انہی میں خرابی پیدا کی تو انہی کی قضا ضروری ہوگی۔

نہ خیر آں۔ تو امام صاحبؒ کے نزدیک تحریمہ باطل ہو گیا۔ دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہوا۔ لہذا ان کی قضا کا سوال نہیں۔ امام صاحبؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ان کا شروع کرنا درست ہوا پھر ان میں بھی فساد پیدا کر دیا لہذا چاروں رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ یا در یکے۔ امام محمدؒ کے نزدیک تحریمہ باطل ہو گا۔ لہذا صرف پہلی دو رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ امام صاحبؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تحریمہ باطل نہیں ہوا۔ لہذا چاروں کی قضا ضروری ہے

شیخین یعنی امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ

سه لازم آید۔ چونکہ نذر سے نفل ذمہ میں واجب ہو گئے، حیض کی وجہ سے ادا نہ ہو سکے، پاک ہونے کے بعد قضا کرنا ضروری ہے۔

نزدِ محمدؒ نماز باطل شود و نزدِ شیخینؒ باطل نہ شود بلکہ سجدۂ سہو لازم آید اگر سہواً ترک کردہ۔

مسئلہ۔ اگر نذر کرد کہ فردا نماز نفل گزارم یا روزہ دارم پس حائضہ شد قضا لازم آید۔

مسئلہ۔ نفل نشستہ بے عذر باوجود قدرت بر قیام جائز است لیکن نشستہ بے عذر خواندن ثوابِ یک درجہ دارد و

(بقیہ ص ٦٣) سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ قرأت کے چھوڑنے کی وجہ سے اگر پہلی دو رکعتوں میں فساد آگیا ہے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کی تحریمہ باطل نہ ہوگی اور دوسری دو رکعتوں کو شروع کرنا صحیح سمجھا جائے گا اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں بھی قرأت چھوڑی ہے تو تحریمہ باطل ہو جائے گی اور دوسری دو رکعتوں کو شروع کرنا صحیح نہ سمجھا جائے گا۔ امام اعظمؒ کے نزدیک اگر پہلی دونوں رکعتوں میں قرأت چھوڑنے کی وجہ سے فساد پیدا ہوا ہے تو تحریمہ باطل ہو جائے گی اور دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح نہ ہوگا اور اگر صرف ایک رکعت میں قرأت ترک کی ہے تو تحریمہ باطل نہ ہوگی اور دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح ہوگا۔ اب اگر کسی نے نفلوں کی چاروں رکعتوں میں قرأت نہ کی اور دوسری دو رکعتوں میں صرف ایک میں قرأت کی تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صرف دو رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی اس لیے کہ تحریمہ باطل ہو چکی ہے اور چونکہ دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا لہذا ان کے لازم ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چونکہ تحریمہ باطل نہیں ہوئی لہذا دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح ہو گیا۔ اب چونکہ ان کو قرأت نہ کر کے فاسد کیا ہے لہذا ان کی بھی قضا ضروری ہوگی۔ اُولیین فقط۔ سب کے نزدیک صرف آخری دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے اس لیے کہ ان کا شروع کرنا صحیح تھا اور پھر فاسد کر دیا ہے۔ آخرین فقط۔ سب کے نزدیک دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے

ترکِ قرأت کی جدول

(خ) سے رکعت کے قرأت سے خالی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ (ق) سے مراد قرأت ہے۔ (اولیین) پہلی دو رکعتیں (اخرین) سے اخیر کی دو رکعتیں مراد ہیں۔ (شیخین) سے امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ مراد ہیں۔ (طرفین) سے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ مراد ہیں۔ (صاحبین) سے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ مراد ہیں۔ (بالاجماع) سے تینوں امام مراد ہیں۔

تعداد صور	رکعت اول	رکعت دوم	رکعت سوم	رکعت چہارم	بیان لزوم قضائے رکعات
۱	خ	خ	خ	خ	اولیین نزد طرفین ہرچہار نزد ابی یوسف رح
۲	خ	ح	ق	خ	اولیین نزد طرفین ہرچہار نزد ابی یوسف رح
۳	خ	خ	خ	ق	اولیین نزد طرفین ہرچہار نزد ابی یوسف رح
۴	ق	ق	خ	خ	اخیرین بالاجماع
۵	خ	خ	ق	ق	اولیین بالاجماع
۶	خ	ق	ق	ق	اولیین بالاجماع
۷	ق	خ	ق	ق	اولیین بالاجماع
۸	ق	ق	خ	ق	اخیرین بالاجماع
۹	ق	ق	ق	خ	اخیرین بالاجماع
۱۰	ق	خ	خ	خ	ہرچہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمد رح
۱۱	خ	ق	خ	خ	ہرچہار نزدِ شیخین اولیین نزدِ امام محمد رح
۱۲	ق	خ	ق	خ	ہرچہار نزدِ شیخین اولیین نزدِ امام محمد رح
۱۳	خ	ق	خ	ق	ہرچہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمد رح
۱۴	ق	خ	خ	ق	ہرچہار نزدِ شیخین اولیین نزدِ امام محمد رح
۱۵	ح	ق	ق	خ	ہرچہار نزدِ شیخین اولیین نزدِ امام محمد رح

واستاده خواندن [۱] دو درجه واگر استاده شروع کرد ونشسته تمام کرد ہم جائز است لیکن باکراہت مگر بہ عذرِ ماندگی وہم جائز است بہ سببِ ماندگی تکیہ بر دیوار کردن در نفل۔

مسئلہ۔ نفل گزاردن براسپ یا شتر یا مانندِ آں خارجِ مصر جائز است باشارہ رکوع وسجود کند ہر سو کہ رُو کند مرکوبِ او۔

مسئلہ۔ اگر شروع کرد براسپ پس برزمین آمد ہماں نماز بارکوع وسجود تمام کند ونزدِ ابی یوسفؒ نماز از سر گیرد واگر برزمین نماز شروع کرد پس تر سوار شد نمازش باتفاق باطل شد بنا نہ کند۔

فصل۔ سجودِ تلاوت واجب شود بر کسے کہ آیتِ سجدہ بخواند یا بشنود اگرچہ [۲] قصدِ شنیدن نہ کردہ باشد۔

مسئلہ۔ از خواندنِ امام اگرچہ آہستہ خواند بر مقتدی سجدہ واجب شود واز خواندنِ مقتدی بر کسے واجب نہ شود مگر بر کسے کہ خارجِ نماز باشد واز وی بشنود وہمچنیں کسے کہ در رکوع یا سجود یا قومہ یا جلسہ آیۂ سجدہ خواندہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر کسے خارجِ نماز آیۂ سجدہ خواند ومصلی بشنید

---

[۱] دو درجہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے والے سے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کو دوگنا ثواب ملے گا۔ مگر یعنی پھر مکروہ بھی نہیں ہے۔ دیوار۔ یا مثلاً ستون لاٹھی وغیرہ۔ نفل۔ یعنی بدون کسی مجبوری کے اور مجبوری میں فرض بھی درست ہیں۔ ہر سو۔ نماز شروع کرتے ہوئے بھی قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں ہے رواں کشتی میں مجبوری کی صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے لیکن نماز میں قبلہ رو ہونا ضروری ہے۔ ریل کا حکم بھی کشتی کا سا ہے۔ مرکوب۔ یعنی سواری کا جانور۔ تمام کند۔ اگرچہ شروع میں بیٹھ کر اشاروں سے ادا کی ہے۔ بنا نہ کند۔ یعنی بقیہ کو تمام نہ کرے بلکہ از سر نو پڑھے۔ سجود تلاوت۔ وہ سجدے جو قرآن کی تلاوت سے خاص خاص آیتوں پر کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ سجدے امام صاحب کے نزدیک واجب ہیں اور کل قرآن میں چودہ ہیں۔ آیت۔ آیت کا اکثر حصہ تلاوت کرنے سے جبکہ سجدہ کے حروف بھی تلاوت کیے ہوں سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

[۲] اگرچہ۔ مثلاً کہیں سے گزر رہا تھا اور پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھ دی۔ آہستہ خواند یعنی سِرّی نماز میں۔ بر کسے۔ یعنی نہ خود اس پر نہ امام اور دوسرے مقتدیوں پر۔

بعدِ نماز سجدہ کند واگر در نماز آں سجدہ کند[1] روا نباشد لیکن نماز باطل نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر امام آیۂ سجدہ خواند و کسے خارجِ نماز آں را بہ شنید پستر باآں امام اقتدا کرد اگر پیش از سجدہ کردنِ امام اقتدا کرد ہمراہِ امام سجدہ کند واگر بعد سجدہ کردنِ امام در ہماں رکعت داخل شد اصلا سجدہ نہ کند واگر در رکعتِ دیگر داخل شد بعد نماز سجدہ کند کسے کہ اقتدا نہ کردہ۔

مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت کہ در نماز واجب شدہ بعدِ[2] نماز قضا نہ شود

مسئلہ۔ اگر کسے آیۂ سجدہ خارجِ نماز خواند و سجدہ نہ کرد پس در نماز شروع کرد و باز ہماں آیۂ خواند یک[3] سجدہ کفایت کند واگر سجدہ کرد پس در نماز شروع کرد و باز ہماں آیۂ خواند باز سجدہ کند۔

مسئلہ۔ اگر شخصے در مجلسے یک آیۂ سجدہ بارہا خواند یک سجدہ کفایت کند واگر آیۂ دیگر خواند یا مجلسے دیگر شد سجدۂ دیگر کند واگر مجلسِ تلاوت کنندہ متحد است و مجلس سامع غیر متحد بر

[1] روا نہ باشد۔ وہ سجدہ ادا نہ ہوگا نماز سے فارغ ہوکر ادا کرنا پڑے گا۔ اصلاً سجدہ نہ کند۔ جب کہ یہ اسی رکعت میں شریک ہوگیا ہے جس میں امام نے سجدہ ادا کیا ہے تو اس رکعت کی وہ چیزیں جو امام نے کی ہیں اس کی طرف سے بھی سمجھی جائیں گی۔ بعد نماز سجدہ۔ اس لیے کہ امام نے اس سے پہلے جو کچھ ادا کیا ہے وہ اس کی جانب سے نہ سمجھا جائے گا

[2] بعد نماز قضا نہ شود۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو سجدہ تلاوت نماز میں ادا ہوتا ہے وہ اس سجدہ تلاوت سے افضل ہے جو نماز سے خارج ادا کیا جاتا ہے۔ تو نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہوا وہ افضل ہے لہذا اس سجدہ سے اس کی ادائیگی نہ ہو سکے گی جو نماز سے باہر ادا کیا جا رہا ہے۔

[3] یک سجدہ کفایت کند۔ چونکہ یہ نماز کے اندر کا سجدہ اس سجدہ سے افضل ہے جو باہر واجب ہوا لہذا اس کی ادائیگی اس افضل کے ضمن میں ہو جائے گی

در مجلسے۔ ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کئی بار پڑھنے سے بھی ایک سجدہ واجب ہوتا ہے ہاں اگر مجلس بدل جائے یا آیت بدل جائے تو پھر ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔ متحد است یعنی مجلس نہیں بدلی۔ غیر متحد یعنی مجلس بدل گئی۔

تلاوت کنندہ یک سجدہ واجب شود و بر سامع دو سجدہ و بہ عکس[1] آں اگر مجلسِ سامع متحد باشد نہ مجلسِ تلاوت کنندہ۔

مسئلہ۔ کیفیتِ سجدہ آنست کہ با شرائطِ نماز تکبیر گویاں بہ سجدہ رود و تسبیحات گوید و تکبیر گویاں از سجود سر بردارد و تحریمہ و تشہد و سلام در سجدۂ تلاوت نیست۔

مسئلہ۔ مکروہ است کہ تمام سورہ خواند و آیتِ سجدہ نخواند و بعکس مکروہ نیست و یک دو آیہ با آیہ سجدہ ضم کردہ خواندن بہتر است و بہتر آن است کہ آیہ سجدہ آہستہ خواند تا بر سامعان سجدہ واجب نہ شود۔

کتاب الجنائز

موت را ہمیشہ یاد داشتن و وصیت نامہ بما وَجَبَ بِہِ الْوَصِیَّۃُ ہمراہ داشتن مستحب است و در وقتِ غلبۂ ظن بموت واجب است در حدیث است کہ ہر کہ ہر روز بست مرتبہ موت را یاد کند درجۂ شہادت یابد۔

مسئلہ۔ چوں مسلمان مشرف[2] بہ مرگ شود تلقینِ شہادتین

---

[1] بہ عکس آں۔ یعنی سننے والے پر ایک سجدہ اور پڑھنے والے پر اتنے سجدے واجب ہوں گے جتنی بار اس نے پڑھا ہے۔ آہستہ خواند۔ جبکہ سامعین سجدہ کے لیے تیار نہ ہوں۔ ما وَجَبَ بالوصیۃ وہ باتیں جن کا ورثا کو بتانا ضروری ہے۔ مثلاً لوگوں کا قرضہ وغیرہ یا نماز روزے کا فدیہ۔ غلبۂ ظن بموت۔ جس وقت مرنے کا زیادہ گمان ہو۔

[2] مشرف۔ یعنی قریب۔ تلقین۔ کہلوانا۔

کرده شود و سورهٔ یٰسین بر سرش خوانده[1] شود و چوں بمیرد دہن و چشمِ او پوشیده شود و در دفنِ او شتابی کرده شود۔

مسئلہ۔ چوں غسل داده شود تختہ را بہ عود سوز سہ بار تجمیر کند و مُرده را برہنہ کرده عورتِ او پوشیده بروے بیارد و نجاستِ حقیقی پاک کرده بے آنکہ آب در دہن و بینیِ او کرده شود وضو کنانیده بآبے کہ اندکے در آں برگِ کنار یا مانندِ آں جوش داده باشد غسل داده شود و موئے ریش و موئے سر را بگلِ خیرو یا مانندِ آں بشوید اول بر پہلوئے چپ غلطانیده بشوید بر پہلوئے راست غلطانیده بشوید تا کہ آب رواں شود و تکیہ داده شکمِ او را آہستہ بمالد اگر چیزے بر آید پاک کند و اعادهٔ غسل ضرور نیست پس از پارچہ خشک کرده خوشبو بر سر و ریش و کافور بر اعضائے سجدهٔ او بمالد و کفن پوشاند مرد را سہ پارچہ مسنون است بقولِ ابی حنیفہؒ یکے کفنی تا نصفِ ساق و دو چادر از سر تا قدم و در حدیثِ صحیح آمده کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در سہ چادر کفن داده شد قمیص در آں نبود و دستار بستن بدعت[3] است و اگر سہ پارچہ میسر نہ شود دو پارچہ کفن کفایت است و حمزه رضی اللہ تعالےٰ عنہ در یک چادر

---

[1] خوانده شود۔ اور اس کو داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر دینا چاہیے یا چت کر دیا جائے اور سر قبلہ کی طرف کر کے سر اٹھا دینا چاہیے۔ دہن۔ یعنی ڈھاٹا باندھ دینا چاہیے۔ تجمیر۔ دھونی دینا۔ عورت مرد کا ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ۔ بروے۔ یعنی تختے پر۔ بے آنکہ۔ البتہ بھیگے ہوئے کپڑے سے منہ اور ناک صاف کر دی جائے البتہ اگر مرده جنبی یا حائضہ ہے تو کلی وغیره کرا ہی دینا چاہیے۔ برگِ کنار بیری کے پتے۔ مانندِ آں۔ مثلاً صابون

[2] گلِ خیرو خطمی۔ اعاده۔ لوٹانا۔ اعضاء سجده۔ جو اعضاء سجده کرتے ہیں زمین پر ٹکتے ہیں۔ سہ پارچہ۔ سب سے پہلے اس چادر کو پھیلائیں جس کو لفافہ کہتے ہیں اس پر اس چادر کو بچھائیں جس کو ازار کہتے ہیں اس کے بعد کفنی پہنا کر ازار کا بایاں حصہ لپیٹیں پھر دایاں۔ اور پھر لفافہ کے بائیں حصہ کو لپیٹیں اور پھر دائیں کو تاکہ دایاں پلو اوپر رہے۔

[3] بدعت است۔ یہ ثابت نہیں ہے کہ آں حضورؐ کے کفن میں دستار تھی حمزه رضی اللہ عنہ آں حضورؐ کے چچا جو احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

دفن کردہ شد کہ اگر سری پوشید پا برہنہ می شد و اگر پا می پوشید از جانبِ سر کوتاہی می کرد آخر بحکمِ آں سرور علیہ السلام بجانبِ سر[1] کشیدند و برپا گیاہ انداختند و زن را دو پارچہ زیادہ دادہ شود یکے دامنی کہ موئے سر بداں پیچیدہ بر سینہ بنہند و یکے سینہ بند از بغل تا زانو و اگر میسّر نہ شود سہ پارچہ کفن کفایت است و عند الضرورت ہر چہ بہم رسد۔

مسئلہ ۔ مردہ مسلمان را غسل و کفن دادن و نمازِ جنازہ خواندن و دفن کردن فرضِ کفایت است و بدونِ غسل و کفن نمازِ جنازہ صحیح نیست

مسئلہ ۔ برائے امامتِ نمازِ جنازہ پادشاہ اولیٰ است پستر قاضی پستر امامِ محلہ پستر ولیِ میّت اقرب پس اقرب لیکن پدرِ میت برائے امامت از پسرش اولیٰ است ۔

مسئلہ ۔ نمازِ جنازہ چہار تکبیر[2] است بعدِ تکبیرِ اُولیٰ سُبحانکَ اللّٰھُمَّ تا آخر خواند نزدِ امامِ اعظمؒ سورۂ فاتحہ خواندن در نمازِ جنازہ مشروع نیست و اکثر علماء برانند کہ فاتحہ ہم بخواند و بعدِ تکبیرِ دوم درود بر پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم خواند و بعدِ سوم برائے میّت

[1] بجانبِ سر۔ یعنی چادر سے سر ڈھانپا گیا۔ گیاہ۔ یعنی اذخر گھاس۔ عند الضرورۃ مجبوری میں۔ کفایت است۔ یعنی کچھ مسلمانوں نے بھی کر لیا تو سب سبکدوش ہو جائیں گے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ ولی اقرب قریبی رشتہ دار۔ پدر۔ یعنی میت کا باپ بیٹے کے اعتبار سے جنازہ کی نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق ہے۔

[2] چہار تکبیر۔ جن میں سے صرف پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھائے۔ سورۂ فاتحہ اگر دعا کے طور پر پڑھی جائے تو مناسب ہے۔

وجمیع مسلمانان دعا خواند اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا اِلٰی اٰخِرِہٖ[1] و
بر جنازہ طفل بخواند اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا و بعدِ تکبیر چہارم
سلام گوید۔

مسئلہ۔ ہر کہ بعدِ تکبیرِ امام حاضر شود ہر گاہ[2] امام تکبیر دیگر
گوید ہمراہِ او تکبیر گفتہ داخلِ نماز شود و بعدِ سلام امام تکبیرات
اوّل کہ فوت شدہ قضا کند و نزدِ ابی یوسفؒ انتظارِ تکبیر دیگر
امام ضرور نیست مانندِ کسے کہ وقتِ تحریمہ امام حاضر باشد و ہمراہِ
امام تکبیرِ تحریمہ نگفت و نمازِ جنازہ سوار بر اسپاں جائز نیست۔

مسئلہ۔ نمازِ جنازہ در مسجد مکروہ است

مسئلہ۔ نماز بر مُردہ غائب و بر عضوے کمتر از نصف
روا نیست۔

مسئلہ طفل بعدِ ولادت اگر آواز[3] کرد بر آں نماز کردہ
شود و الّا نہ۔

مسئلہ۔ طفلے کہ از دار الحرب بدونِ مادر و پدر بندی
کردہ شد و یا یکے از پدر و مادرش مسلمان شد یا خود عاقل بود

---

[1] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ۔ اے اللہ ہمارے موجود، غائب، چھوٹے، بڑے، مرد، عورت کی مغفرت فرما دے۔ اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے۔ اس کو اسلام پر زندہ رکھ، جس کو تو مارے اس کو ایمان پر موت دے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ۔ اے اللہ اس کو ہمارا پیشرو بنا دے، اے اللہ اس کو ہمارا سفارشی بنا دے اور اس کو ایسا بنا دے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہو۔ اگر لڑکی ہے تو اِجْعَلْہُ کی بجائے اِجْعَلْھَا اور بجائے شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے۔

[2] ہر گاہ۔ یعنی انتظار کرے اور جب امام کوئی تکبیر کہے تو پھر اس کے ساتھ شریک ہو۔ قضا کند۔ یعنی وہ تکبیریں جو امام کے ساتھ سے چھوٹ گئی ہیں امام کے فارغ ہونے کے بعد ادا کرے۔ جائز نیست یعنی بلا ضرورت گھوڑوں پر سوار ہو کر یا بیٹھ کر نمازِ جنازہ ادا نہ ہوگی۔ مسجد جس میں پنج وقتہ نمازیں پڑھی جاتی ہوں۔ غائب۔ یعنی اگر جنازہ موجود نہیں ہے تو نماز درست نہیں ہے۔ کمتر از نصف اگر مع سر کے آدھا دھڑ ہو تو نماز درست ہوگی۔

[3] آواز کرد یعنی کوئی ایسی علامت پائی گئی ہو جس سے معلوم ہوا کہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ دار الحرب۔ کفار کا ملک۔ بندی۔ قیدی عاقل۔ یعنی اچھے برے کو سمجھنے والا۔

ومسلمان شد دریں ہر سہ صورت[1] اگر آں طفل بمیرد نماز بر وے کردہ شود۔

مسئلہ۔ سنت آنست کہ جنازہ را چہار کس بردارند و جلد رواں شوند نہ پویاں وہمراہیانش پسِ جنازہ رواں شوند و تاکہ جنازہ بر زمیں نہادہ نہ شود نہ نشینند۔

مسئلہ۔ لحد در قبر کردہ شود و میت را از جانبِ قبلہ داخلِ قبر کردہ شود و وقتِ نہادن بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ[2] گفتہ شود و روے بسوئے قبلہ کردہ شود و قبرِ زن پوشیدہ شود وخشتِ خام یانَے نہادہ خاک انباشتہ شود و قبر مثل کوہانِ شتر کردہ شود وخشتِ پختہ و چونہ و چوب دراں کردن مکروہ است

مسئلہ۔ آنچہ بر قبورِ اولیا، عمارتہائے رفیع بنا می کنند و چراغاں روشن می کنند وازیں قبیل ہرچہ می کنند حرام است یا مکروہ۔

مسئلہ۔ اگر بدونِ خواندنِ نمازِ جنازہ مردہ دفن کردہ شد بر قبر نمازِ جنازہ خواندہ شود تا سہ روز و بعدِ سہ روز نماز بر قبر جائز نیست نزدِ امام اعظمؒ و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ہفت سال قریب وفاتِ خود بر شہدائے اُحد نمازِ جنازہ[3] خواندہ شاید کہ

---

[1] ہر سہ صورت۔ یعنی ماں باپ کے ساتھ قید ہو کر آیا ہو یا ماں باپ میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو گیا ہو یا بچہ سمجھ بوجھ کر مسلمان ہوا ہو۔ نہ پویاں۔ یعنی نہ جنازہ کو بہت آہستہ آہستہ لیکر چلنا چاہیے۔ نہ بہت تیز۔ پسِ جنازہ۔ یعنی جنازہ کے پیچھے رہیں اور آہستہ آہستہ ذکرِ خداوندی کرتے چلیں۔ نہ نشینند۔ جب جنازہ کاندھوں سے اتار دیا جائے تو پھر کھڑے بھی نہ رہیں۔ لحد۔ بغلی۔

[2] بسم اللہ۔ یعنی ہم اس مردے کو اللہ کے نام کے ساتھ رسول اللہ کی ملت کے مطابق سپرد کرتے ہیں۔ خشتِ خام۔ کچی اینٹ جس کو آگ میں نہ پکایا گیا ہو۔ نَے۔ نرسل۔ انباشتہ شود۔ دفن کرنے والوں کو چاہیے کہ ہر آدمی تین لپ بھر کر مٹی دے۔ پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھے۔ عمارتہائے رفیع۔ بلند عمارتیں جیسے اس زمانہ کے قبے۔ وازیں قبیل۔ جیسے چادر، اغلاف یا سائبان۔ سہ روز یعنی جب تک مردے کا جسم سڑا گلا نہ ہو۔ بعض علماء دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنے کے قائل ہیں اور اس کی یہ صورت ہے کہ مردہ کو خطاب کرکے پڑھا جائے يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اُذْكُرْ دِيْنَكَ الَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ وَقُلْ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا۔

[3] نمازِ جنازہ۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ نماز نہ تھی بلکہ صرف دعا تھی بخصوصیت۔ اس مشاہدہ کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض مردے سالوں بعد بھی بعینہٖ اسی حالت میں دیکھے گئے ہیں جس حالت میں ان کو دفن کیا تھا اور شہداءِ اُحد کے بارے میں تاریخی ثبوت ہے کہ ان میں سے بعض کے جسموں کو منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئی تو ان کے جسم میں کسی قسم کا تغیّر نہیں پایا گیا۔

این خصوصیتِ شہداء باشد کہ بدنِ آنہا منفسخ نمی شود۔

فصل ۔ در شہید کسے کہ از دستِ اہلِ حرب[1] یا اہلِ بغی یا قُطّاعُ الطریق کشتہ شد یا در جنگ گاہ یافتہ شد بروَے اثرِ قتل است یا اورا مسلمانے بہ ظلم کشتہ و دیت از قتلِ او واجب نہ شد و آں کس طفل یا دیوانہ یا مجنب یا زنِ حائضہ نبست وپیش از مُردن از خوردن یا آشامیدن یا علاج کردہ شدن یا بیع یا شراء یا وصیت کردن منتفع نہ شدہ و نمازے بعد زخمی شدن بروَے فرض نہ شدہ آں کس شہید است او را غسل نہ باید داد و در پارچہ[2] بدنش دفن باید کرد لیکن بروَے نماز باید خواند و اگر این شروط نیافتہ شد وظلماً کشتہ شد اگرچہ ثوابِ شہادت یابد لیکن غسل وکفن دادہ شود و اگر در حدّ[3] یا قصاص کشتہ شد شہید نیست غسل دادہ شود و بروَے نماز خواندہ شود و اگر قاطعِ طریق یا باغی کشتہ شد غسل دادہ شود و نماز بروَے نخواندہ شود۔

فصل در ماتم۔ اگر زنے را شوہر فوت شود بروَے ماتم کردن تا چہار ماہ دہ روز ایامِ عدت واجب است زینت نہ کند و پوشیدنِ پارچہ معصفر و زعفرانی و استعمالِ خوشبو و روغن و

---

[1] اہلِ حرب۔ یعنی کفار کا وہ لشکر جو مسلمانوں کے لشکر سے برسرِ پیکار ہو۔ اہلِ بغی۔ یعنی وہ مسلمان جو کسی برحق خلیفہ سے برسرِ پیکار ہوں۔ قُطّاع الطریق۔ ڈاکو۔ اثرِ قتل۔ جس سے معلوم ہو کہ وہ اپنی طبعی موت نہیں مرا ہے۔ دیت یعنی مال۔ واجب نہ شد۔ بلکہ قاتل پر قصاص واجب ہوا ہو یعنی قاتل نے اس کو عمداً قتل کرنے والے آلے سے قتل کیا ہو۔ مجنب۔ بے غسل۔ از خوردن۔ یعنی دنیاوی کوئی نفع نہ اٹھایا ہو بلکہ فوراً ہی مر گیا ہو۔ نمازے۔ یعنی اس قدر بھی نہ زندہ رہا ہو کہ اس پر کوئی نماز فرض ہو جاتی۔ غسل نہ باید داد۔ شہدائے اُحد کو نہ غسل دیا گیا اور نہ ان کا لباس تبدیل کیا گیا۔ بلکہ ان ہی خون آلود کپڑوں میں دفن کر دیا گیا۔

[2] پارچہ بدنش۔ البتہ اگر وہ کم ہوں تو اضافہ کر دیا جائے۔ اور زیادہ ہوں تو کم کر دیے جائیں۔ ظلماً کشتہ شد۔ مثلاً کسی سڑک پر مقتول پایا گیا اور قاتل کا پتہ نہ چلا یا ایسے طور پر قتل کیا گیا ہو کہ قاتل پر قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہوتی ہے یا زخمی ہونے کے بعد اس نے دنیوی منافع حاصل کر لیے ہیں

[3] حد۔ مثلاً زنا کی سزا میں مارا گیا۔ قصاص کسی کو قتل کیا تھا اس کے عوض قتل کیا گیا ہے۔ ماتم۔ سوگ۔ فوت شود مر جائے۔ زینت۔ مثلاً زیور یا ریشمی لباس پہننا معصفر۔ کسمب کے پھولوں کے رنگ سے رنگا ہوا

سُرمہ و حنا[1] ترک کند مگر بعذر و از خانۂ شوہر بر نیاید مگر روزانہ برائے ضرورت وشبانہ ہماں جا باشد مگر در صورتے کہ بجبر از خانہ بدر کردہ شود یا خانہ منہدم شود یا خوف کند بر نفس یا بر مالِ خود و اگر سوائے شوہر دیگرے از اقربائے زن فوت شود سہ روز ماتم کردن جائز است و زیادہ از سہ روز حرام است۔

مسئلہ۔ غم کردن بدل و گریستن از چشم بر مُردہ جائز است و آواز بلند کردن در گریہ و نوحہ کردن و گریبان چاک کردن و بر سَر و رُو زدن حرام است

مسئلہ۔ اکثر احادیثِ صحاح دلالت دارند بر آنکہ میت بہ سببِ نوحہ[2] کردنِ اہلِ او عذاب کردہ می شود و دریں باب علماء را اقوال مختلف اند۔ و مختار نزدِ فقیر آنست کہ اگر مردہ در حالتِ حیاتِ[3] خود بنوحہ عادت داشتہ باشد یا بداں وصیت کردہ باشد یا بداں راضی باشد یا می دانست کہ اہلِ من بر من نوحہ می خواہند کرد و آنہا را ازاں منع نہ کرد دریں صورتہا میت عذاب کردہ شود بنوحہ اہلِ او و الّا عذاب نہ کردہ شود

مسئلہ۔ سنت آنست کہ در مصیبت انا للہ و انّا

---

[1] حنا۔ مہندی۔ بعذر۔ کسی بیماری کی وجہ سے ان چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہو۔ روزانہ۔ دن میں۔ ضرورت۔ بازار سے سودا لاکر دینے والا کوئی نہیں ہے۔ منہدم شود۔ گر جائے۔ بر مالِ خود یعنی شوہر کا گھر ایسی جگہ ہے کہ تنہائی میں یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اس عورت کو مار ڈالے گا یا اس کا مال چرالے گا۔ اقربا۔ رشتہ دار۔ از سہ۔ ہاں اگر طرفین میں سے کوئی سفر میں ہوگا اور تین روز کے بعد واپس آیا ہو تو تعزیت کی جاسکتی ہے۔

[2] نوحہ کردن۔ یعنی آواز سے رونا۔ احادیثِ صحاح۔ صحیح حدیثیں۔ حدیث میں آیا ہے: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ یعنی مُردہ کو اہلِ میت کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ مختلف اند۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ اہلِ میت کے رونے سے مُردے کے عذاب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

[3] حیات۔ زندگی۔ وصیت کردہ۔ یعنی ورثاء سے کہہ کر مرا ہو کہ میرے اوپر خوب نوحہ کرنا۔ عذاب کردہ شود۔ چونکہ ان تمام صورتوں میں ان کے نوحہ کرنے کی ذمہ داری اس مُردے پر آتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ الخ۔ ہم سب خدا کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف واپس ہونے والے ہیں۔

اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ گوید وصبر کنند۔

مسئلہ طعام فرستادن برائے اہلِ میت روزِ مصیبت سنّت است۔

فصل ۔ زیارت[1] قبور مرداں را جائز است نہ زناں را وسنّت آنست کہ در مقابر رفتہ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ[2] یَا اَھۡلَ الۡقُبُوۡرِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡتُمۡ لَنَا سَلَفٌ وَنَحۡنُ لَکُمۡ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ یَرۡحَمُ اللّٰہُ الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنَّا وَالۡمُسۡتَاخِرِیۡنَ اَسۡاَلُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمُ الۡعَافِیَۃَ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمۡ وَیَرۡحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمۡ گوید از امیر المؤمنین سیّدنا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مروی است از پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کہ ہر کہ بمقابر گزرد و قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یازدہ بار خواندہ بہ مُردگاں بہ بخشد موافق[3] شمارِ مردگاں اورا ہم ثواب دادہ شود و از ابی ہریرہؓ مروی است مرفوعاً کہ ہر کہ فاتحہ واخلاص وسورۂ تکاثر خواندہ برائے مُردگاں ثواب آں گرداند مردگاں برائے او شفیع باشند واز انسؓ است مرفوعاً کہ ہر کہ سورۂ یٰسین در مقابر بخواند آنہا را تخفیف[4] کند حق تعالےٰ وایں را ثواب بعددِ آنہا باشد۔

---

[1] زیارت ۔ قبر کے پاس پہنچ کر اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا اَھۡلَ الۡقُبُوۡرِ الخ پڑھے اور مردوں کے لیے مغفرت کی دعا کرے موت کو یاد کر کے اپنا انجام سوچے، قبر یا اس کے اطراف میں سے کسی چیز کو نہ چھوئے نہ بوسہ دے۔ نہ وہاں کھاتے پیے نہ سوئے نہ چراغاں کرے اور نہ گلنئے بجائے۔ قبر کا طواف کرنا یا قبر کو سجدہ کرنا شرک و کفر کا سبب ہے۔

[2] اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ الخ ۔ اے مسلمان و مومن قبر والو! تم پر سلام ہے۔ تم ہمارے پیش رو ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں اور ہم انشاء اللہ تمہارے پاس پہنچتے ہیں خدا ہم میں سے ان پر بھی رحم کرے جو پہلے پہنچے ہیں اور ان پر بھی جو بعد میں پہنچنے والے ہیں۔ میں اللہ سے تمہارے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں ۔ خدا ہماری تمہاری مغفرت کرے اور ہم پر اور تم پر رحم کرے۔

[3] موافق شمار یعنی اس کے پڑھنے کا ثواب جس قدر مُردوں کیلئے گا اس کو بھی اسی قدر ملے گا۔ مرفوعاً یعنی حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضورؐ سے یہ بات نقل کی ہے۔ شفیع ۔ سفارش کرنے والا ۔ مقابر ۔ قبرستان

[4] تخفیف کند ۔ یعنی مُردوں سے عذاب کی کمی ہوتی ہے۔

مسئلہ۔ اکثر محققین برآنند کہ اگر کسے مردہ را ثواب نماز یا روزہ یا صدقہ یا دیگر عباداتِ[۱] مالی یا بدنی بہ بخشند می رسد۔

مسئلہ۔ سجدہ کردن بسوئے قبورِ انبیاء و اولیاء و طواف گردِ قبور کردن و دعا از آنہا خواستن و نذر برائے آنہا قبول کردن حرام است بلکہ چیزہا ازاں بکفر می رسانند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بر آنہا لعنت گفتہ و ازاں منع فرمودہ و گفتہ کہ قبرِ مرا بُت[۲] نہ کنند۔

کتابُ الزکوٰۃ

رُکنِ[۳] دوم از ارکانِ اسلام زکوٰۃ است چوں بعضے قبائلِ عرب بعدِ وفاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواستند کہ زکوٰۃ نہ دہند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قصدِ جہاد با آنہا فرمود و بر آں اجماع منعقد شد منکرِ وجوبِ زکوٰۃ کافر است و تارکِ آں فاسق۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ واجب است بر ہر مسلم عاقل بالغ کہ مالکِ نصاب باشد و فارغ باشد آں نصاب از حوائجِ[۴] اصلیہ و دَین و نامی باشد بروئے سال تمام گذشتہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر بعدِ ملکِ نصاب پیش از تمام سال زکوٰۃ

---

[۱] عبادت مالی۔ جو عبادت مال کے ذریعہ ادا ہو جیسے زکوٰۃ۔ عبادت بدنی۔ جو عبادت بدن کے ذریعہ ادا ہو جیسے نماز۔ طواف چکر لگانا۔ چیزہا۔ مثلاً عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا۔ بت نہ کنند۔ مشرک لوگ بتوں کا چکر کاٹتے ہیں۔ ان پر نذریں چڑھاتے ہیں۔

[۲] رکن دوم۔ پہلا رکن نماز ہے قرآن پاک میں بیاسی جگہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ نہ دہند۔ کچھ قبائل تو اسلام سے پھر گئے تھے۔ کچھ نے یہ کہا تھا کہ ہم اپنی زکوٰۃ نکال کر خود صرف کر دیا کریں گے خلیفہ کو نہ دیں گے۔ کافر است۔ خواہ نماز پڑھے اور کلمہ شہادت پڑھے۔ تارک۔ یعنی جو زکوٰۃ کو واجب مانتا ہے لیکن ادا نہیں کرتا۔ حر۔ آزاد لہذا غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ بالغ۔ لہذا بچہ پر زکوٰۃ واجب نہیں نصاب مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

[۳] حوائج اصلیہ اصلی ضرورتیں جیسے کھانا، پینا پہننا، رہائشی مکان، مطالعہ کی کتابیں، دستکاروں کے آلات، دَین۔ یعنی ایسا قرض جس کا مطالبہ کرنے والا کوئی انسان ہو۔ نامی۔ بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھاؤ ہو جیسا کہ حیوانات میں بچوں کی پیدائش کی وجہ سے بڑھاؤ ہوتا ہے یا حکمی بڑھاؤ ہو جیسا کہ رکھا ہوا روپیہ پیسہ کہ اس میں اگرچہ فی الحال کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے لیکن اگر کاروبار کیا جاتا تو اس میں بڑھاؤ ہوتا۔ سال۔ یعنی چاند کے مہینوں کا سال۔

یک سال یا زکوٰۃِ چند سال پیشگی ادا کرد اداؔ شود[1]

مسئلہ۔ اگر مالکِ یک نصاب زکوٰۃِ چند نصاب داد و بعدِ ادائے زکوٰۃ مذکور مالکِ چند نصاب شد تاہم ادا جائز باشد

مسئلہ۔ زکوٰۃ در مالِ صبی و مجنون واجب نہ شود نزدِ ابی حنیفہؒ و نزدِ ائمۂ ثلٰثہ واجب شود و ولی از طرفِ او ادا کند

مسئلہ۔ در مالِ ضمار یعنی مالیکہ گم شدہ باشد یا در دریا افتادہ باشد یا کسے غصب کردہ باشد و بر آں شہود نہ باشند یا در صحرا مدفون بود و مکانش فراموش شدہ باشد یا دین باشد بر کسے و مدیون منکر باشد و شہود بر آں نباشند یا بادشاہ یا مانندِ آں یعنی کسے کہ فریادِ او نزد دیگرے ممکن نباشد بہ مصادرہ گرفتہ باشند درین چنیں مال زکوٰۃ واجب نیست و اگر ایں مال باز بدست آید بابتِ ایامِ گذشتہ واجب نہ شود و اگر دین باشد بر مُقِر اگرچہ مفلس باشد یا بر آں دین شہود باشند یا در علمِ قاضی باشد یا در خانہ مدفون باشد و مکانِ آں فراموش شدہ باشد درین چنیں مال زکوٰۃ واجب است بابتِ ایامِ گذشتہ نیز۔

مسئلہ۔ دین[2] ہر گاہ وصول شود زکوٰۃِ آں دادہ شود

---

[1] اداشود۔ چونکہ نصاب کی موجودگی کی وجہ سے اصل وجوب ہوچکا ہے۔ یک نصاب۔ مثلاً کسی کے پاس پانچ اونٹ تھے اور جن پر ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہوتی ہے اس نے بجائے ایک بکری کے دو بکریاں دے دیں جو دس اونٹوں کی زکوٰۃ ہے پھر اس کے پاس دس اونٹ ہوگئے تو پہلی دی ہوئی دو بکریوں سے ان مزید پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ادا سمجھی جائے گی۔ ولی۔ سرپرست ضمار۔ وہ مال کہلاتا ہے جو کسی کی ملکیت میں تو ہو لیکن اس سے فی الحال مالک کوئی فائدہ نہ اٹھاسکتا ہو۔ غصب چھین لینا۔ شہود۔ گواہ۔ دین۔ قرض۔ مدیون۔ مقروض۔ مصادرہ ضبطی مفلس باشد۔ تو اس سے آج نہیں تو کل وصول ہوسکے گا۔ درخانہ مدفون۔ چونکہ ایسے مال کا تلاش کرلینا ممکن ہے۔

[2] دین۔ قرض تین طرح کے ہیں:۔ (۱) ضعیف قرض۔ وہ قرضہ ہے جس کا بدون کسی فعل اور بغیر کسی چیز کے بدلے کے مالک ہوجائے جیسے میراث یا فعل کے ذریعے مالک ہوا ہو لیکن وہ کسی چیز کا بدلہ نہ ہو جیسے وصیت یا فعل کے ذریعہ ہوا اور کسی چیز کے بدلے میں مالک ہو لیکن وہ چیز مال نہ ہو۔ جیسے کہ مہر وغیرہ اس قسم کے قرضے اگر وصول ہوں گے تو ان پر زکوٰۃ جب واجب ہوگی جبکہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور ایک سال بھی گزر جائے۔ (۲) وسط قرض وہ قرض ہے جو کسی پر واجب ہوا ہو کسی مال کے بدلے میں لیکن وہ مال تجارتی نہیں ہے جیسا کہ کسی نے کسی کے پہننے کے کپڑے یا خدمت کا غلام لے لیا ہو تو اس کی قیمت جو لینے والے کے ذمے قرض ہے وہ اس قسم کا قرض کہلائے گی یہ قرض جب وصول ہوگا تو اس میں زکوٰۃ جب واجب ہوگی جب کہ وصول شدہ رقم نصاب کی بقدر ہوگی لیکن سال گذرنا اس میں ضروری نہیں۔ (۳) قوی قرض۔ یہ وہ قرض کہلائے گا جو تجارتی مال کے عوض کسی پر واجب ہوا ہو۔ اس قرض میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوں گے فوراً ایک درہم زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہوگی۔

واگر دَین بدلِ[1] تجارت باشد بعدِ قبضِ چہل درم زکوٰۃ دہد واگر دَین بدلِ مال باشد نہ بابت تجارت مثل ضمانِ مغصوب زکوٰۃِ آں بعد قبضِ نصاب دادہ شود واگر دَین بدلِ غیر مال باشد چوں مہر و بدلِ خُلع و مانندِ آں بعدِ قبضِ مال نصاب وگزشتنِ سال زکوٰۃ دادہ شود نزدِ امامِ اعظم ونزدِ صاحبین آنچہ قبض کند مطلقاً زکوٰۃِ آں دہد مگر دیت[2] واَرشِ جنایت و بدلِ کتابت ایں را بعدِ قبضِ نصاب وگزشتنِ سال برآں زکوٰۃ دہد

مسئلہ - برائے ادائے زکوٰۃ نیتِ وقتِ ادا یا وقتِ جدا کردنِ قدرِ زکوٰۃ از دیگر مال شرط است -

مسئلہ - اگر بدونِ نیتِ زکوٰۃ تمام مال را صدقہ کرد زکوٰۃ ساقط شود واگر بعضِ مال را صدقہ کرد نزدِ ابی یوسف رح ہیچ ساقط نہ شود ونزدِ محمد رح ہر قدر کہ صدقہ کرد زکوٰۃِ حصۂ آں ساقط شد -

مسئلہ - اگر اولِ سال وآخرِ سال نصاب کامل بود و درمیانِ سال ناقص شود زکوٰۃِ تمام سال واجب شود ونقصانِ میانہ معتبر نیست -

---

[1] بدلِ تجارت - مثلاً دو سو درہم میں ایک تجارتی گھوڑا فروخت کیا ہے اُس میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوں گے ایک درہم زکوٰۃ دینی ہو گی مطلقاً - یعنی خواہ نصاب کی بقدر ہو یا نہ ہو سال گذرا ہو یا نہ گذرا ہو -

[2] دیت - خوں بہا - اَرشِ جنایت کسی کے بدن کو کچھ نقصان پہنچانے کا بدلہ - بعض مال - مثلاً کسی کے پاس دو سو درہم تھے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ میں واجب ہو گئے تھے - اب اگر اس نے سو درہم کا صدقہ کر دیا اور اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت نہ کی تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک باقی سو میں سے ہی پانچ درہم ادا کرنے ہوں گے - امام محمد صاحب کے نزدیک ڈھائی درہم دینے پڑیں گے -

مسئلہ۔ مال نامی کہ درآں زکوٰۃ واجب شود سہ قسم است یکے نقد یعنی زر و سیم خواہ مسکوک[۱] بود یا تبر یا زیور یا ظروفِ طلاء و نُقرہ نصاب زر بست مثقال است کہ ہفت و نیم تولہ باشد و نصابِ[۲] سیم دو صد درم است کہ پنجاہ و شش روپیہ سکۂ دہلی وزنِ آں می شود و مقدارِ زکوٰۃِ واجب از ہر دو جنس چہلم حصہ است و اگر کم از نصابِ زر باشد و ہمچنیں سیم نزد امام اعظم رح ہر دو را باعتبار قیمت یک جنس کردہ نصاب اعتبار کردہ شود و منفعتِ[۳] فقیر مرعی داشتہ شود نزدِ صاحبین رح باعتبارِ اجزاء نصاب کامل کردہ می شود پس اگر صد درم سیم و دہ مثقال زر باشد باتفاق زکوٰۃ واجب شود و اگر صد درم سیم و پنج مثقال زر برابر صد درم است زکوٰۃ نزدِ امامِ اعظم رح واجب شود نہ نزدِ صاحبین رح۔

مسئلہ۔ اگر زر یا نقرہ مغشوش[۴] باشد حکمِ زر و نقرۂ خالص دارد اگر غش دراں مغلوب باشد و اگر غش غالب باشد حکمِ عروض دارد۔ قسم دوم از مالِ نامی مالِ تجارت است۔

مسئلہ۔ ہر مال کہ بہ نیتِ تجارت خریدہ شود دراں

حاشیہ:
[۱] مسکوک جس پر شاہی ٹھپہ لگا ہوا ہو جیسے روپیہ یا اشرفی۔ تبر یعنی سونے چاندی کا ٹکڑا۔ بست مثقال۔ زکوٰۃ کے مسائل میں جس دینار کا اعتبار ہے وہ مثقال کے ہم وزن ہوتا ہے۔ مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے تو سونے کا نصاب اس حساب سے ساڑھے سات تولے ہوتا ہے جس کا چالیسواں حصہ دو ماشہ دو رتی ہوتا ہے۔ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مرحوم دہلوی نے سونے کا نصاب سات تولے آٹھ ماشے چار رتی بتایا ہے جس میں زکوٰۃ دو ماشہ ڈھائی رتی ہوئی۔

[۲] نصابِ سیم۔ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ درہم تین ماشے ایک رتی دو جَو وزن کا ہوتا ہے۔ اور رتی پونے تین جَو کی ہوتی ہے اس اعتبار سے دو سو درہم ترپن تولے سات ماشے ایک رتی سوا جَو وزن کے ہوتے ہیں حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مرحوم نے چاندی کا نصاب چوّن تیلے دو ماشے تحریر فرمایا ہے جس کا چالیسواں حصہ ایک تولہ چار ماشے ۳ رتی بتایا ہے قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چھپن روپیہ سکۂ دہلی کو نصاب قرار دیا ہے اُس وقت دہلی میں پورا ایک تولہ کا روپیہ نہ تھا موجودہ روپیہ پورا ایک تولہ کا ہے لہٰذا اس فرق کو یاد رکھنا چاہیے۔

[۳] منفعتِ فقیر یعنی جس زمانہ میں سونا گراں ہو تو اس کی قیمت چاندی سے لگا کر چاندی کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور جس زمانہ میں چاندی گراں ہو اس کی قیمت سونے سے لگا کر سونے کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے امام اعظم رح چونکہ قیمت کے اعتبار سے نصاب مکمل ہو گیا۔ نہ نزدِ صاحبین رح یہی لیے سو درہم آدھا نصاب ہے اور پانچ مثقال چوتھائی نصاب تو دونوں مل کر پونا نصاب بنا۔

[۴] مغشوش۔ کھوٹ ملا ہوا۔ غش۔ کھوٹ۔ مغلوب یعنی چاندی سونا کھوٹ سے زیادہ ہو۔ عروض۔ سامان یعنی اس میں اگر تجارت کریگا تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

زکوٰۃ واجب می شود واگر کسے او را بخشیدہ باشد یا وصیت[1] کردہ باشد یا زن را در مہر مالے بدست آمدہ باشد یا مرد را در خلع یا در صلح از قصاص مال بدست آمدہ باشد و وقتِ مالک شدن نیتِ تجارت کرد۔ نزدِ ابی یوسفؒ دراں زکوٰۃ واجب شود نہ نزدِ محمدؒ۔

مسئلہ۔ اگر در میراث مالے بدست آمدہ باشد اگرچہ وقت مُردنِ مُورِث[2] نیتِ تجارت کرد مالِ تجارت نہ شود و زکوٰۃ دراں باتفاق واجب نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر غلامے را برائے تجارت خرید کرد پستر نیتِ استخدام کرد مالِ تجارت نماند و اگر برائے استخدام خرید کرد پستر نیتِ تجارت کرد مالِ تجارت نہ شود تا کہ آں را نفروشد۔

مسئلہ۔ مالِ تجارت را بزر یا سیم دراں چہ نفعِ فقراء باشد قیمت کردہ شود پس اگر بمقدار نصاب یکے از ہر دو جنس رسد چہلم حصہ آں در زکوٰۃ ادا کند قسم سوم از مالِ نامی سوائم اند یعنی شتراں یا گاواں یا بُز با مخلوط[3] نر و مادہ کہ اکثرِ سال بر چریدن در صحرا کفایت کنند و ہمچنیں گلہ اسپاں و تفصیل نصاب اجناسِ سوائم و قدرِ واجب

---

[1] وصیت کردہ باشد یعنی کسی نے مرتے وقت یہ کہدیا تھا کہ میرے مال میں سے فلاں کو اس قدر دے دیا جائے۔ صلح از قصاص۔ یعنی مرنے والے کے رشتہ داروں نے قاتل کو قتل کرنے کی بجائے اس کے خون بہا میں مال وصول کر لیا۔ نہ نزدِ محمدؒ یعنی امام محمدؒ کے نزدیک ان مالوں میں محض تجارت کی نیت سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک کہ اس مال سے تجارت کا کاروبار نہ شروع کر دے۔

[2] مُوَرِث۔ یعنی مرنے والا۔ استخدام۔ خدمت لینا۔ نماند۔ لہذا اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ نفروشد۔ اس لیے کہ تجارت تو ایک عمل ہے محض نیت سے کوئی عمل پورا نہیں ہوتا۔ نفعِ فقراء باشد۔ اگر سونا گراں ہے تو سونے کا چالیسواں حصہ ورنہ چاندی کا چالیسواں حصہ فقیروں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ یکے از ہر دو۔ مثلاً چاندی سستی ہے تو دو سو درہم کی برابر اس مال کی قیمت ہو جاتی ہے لیکن بیس مثقال سونے کی برابر قیمت نہیں پہنچتی تو چاندی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

[3] مخلوط۔ یعنی جس میں نر و مادہ ملے جلے ہوں تاکہ نسل پھیل سکے۔ صحرا۔ جنگل۔ سوائم۔ چرائی کے جانور۔

آں طول دارد و دریں دیارایں اموال بقدرِ وجوب زکوٰۃ نمی باشد لہذا مسائلِ زکوٰۃِ آں مذکور نہ کردہ شد و ہمچنیں احکامِ عشر[1] زمینِ عشری کہ دریں دیار نیست و مسائلِ عاشر کہ بر طُرُق و شوارع باشد مذکور نہ کردہ شد۔

مسئلہ ۔ اگر مسلمان یا ذمّی کان از زر یا نقرہ یا آہن یا رس یا مانندِ آں در صحرا یافت پنجم حصہ ازاں گرفتہ شود و چہار حصّہ یابندہ راست اگر زمین مملوکِ کسے نیست و اگر مملوک است چہار حصہ مالک راست و اگر در خانۂ خود یافت نزدِ امامِ اعظمؒ دراں خُمس[2] واجب نیست و نزدِ صاحبینؒ واجب است و اگر در زمین زراعتیِ خود یافت دراں دو روایت است ۔

مسئلہ ۔ کسے گنجے یافت اگر دراں علامتِ اسلام است مثلِ سکّۂ اہلِ اسلام آں را حکمِ لقطہ است مالکش را تلاش کردہ باید رسانید و اگر دراں علامتِ کفر باشد خُمس گرفتہ شود و باقی یابندہ راست

مسئلہ ۔ مصرفِ[3] زکوٰۃ فقیر است کہ مالک کم از نصاب باشد و مسکینے کہ مالکِ ہیچ نباشد و مکاتب است برائے ادائے مالِ کتابت و مدیون است کہ مالکِ نصاب است لیکن نصابِ او فاضل از

---

[1] دیار۔ ملک۔ عشر۔ دسواں حصہ۔ عشری وہ زمین جس کی پیداوار میں دسواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا ضروری ہوتا ہے۔ عاشر۔ وہ شخص جس کو عشر وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہو۔ طرق و شوارع۔ راستے۔ ذمی۔ وہ کافر جو معاہدہ کے تحت دارالاسلام میں رہتا ہو۔ رس۔ تانبہ۔ در صحرا۔ اگر کسی پہاڑ میں زمرد، ہیرے یا عقیق کی کان کسی کو مل گئی تو اس میں کچھ واجب نہ ہوگا۔

[2] خمس واجب نیست۔ بلکہ سب کا سب مالک مکان کا ہے۔ علامتِ اسلام۔ یعنی اس سکہ پر کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ اسلامی دور کا ہے جیسا کہ عالمگیری سکہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے یا سعودی عرب کے سکہ پر تلوار اور کھجور کی تصاویر ہیں۔ لقطہ۔ وہ چیز جو دارالاسلام میں کسی جگہ پڑی ہوئی پائی جائے۔ مالکش را۔ یہ لقطہ کا حکم ہے۔ علامتِ کفر۔ جیسے کسی بت کی تصویر بنی ہو۔ خمس۔ یعنی اس کو مالِ غنیمت کی طرح سمجھیں گے۔ پانچواں حصہ بیت المال میں داخل کیا جائے گا بقیہ چار حصے پانے والے کے ہوں گے۔

[3] مصرفِ زکوٰۃ۔ جہاں زکوٰۃ صرف کی جاتی ہے۔ کم از نصاب۔ یعنی اس پر خود زکوٰۃ فرض نہ ہو۔ مسکین۔ وہ فقیر جو خورد و نوش تک کا محتاج ہو۔ مکاتب۔ وہ غلام کہلاتا ہے جس کو مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال ادا کر دے گا تو آزاد ہے۔ مالِ کتابت وہ مال جو مالک نے غلام پر ادائیگی کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ فاضل از دین نیست۔ یعنی چاہے وہ ہزاروں کا مالک ہو لیکن اس پر قرضہ اس سے زیادہ ہو۔

دین نیست و غازیؔ کہ اسبابِ غزوہ ندارد از اسپ و یراق و
کسے کہ مال دارد در وطن و او در سفر است بعید از وطن مال ہمراہ
ندارد و از یں اصناف یک صنف را بدہد یا ہمہ شاں را لیکن
زکوٰۃ دہندہ مالِ زکوٰۃ با صول و فروع و زوجِ خود یا زوجۂ خود
و بندۂ خود و مکاتبِ خود و مدبّر و اُمِّ ولدِ خود ندہد و غلامے را
کہ بعضِ او آزاد باشد ہم ندہد و کافر را ندہد و بنی ہاشم و موالی
آنہا را ندہد مگر صدقۂ نفل و در بنائے مسجد و کفنِ میت و ادائے
قرضِ میت خرچ نہ کند و بندۂ غنی و پسرِ صغیرِ غنی را ندہد۔

مسئلہ۔ اگر مصرفِ زکوٰۃ گمان کردہ زکوٰۃ داد پستر
ظاہر شد کہ غنی بود یا ہاشمی یا کافر یا پدر یا پسر زکوٰۃ دہندہ نزدِ
امامِ اعظمؒ اعادۂ آں لازم نیست و نزدِ ابی یوسفؒ اعادہ لازم
است و اگر ظاہر شد کہ بندہ یا مکاتبِ او بود اعادہ لازم است۔

مسئلہ۔ مستحب آن است کہ یک فقیر را آں قدر دہد
کہ در آں روز محتاجِ سوال نباشد۔

مسئلہ۔ مقدارِ نصاب یا اکثر بیک فقیر غیر مدیون دادن
یا از شہرے بہ شہرے دیگر مالِ زکوٰۃ فرستادن مکروہ است مگر

لہ غازی۔ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ یراق۔ ساز و سامان۔ اصناف۔ صنف کی جمع بمعنی قسم۔ اصول۔ باپ دادا وغیرہ۔ فروع۔ بیٹا پوتا وغیرہ۔ مدبّر۔ وہ غلام جس کو آقا نے یہ کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ اُمِّ ولد۔ وہ لونڈی جس کے اپنے آقا سے اولاد پیدا ہو گئی ہو۔ بعض او۔ یعنی جبکہ خود زکوٰۃ ادا کرنے والے نے اپنے غلام کا آدھا حصّہ آزاد کر دیا ہو۔ اور آدھا اس کی ملکیت میں باقی ہے۔ بنی ہاشم۔ ہاشم کی جملہ نسل مراد نہیں ہے بلکہ حضرت عباسؓ۔ حضرت علیؓ حضرت جعفر۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہم اور حارث بن عبد المطلب کی اولاد مراد ہے۔ نہ کند۔ یعنی ہر ایسی جگہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی جہاں کسی لینے والے کی اس پر ملکیت ثابت ہوتی ہو۔ ندہد۔ البتہ اگر کسی مالدار کی بالغ اولاد غریب ہو تو اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

ؔلہ یا پسر۔ غرضیکہ کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دی جو اس کی زکوٰۃ کا مصرف نہیں ہے۔ لازم است۔ سب کے نزدیک دوبارہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ در آں روز یعنی کم سے کم ایک دن کے خورد و نوش کے لیے کافی ہو۔ غیر مدیون۔ وہ شخص جو مقروض نہ ہو۔

وقتیکه قریب[1] او یا محتاج تر در شهرے دیگر باشند۔

مسئله۔ هر کرا قوتِ یک روز میسّر باشد او را سوال نباید کرد۔

مسئله۔ صدقهٔ فطر واجب است بر هر حرِ مسلم که مالکِ نصاب باشد و آں نصاب فاضل باشد از دیون و حوائجِ اصلیه و نامی بودنِ نصاب شرط نیست و بر مالکِ ایں چنیں نصاب گرفتنِ صدقه حرام است صدقهٔ فطر از نفس خود دهد و فرزندان[2] صغیر خود اگر مالکِ نصاب نباشند و اگر باشند از مالِ آنها داده شود و از بندگانِ خدمتی خود بدهد نه از بندگانِ تجارتی اگرچه بنده مدبر یا امِ ولد باشد نه از زوجهٔ خود و فرزندانِ بالغ خود و مکاتبِ خود و نه از بندهٔ گریخته مگر بعد باز آمدن و اگر یک بنده یا چند بنده در چند کس مشترک باشند نزد امامِ اعظمؒ صدقهٔ فطرِ آں بنده بر کسے واجب نه شود۔

مسئله۔ صدقهٔ فطر واجب می شود به طلوعِ فجر[3] روزِ عید پس کسے که پیش از صبحِ عید بمرد یا بعدِ صبح زائیده شد و یا اسلام آورد صدقهٔ آں واجب نه شود و پیش از عید هم ادائے صدقهٔ فطر جائز است لیکن مسنون آنست که پیش از خروج به مصلّٰی ادا کنند

---

[1] قریب او۔ یعنی زکوٰۃ دینے والے کا کوئی رشتہ دار جس کو وہ زکوٰۃ دے سکتا ہے اس لیے کہ اس صورت میں دوہرا ثواب ہوگا۔ حرِ مسلم۔ خواہ مجنون ہو یا نابالغ۔ حوائجِ اصلیہ۔ جیسے کھانے پینے کی چیزیں پہننے کے کپڑے، استعمالی برتن کاریگر کے آلات وغیرہ۔ نامی۔ بڑھنے والا۔ شرط نیست۔ زکوٰۃ کے نصاب میں یہ شرط ہے

[2] فرزندانِ صغیر۔ بالغ اولاد کی طرف سے دینا ضروری نہیں ہے خواہ وہ مفلس ہو۔ بندگانِ خدمتی۔ وہ غلام جو گھر کے کام کاج کے لیے ہیں۔ مدبّر وہ غلام کہلاتا ہے جس کو آقا نے کہدیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ امِّ ولد۔ وہ لونڈی جس سے آقا کی اولاد ہو۔ بندہ۔ غلام۔

[3] طلوعِ فجر۔ یعنی صبح صادق پیش از عید۔ خواہ کتنے ہی دن پہلے ادا کرے۔ از خروج۔ یعنی عید کے دن صبح کی نماز کے بعد عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرے تو مسنون ہے

اگر روزِ عید صدقۂ فطر ادا نہ کرد ہر گاہ خواہد قضا کند

مسئلہ۔ مقدارِ صدقۂ فطر نصفِ[1] صاع است از گندم یا آردِ گندم یا سویقِ گندم یا یک صاع است از خرما یا جو و کشمش مثلِ گندم است نزدِ امامِ اعظمؒ و مثلِ جو نزدِ صاحبینؒ صاع ظرفے باشد کہ دراں ہشت رطل از عدس یا ماش یا مانندِ آں گنجد و نزدِ ابی یوسفؒ پنج رطل و ثلث رطل و رطل بست استار[2] باشد ہر استار چہار و نیم مثقال پس وزنِ یک رطل برابر سی و شش روپیہ سکۂ دہلی است و دادنِ قیمت عوضِ صدقۂ فطر جائز است۔

فصل۔ دیگر صدقۂ نافلہ است صدقۂ نافلہ بوالدین و اقربین[3] و یتامیٰ و مساکین و ہمسایہ و سائلین وغیرہ بدہد لیکن بہتر آنست کہ آنچہ زائد از حوائجِ اصلی و دیون و نفقات و حقوقِ واجبہ باشد بدہد و در معصیت خرچ نہ کند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتحِ خیبر نفقۂ یک سالہ ہمیشگی بہ ازواجِ مطہرات داد و دیگر برائے نفسِ خود ہیچ ذخیرہ نمی کردند ہر چہ میسّر می شد در راہِ خدا می دادند و فرمودند اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنی خرچ کن آنچہ داری اے بلال و از مالکِ عرش اندیشۂ فقر مدار و زوال را

---

[1] نصفِ صاع۔ یعنی اسّی تولے کے سیر کے حساب سے ایک سیر گیارہ چھٹانک۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ ایک مُد امام صاحب کے قول کے مطابق دو رطل کا ہوتا ہے ایک صاع کا وزن اسّی تولہ کے سیر سے تین سیر چھ چھٹانک ہے۔ تو مُد کا وزن تیرہ چھٹانک دو تولہ چھ ماشہ ہوا اور رطل کا وزن چھ چھٹانک تین تولہ نو ماشہ ہوا۔ یہ شعر بھی یاد رکھیے۔
صاع کوفی ہست اے مردِ فہیم
دو صد و ہفتاد تولہ مستقیم
باز دینار یکہ دارد اعتبار
وزن آں از ماشہ داں نیم و چہار
درہمِ شرعی ازیں مسکیں شنو
کاں سہ ماشہ ہست یک سرخہ دو جو
سرخہ سہ جو ہست لیکن یاد کُن
نزد ابی یوسف۔ یہ صاع کوفی صاع سے چھوٹا ہوگا اس لیے کہ ایک صاع میں چار مد اگرچہ وہ بھی مانتے ہیں لیکن مد اُن کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل کا ہے۔

[2] استار۔ استار کا وزن ایک تولہ آٹھ ماشہ دو رتی ہوتا ہے۔ سی و شش روپیہ۔ رطل کا وزن جو ہم نے تحریر کیا ہے ۳۳ تولے نو ماشے ہوتا ہے جو موجودہ سکہ سے ۳۳ روپیہ ۱۲ آنے بھر ہوا۔ قاضی صاحب کے زمانہ کا سکہ کم وزن کا تھا اس لیے قاضی صاحب نے ۳۶ روپیہ کا وزن تحریر فرمایا ہے۔ قیمت۔ یعنی گیہوں جو وغیرہ کے عوض اس کی قیمت بھی صدقۂ فطر میں ادا ہو سکتی ہے۔ قربانی کے جانور کے عوض قیمت کی ادائیگی جائز نہ ہوگی۔

[3] اقربین۔ رشتہ دار۔ یتامیٰ۔ بے باپ کے بچے۔ حقوقِ واجبہ یعنی پہلے اپنی ذات پر پھر اولاد پر پھر دوسروں پر خرچ کرے۔ معصیت گناہ۔ خیبر۔ مدینہ طیبہ سے دور ایک زرخیز علاقہ ہے۔ ازواجِ مطہرات۔ آنحضورؐ کی بیویاں۔ ذخیرہ۔ اندوختہ۔ انفق الخ اے بلال خرچ کر اور صاحبِ عرش (خدائے تعالیٰ) کی جانب سے کمی کا خوف نہ کر۔

بیہودہ خرچ نہ کند کہ مبذّر راحق تعالےٰ برادرِ شیطان گفتہ خرچ بیہودہ آنست کہ دراں ثواب نباشد و منفعتے در دنیا و حظِّ نفس زیادہ از حقِ نفس معتبر نیست۔

مسئلہ۔ اول از صدقۂ نافلہ بہ بنی ہاشم بدہد کہ زکوٰۃ برآنہا حرام است و بہ تواضع و احترام نظر بر قرابتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بگزارند۔

مسئلہ۔ صدقۂ نافلہ ذمّی را دادن جائز است نہ حربی را

مسئلہ۔ ضیافتِ مہمان تا سہ روز سنتِ مؤکّدہ است و بعدِ ازاں مستحب۔

کتابُ الصَّوم

یکے از ارکانِ اسلام روزۂ ماہِ مبارک رمضان است فرض است قطعی بر ہر مسلم مکلّف منکرِ آں کافر بود و تارکِ بے عذر فاسق در صحیحین است کہ ابوہریرہؓ از رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم روایت کردہ کہ ہر عمل حسنۂ ابن آدم زیادہ دادہ می شود ثواب آں دہ چند تا ہفت صد چند حق تعالےٰ فرمود مگر صوم بدرستیکہ

لہ مبذّر۔ فضول خرچ۔ کہ دراں۔ یعنی نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔ کہ زکوٰۃ۔ یعنی چونکہ ان کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی لہٰذا نفلی صدقہ ان پر خرچ کرنا چاہیے۔ ذمّی۔ وہ کافر جو معاہدہ کے تحت دارالاسلام میں رہتا ہے۔ حربی۔ وہ کافر جو دارالحرب میں رہتا ہے۔ سنتِ مؤکدہ جس کے نہ کرنے والے کو ملامت کی جائے۔

لہ صوم۔ لغوی معنی رکنا اور شرعاً کھانے پینے اور جماع سے صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ رکنا۔ قطعی۔ یعنی اس کے فرض ہونے میں کسی شک و شبہہ کی گنجائش نہیں۔ مکلّف۔ یعنی عاقل بالغ، تندرست۔ منکر۔ یعنی جو روزہ کو فرض نہ جانے۔

لہ صحیحین۔ یعنی بخاری و مسلم شریف جو حدیث کی دو مشہور کتابیں ہیں۔ کہ ہر عمل۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ انسان کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنے سے ستّر گنے تک ملے گا۔ مگر روزہ کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ ہوں گا حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ انسان کی دوسری نیکیاں تو دوسروں کے حقوق کے عوض دے دی جائیں گی لیکن روزہ کسی حالت میں بھی رائگاں نہیں جائے گا اور وہ روزہ دار کو لامحالہ جنت میں لے جائے گا۔

روزہ برائے من است و من خود جزائے روزہ ہستم الحدیث۔

مسئلہ۔ شرطِ ادائے روزہ نیت[1] است و طہارت از حیض و نفاس۔

مسئلہ۔ روزہ بر شش قسم است یکے روزۂ رمضان دوم[2] روزۂ قضا سوم[3] روزۂ نذرِ معیّن چہارم[4] روزۂ نذرِ غیر معیّن پنجم[5] روزۂ کفارت ششم[6] روزۂ نفل نزد امام اعظمؒ روزۂ رمضان بہ مطلق نیت فرضِ وقت و نیتِ نفل ادا شود و اگر نیت قضا یا کفارت کرد اگر صحیح مقیم است فرضِ[2] وقت ادا شود لاغیر و اگر مریض یا مسافر است آنچہ نیت کرد از قضا یا کفارت ادا شود و نزدِ صاحبین تاہم فرضِ[2] وقت ادا شود و نزدِ مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ برائے روزۂ رمضان ہم تعیینِ نیتِ فرضِ وقت ضرور است و نذرِ معین نزدِ امام اعظمؒ چنانچہ بہ نیتِ نذر ادا شود ہم بہ مطلقِ نیت ادا شود و ہم بہ نیتِ نفل و اگر نیتِ واجب آخر کردہ واجب آخر ادا شود و نزدِ اکثر ائمہ نذرِ معیّن بدون تعیینِ نیتِ نذر ادا نہ شود و نفل بہ نیتِ مطلق ادا شود بالاتفاق چنانچہ بہ نیتِ نفل و نذرِ معیّن و قضا و کفارت را باتفاق تعیّنِ نیت شرط است۔

[1] نیت۔ یعنی روزے کا ارادہ۔ روزۂ نذرِ معین۔ مثلاً جمعہ کے دن کے روزہ کی منت مان لینا۔ روزۂ کفارہ مثلاً کسی نے جھوٹی قسم کھالی تو اس کو اس کی پاداش میں روزے رکھنے ہوں گے مطلق نیت۔ یعنی فرضی اور نفلی روزے کی تفصیل کیے بغیر۔

[2] فرضِ وقت۔ یعنی رمضان کا روزہ اس لیے کہ رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر مریض۔ چونکہ رمضان کا روزہ دوسرے دنوں میں بھی ادا کرنے کی اجازت ہے۔ واجب آخر یعنی نذر کے روزے کی نیت نہ کی بلکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا واجب روزہ تھا اس کی نیت کرلی۔ تعیینِ نیت۔ یعنی متعین کرکے نیت کرنا۔

مسئلہ ۔ وقتِ نیتِ[1] روزہ از غروب آفتاب است تا طلوعِ صبح بعد طلوعِ صبح نیت روا نباشد مگر در روزۂ نفل تا پیش از زوال نزدِ شافعیؒ و احمدؒ و نزدِ مالکؒ بعد طلوعِ صبح نیت نفل ہم درست نیست و نزدِ امام اعظم نیتِ روزۂ رمضان و نذرِ معین و نفل تا پیش از زوال صحیح است و نیتِ قضا و کفارت و نذرِ غیر معین بعد طلوعِ صبح باتفاق جائز نیست و نزدِ ائمہ ثلٰثہ[2] ہر سی روزۂ رمضان را ہر شب نیت علیحدہ علیحدہ شرط است و نزدِ مالکؒ برائے تمام رمضان شب اول یک نیت کافی است اگر اول شبِ ماہ نیتِ روزہ کرد درمیانِ رمضان مجنون شد و چند روزہ در جنون گذشت و مفطراتِ صوم از وبہ وقوع نیامد نزدِ مالکؒ روزہ ہائے او صحیح شد و نزدِ ائمہ ثلٰثہ ایامِ جنون را روزہ قضا کند[3] برائے فوتِ نیت و اگر جنون تمام ماہِ رمضان را درگرفت روزہ ساقط شود قضا واجب نگردد و اگر یک ساعت از رمضان مجنون را افاقت شد ایامِ گذشتہ را قضا کند اگرچہ در حالتِ بلوغ مجنون بود یا بعد ازاں مجنون شد ۔

مسئلہ ۔ بدیدنِ ماہِ رمضان یا بہ تمام شدنِ سی روزِ

---

[1] وقتِ نیت یعنی غروبِ آفتاب سے صبحِ صادق تک اگلے دن کے روزے کی نیت کا وقت ہے غروب سے پہلے نیت کا اعتبار نہ ہوگا ۔ پیش از زوال ۔ علماء نے تصریح کی ہے کہ نصف النہار سے قبل نیت کرنا ضروری ہے تاکہ دن کے اکثر حصہ میں نیت پائی جائے ۔ اگر عین زوال کے وقت نیت کرے گا تو دن کا اکثر حصہ بدون نیت گزر چکا ہوگا ۔

[2] ائمہ ثلٰثہ ۔ یعنی امام ابوحنیفہؒ ۔ امام شافعیؒ ۔ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ مجنون پاگل ۔ مفطراتِ صوم ۔ کھانا پینا ۔ جماع کرنا ۔ صحیح شد ۔ چونکہ وہ شروع رمضان میں نیت کر چکا تھا لہذا کہا جائے گا کہ وہ نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی چیزوں سے رکا رہا ۔

[3] قضا کند یعنی صرف اس دن کا روزہ تو ہو جائے گا جس دن روزہ شروع کرنے کے بعد پاگل ہوا ہے ۔ بقیہ دنوں میں چونکہ نیت نہیں کر سکا لہذا روزہ شمار نہ ہوگا ۔ افاقت شد یعنی جنون جاتا رہا ۔ بعد ازاں ۔ یعنی بالغ ہونے کے بعد ۔ بدیدن ۔ جنون کی بنیاد پر رمضان نہ مانا جائے گا ۔ اگر چاند دن میں نظر آیا تو اس کو آنے والی رات کا چاند سمجھا جائے گا ۔

شعبان روزہ واجب شود و برائے[1] شہادتِ ماہِ رمضان اگر آسمان ابر یا مانندِ آں دارد یک مرد یا زنِ عادل کافی است حُر باشد یا رقیق و برائے شہادتِ شوال دریں چنیں حال دو مردِ حُرِّ عادل یا یک مرد و دو زن احرارِ عدول بالفظِ شہادت شرط است و اگر مطلع صاف باشد در رمضان و شوال جماعتے عظیم می باید۔

مسئلہ۔ اگر رمضان بہ شہادتِ یک کس ثابت شدہ باشد و روزِ سی ام ماہ ندیدہ شد افطار جائز نیست و اگر بہ شہادتِ دو مرد ثابت شد و سی روز گزشت افطار جائز شد اگرچہ ماہ نہ دیدہ شد۔

مسئلہ۔ اگر کسے ماہ رمضان یا شوال بچشمِ خود دید و قاضی شہادتِ او رد کرد در ہر[2] دو صورت واجب است کہ آں کس روزہ دارد و اگر افطار کند قضا واجب شود نہ کفارت۔

مسئلہ۔ در روزِ شک یعنی سی ام شعبان چوں ماہ نہ دیدہ شود و مطلع صاف نباشد روزہ نہ دارد مگر بہ نیتِ نفل اگر موافق افتد روزِ صومِ معتادِ او را و الاّ خواص[3] روزہ دارند و عوام بعدِ زوال افطار کنند نزدِ امام اعظمؒ و آں روز بہ نیتِ رمضان یا بہ نیتِ واجبِ آخر روزہ داشتن مکروہ است و ہمچنیں مکروہ است بہ تردیدِ نیت کہ

---

[1] برائے شہادت۔ یعنی انتیسویں کی چاند کے لیے۔ مانندِ آں۔ غبار وغیرہ۔ یک مرد جب کہ عاقل، بالغ مسلمان ہو۔ شوال یعنی عید کے چاند کے لیے۔ عدول۔ یعنی نیک گواہ ہونے ضروری ہیں۔ جماعتے عظیم۔ یعنی اس قدر گواہ ہوں کہ ان کا متفقہ جھوٹ بولنا بعید از عقل ہو۔ افطار جائز نیست۔ جب کہ ابر وغیرہ نہ ہو اگر ابر ہو گا تو پھر جائز ہو گا۔ افطار جائز شد۔ خواہ ابر ہو یا نہ ہو۔

[2] ہر دو صورت۔ یعنی رمضان کے چاند کا معاملہ ہو یا عید کے۔ نہ کفارہ۔ چونکہ اس دن کا روزہ بہرحال اس کے لیے مشکوک تھا۔ روزِ شک۔ یعنی جب کہ شعبان کی انتیسویں کو چاند نظر نہ آیا تو تیسویں کو روزِ شک کہا جائے گا اس لیے کہ یہ احتمال ہے کہ چاند ہو گیا ہو اور نظر نہ آیا ہو۔ روزِ صومِ معتاد۔ مثلاً کسی شخص کی عادت ہے کہ وہ دوشنبہ کا روزہ رکھتا ہے اور تیسویں شعبان دوشنبہ کا روز ہے۔

[3] خواص۔ یعنی وہ لوگ جو شک کے دن کی روزے کی نیت کر سکیں جو اس طور پر ہوتی ہے کہ نفل کی نیت کرے اور یہ اس کے دل میں نہ آئے کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہے۔ عوام۔ وہ لوگ جو اس طرح کی نیت نہ کر سکیں۔ تردیدِ نیت یعنی اس طور پر نیت کرنا کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل ہے۔

اگر رمضان باشد از رمضان است والّا از نفل یا واجبِ دیگر
و بہر تقدیر و ہر نیت کہ روزہ داشت چوں رمضان ثابت[1] شود
آں روزہ نزدِ امامِ اعظمؒ از رمضان ادا شود۔

فصل در موجباتِ قضا و کفارت۔ اگر کسے در روزۂ
رمضان جماع کرد یا جماع کردہ شد عمدًا در قُبُل یا دُبُر یا خورد
یا آشامید عمدًا غذا یا دوا روزۂ او فاسد شود بروے قضا و
کفارت واجب شود و بردہ آزاد کند و اگر میسّر نہ شود دو
ماہ پَے درپَے روزہ دارد کہ در آں رمضان و ایامِ عیدین[2] و
تشریق نباشد و اگر درمیانۂ آں روزہ فوت شود بہ عذر یا
بے عذر روزہ از سر گیرد مگر بہ ضرورتِ حیض و نفاس اگر افطار
واقع شود مضائقہ ندارد و اگر مقدورِ روزہ نداشتہ باشد بہ
شصت مسکین طعام دہد ہر یک را مثلِ صدقۂ فطر و نزدِ شافعیؒ
و احمدؒ بدونِ جماع کفارت واجب نہ شود[ـہ] باتفاق و اگر در یک
رمضان دو روزہ یا چند روزہ فاسد گردد بوجہے کہ کفارت
واجب شود اگر بعدِ افساد[3] روزۂ اوّل کفارت دادہ شد روزۂ
ثانی را کفارت علیحدہ بدہد و ہمچنیں در ثالث و رابع و بعدِ آں

ـہ واز افسادِ روزۂ قضا یا کفارت یا نذر کفارت واجب نہ شود۔

[1] ثابت شود۔ اس قدر گواہیاں ہو گئی ہوں جن کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ جماع کرد۔ یعنی پیشاب گاہ کا اگلا حصہ شرمگاہ میں داخل کر دیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ عمدًا۔ جان بوجھ کر۔ بردہ۔ غلام خواہ مرد ہو یا عورت یہ کفارہ کی تفصیل ہے۔ پے درپے۔ اگر بیچ میں روزہ توڑ دیا یا وہ دن آگئے جن میں کہ یہ روزے رکھنا درست نہیں ہیں تو خواہ ان دنوں میں روزے رکھے بھی ہوں پھر بھی کفارے کے روزے از سر نو رکھنے ہوں گے۔

[2] عیدین۔ یعنی عید اور بقر عید کا دن۔ بہ عذر۔ مثلاً سفر یا مرض۔ مثل صدقۂ فطر۔ یا ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام دونوں وقت کھانا کھلائے۔ بدونِ جماع۔ یعنی کھانے پینے سے۔ از افساد۔ یعنی صرف رمضان کا روزہ فاسد کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور کسی دوسری قسم کا روزہ فاسد کیا تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔

[3] افسادِ روزۂ اول۔ یعنی رمضان کے چند روزے فاسد کیے اگر پہلے روزے کو فاسد کرنے کے بعد فوراً اس کا کفارہ ادا کر دیا ہے پھر دوسرا روزہ فاسد کیا ہے تو دوسرا کفارہ ادا کرنا ہوگا ورنہ چند فاسد روزوں کا ایک کفارہ کافی ہوگا۔

واگر روزۂ اول را کفارت نداده باشد تا آخرِ رمضان برائے
افسادِ چندر روزہ یک کفارت کافی است و نزدِ مالکؒ و
شافعیؒ بر[1] ہر تقدیر چند روزہ را چند کفارت می باید و اگر از دو
رمضان دو روزہ فاسد کردہ و کفارتِ روزۂ اوّل نداده دریں
صورت باتفاق کفارت علیحدہ علیحدہ واجب است و اگر
بخطا یا باکراہ افطار کرد گو بجماع یا حقنہ کردہ شد یا در گوش یا
در بینی دوا چکانیدہ شد یا در زخمِ سر دوا چکانیدہ شد پس دوا
بہ دماغ یا در شکم او رسید یا سنگریزہ یا آہنے یا چیزے کہ از
جنسِ دوا و غذا نیست از حلق فرو برد یا بہ قصد پُری دہن قے
کرد یا بگمانِ شب طعامِ سحور خورد و ظاہر شد کہ صبح بود یا بہ گمان[2]
غروب افطار کرد حالانکہ غروب نہ شدہ بود یا طعام بفراموشی
خورد و گمان کرد کہ روزۂ من فاسد شد پسّتر عمداً خورد یا آب
در حلقِ خفتہ ریختہ شد یا از قے خفتہ یا در حالتِ دیوانگی یا بیہوشی
جماع کردہ شد دریں صورتہا قضا واجب شود نہ کفارت و ہمچنیں
اگر در رمضان نہ نیتِ روزہ کرد و نہ نیتِ افطار و ہیچ از
مفطراتِ صوم از وبوقوع نیامد قضا واجب شود نہ کفارت و

---

[1] ہر ہر تقدیر۔ یعنی خواہ پہلے فاسد کردہ روزے کا کفارہ دے چکا ہو یا ابھی نہ دیا ہو۔ بخطا۔ یعنی غلطی سے مثلاً کلی کرنے میں حلق کے اندر پانی چلا گیا۔ باکراہ۔ جبراً۔ حقنہ۔ یعنی پچکاری سے پاخانہ کے مقام میں دوا چڑھانا۔ زخم شکم۔ جو زخم پیٹ کے اندر تک ہو۔ پُری دہن۔ یعنی قے کا وہ اُچھال جس کو منہ میں نہ روک سکے۔ طعامِ سحور۔ سحری۔

[2] بگمانِ غروب۔ غروب کے وقت گھٹا چھا گئی تھی جس کی وجہ سے سورج ڈوب چکنے کا گمان ہو گیا۔ بفراموشی۔ یعنی یہ بھول گیا کہ میرا روزہ ہے۔ قضا۔ یعنی اس دن کی بجائے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔ اگر در رمضان۔ یعنی سارے دن روزہ دار کی سی حالت میں رہا اور روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا ارادہ نہیں کیا۔

اگر در رمضان نیتِ روزہ نہ کرد و طعام[1] خورد نزدِ امامِ اعظم رح
کفارت واجب نہ شود و نزد صاحبین رح واجب شود و اگر روزہ
را فراموش کرد و در حالتِ فراموشی طعام یا آب خورد یا جماع کرد
روزہ فاسد نہ شود و قضا واجب نہ گردد و ہمچنیں احتلام و انزال
بنظرِ شہوت و روغن بر بدن مالیدن و سرمہ در چشم کشیدن و غیبت
کسے کردن و حجامت کردن و بے قصد قے آمدن اگرچہ کثیر باشد
و بقصد قے اندک کردن و آب در گوش چکانیدن روزہ را فاسد
نہ کند و اگر در[2] ذکر روغن یا چیزے دیگر چکانید نزدِ امامِ اعظم رح روزہ
فاسد نہ شود و نزدِ ابی یوسف رح فاسد شود و اگر با زنِ مردہ یا چہارپایہ
یا در غیرِ سبیلین جماع کرد یا زن را بوسہ کرد یا مَس بہ شہوت کرد
اگر انزال شد روزہ فاسد شود و اِلّا فاسد نہ شود و اگر در دنداں
چیزے از طعام باقی ماندہ و آں را از دست برآوردہ خورد روزہ
فاسد شود و کفارت واجب نہ شود و اگر از نوکِ زبان برآوردہ
خورد اگر مقدارِ نخود باشد قضا واجب شود و اگر از نخود کمتر باشد
روزہ فاسد نہ شود و اگر دانۂ کنجد در دہن انداختہ از حلق فرو برد
روزہ فاسد شود و اگر در دہاں خائید روزہ فاسد نہ شود ــ قے

---

[1] طعام خورد یعنی نصف النہار سے قبل اگر نصف النہار کے بعد کھائے گا ـ تو کسی کے نزدیک بھی کفارہ واجب نہوگا ـ خوردہ ـ اگر بھول کر کھانے پینے والا روزہ دار طاقتور ہو تو اس کو فوراً روک دینا چاہیے ورنہ پھر روکنا ضروری نہیں ـ احتلام ـ سوتے ہوئے نہانے کی حاجت ہونا ـ غیبت ـ پیٹھ پیچھے برائی کرنا ـ حجامت کردن ـ پچھنے لگوانا ـ کثیر یعنی منہ بھر کر

[2] در ذکر ـ لیکن عورت کی شرمگاہ میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا ـ سبیلین ـ قبل و دبر ـ مَس ـ چھونا ـ انزال منی خارج ہونا ـ فاسد شود ـ اور قضا ضروری ہوگی ـ نخود ـ چنا ـ کنجد ـ تل خائید ـ چونکہ چبانے سے منہ میں لگ کر رہ جائے گا حلق کے اندر کچھ نہ جائے گا ـ

بُری دہن در دہن آمد و باز آں را بہ قصد فرو[1] بُرد روزہ فاسد شود واگر قے قلیل در دہن آمد و بے قصد فرو رفت روزہ فاسد نہ شود اگر پُری دہن بے قصد فرو رفت نزدِ ابی یوسفؒ فاسد شود نہ نزدِ محمدؒ اگر قلیل بقصد رفت نزدِ محمدؒ فاسد شود نہ نزدِ ابی یوسفؒ

چشیدن چیزے یا خائیدن بے عذر در روزہ مکروہ است و طعام برائے طفل خائیدن در[2] صورتِ ضرورت جائز باشد و مضمضہ و استنشاق برائے دفعِ گرمی و ہمچنیں غسل برائے دفعِ گرمی و پارچۂ تر پیچیدن نزدِ امام اعظمؒ مکروہ است تنز ہیاً کہ بر جزع دلیل است و نزدِ ابی یوسفؒ مکروہ نیست۔

مسئلہ۔ اگر بہ شب جنب شد و صبح کرد صائم در حالتِ جنابت روزۂ او صحیح است لیکن مستحب آنست کہ پیش از طلوعِ صبح غسل کند۔

مسئلہ۔ علما را اتفاق دارند بر آنکہ در روزہ دروغ گفتن یا غیبتِ کسے کردن یا بہ کسے نا[3] سزا گفتن روزہ فاسد نمی کند لیکن سخت مکروہ است و نزدِ اوزاعیؒ روزۂ او فاسد شود رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ ترک نہ کرد سخنِ دروغ و عملِ معصیت

---

[1] فرو بردہ۔ چونکہ قصداً کسی چیز کو نگلنا روزے کے لیے مفسد ہے۔ فاسد نہ شود۔ اس لیے کہ قلیل بھی ہے اور قصد بھی نہیں ہے۔ فاسد شود۔ چونکہ مقدار زیادہ ہے نہ نزدِ محمدؒ۔ چونکہ قصد نہیں ہے۔ نزدِ محمدؒ فاسد شود۔ چونکہ اس نے قصداً ایسا کیا۔ نہ نزدِ ابی یوسفؒ۔ چونکہ مقدار قلیل ہے۔

[2] در صورتِ ضرورت۔ مثلاً شوہر یا مالک غصہ ور ہے۔ کھانے میں نمک کی کمی بیشی پر برا بھلا کہتا ہے تو نمک چکھنے کی ضرورت ہے یا بچہ بدون لقمہ چبا کر دیے نہیں کھا سکتا اور اس کے لیے کوئی نرم غذا نہیں ہے تو چبا کر دینے کی ضرورت ہے۔ صحیح است۔ چونکہ روزے میں طہارت شرط نہیں ہے۔ مستحب۔ چونکہ ناپاکی کی حالت میں رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں۔

[3] ناسزا۔ برا بھلا۔ فاسد نمی شود اس لیے کہ روزہ توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی۔ فاسد شود۔ چونکہ قرآن میں غیبت کرنے والے کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دیا گیا ہے، اس لیے اوزاعیؒ نے فساد کا قول کیا ہے۔ عملِ معصیت جس طرح آج کل جاہل لوگ روزہ بہلانے کے لیے طرح طرح کی بازیوں میں لگتے ہیں

پس حق تعالےٰ محتاجِ روزۂ او نیست یعنی روزۂ او مقبول[1] نیست۔

مسئلہ۔ اگر شخصے طعام می خورد یا جماع می کند و فجر طلوع کرد بمجرد طلوعِ فجر طعام از دہاں انداخت و ذَکَر از جماع برکشید نزدِ جمہور روزۂ او صحیح باشد و نزدِ مالکؒ باطل شود۔

مسئلہ۔ مریض کہ بصوم خوفِ زیادت مرض داشتہ باشد و مسافر کہ بالا تفسیر آں گفتہ شد آنہا را افطار جائز است پس اگر مسافر را روزہ مضر نہ باشد بہتر آنست کہ روزہ[2] دارد و اگر مسافر درجہاد باشد یا روزۂ او را مضر باشد او را افطار بہتر است و اگر بہ ہلاکت رساند افطار واجب است از روزہ عاصی شود و مریض و مسافر کہ افطار کردہ بودند اگر درحالتِ ہماں مرض یا سفر مردند قضا واجب[3] نہ شود و اگر بعد صحت و اقامت مردند ہر قدرِ ایام کہ بعدِ صحت و اقامت دریافتند ہماں قدر روزہ را قضا واجب شود چوں قضا نہ کردند بر ولی از ثلثِ مالِ آنہا بشرط وصیت واجب است کہ فدیہ دہد عوضِ ہر روزہ طعامِ یک مسکین بقدرِ صدقۂ فطر و بدونِ وصیت واجب نیست و اگر تبرّع کند صحیح شود۔

[1] مقبول نیست۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے روزے سے خوش نہیں ہوتے۔ باطل شود۔ اس لیے کہ یہ فعل بھی جماع ہے۔ مریض۔ اگر تندرست کو بھی روزہ رکھنے میں مرض پیدا ہو جانے کا خیال ہو تو بھی اس کا یہی حکم ہے لیکن مرض کا خوف یا مرض کی زیادتی کا خوف جب ہوگا جب تجربہ اس پر شاہد ہو یا کوئی مسلمان حاذق طبیب بتائے۔ بالا۔ یعنی نماز کے قصر کے بیان میں۔

[2] روزہ دارد۔ چونکہ رمضان کی فضیلت اس کو حاصل ہو جائے گی۔ درجہاد۔ اگر روزہ رکھنے سے کمزوری کا خیال ہو۔ عاصی شود۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی موقع پر فرمایا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

[3] واجب نہ شود۔ اس لیے کہ معذور پر قضا جب ضروری ہوتی ہے جب کہ عذر ختم ہونے کے بعد قضا کرنے کا وقت اس کو ملے۔ ثلثِ مال۔ یعنی مال کا تہائی حصہ۔ فدیہ۔ عوض۔ بقدرِ صدقۂ فطر۔ ایک سیر گیارہ چھٹانک گیہوں یا تین سیر چھ چھٹانک جو۔ تبرّع۔ احسان۔

مسئلہ ۔ قضائے رمضان اگر خواہد پے درپے گزارد و اگر خواہد متفرق[1] اگر تمام سال قضا نہ کرد و رمضانِ دیگر آمد روزۂ رمضانِ دیگر ادا کند پستر بابتِ رمضانِ اوّل قضا کند و دریں صورت ہیچ فدیہ[1] واجب نیست ۔

مسئلہ ۔ شیخِ فانی کہ از روزہ عاجز باشد افطار کند و عوضِ ہر روزہ بقدرِ صدقۂ فطر اطعام کند پستر اگر قدرتِ روزہ بہم رسید قضا بر وے واجب شود

مسئلہ ۔ زنِ حاملہ یا شیر دہندہ اگر بر نفسِ خود یا بچہ خود خوف کند افطار کند و قضا کند فدیہ واجب نیست ۔

فصل ۔ روزۂ نفل بہ شروع واجب شود مگر روزۂ ایامِ منہیّہ و افطار روزۂ نفل بے عذر روا نیست و بہ عذر رواست و ضیافت ہم عذر است افطار کند و قضا لازم شود ۔

مسئلہ ۔ اگر در روزِ رمضان طفل بالغ شد یا کافر مسلمان گشت یا مسافر مقیم شد یا حائضہ پاک شد امساکِ[3] باقی روز واجب شود و امساک کرد یا نہ کرد در ہر دو صورت قضا واجب نہ شود مگر بر مسافر و حائض ۔

---

[1] متفرق ۔ یعنی بیچ میں روزہ نہ رکھے ۔ ہیچ فدیہ ۔ امام شافعی صاحبؒ کے نزدیک اس کو فدیہ بھی دینا پڑے گا ۔ شیخِ فانی ۔ وہ بوڑھا جس کی طاقت روز مرہ گھٹتی چلی جارہی ہے ۔ اطعام کند ۔ یعنی فقیروں کو دے ۔ شیر دہندہ ۔ یعنی جو بچہ کو دودھ پلاتی ہے ۔

[2] فدیہ ۔ نیز کفارہ بھی واجب نہیں ہے ۔ ایامِ منہیّہ ۔ وہ دن جن میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے ۔ یعنی عیدین اور ایامِ تشریق ۔ ضیافت ۔ خواہ مہمان کی خاطر کھانا پڑے یا خود مہمان ہو اور میزبان کی خاطر کھانا پڑے ۔

[3] امساک ۔ کھانے پینے سے رکنا ۔ اگر روزے کی حالت میں سفر شروع کیا تو اس روزے کو پورا کرنا ضروری ہے مسافر و حائض ۔ اور اسی طرح مجنون کو اس دن کی قضا کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ - روزِ عید الفطر و عید الاضحیٰ و ایامِ تشریق روزہ حرام است از شروع دراں روز روزہ واجب نہ شود[1] لیکن اگر نذر کرد روزۂ ایں ایام را یا روزۂ تمامِ سال را در ہر دو صورت دریں روزہا افطار کند و قضا کند و اگر روزہ داشت عاصی شود و قضا نیاید۔

فائدہ - در حدیث آمدہ ہر کہ بعدِ رمضان در شوال شش روزہ دارد گویا کہ[2] تمام سال روزہ داشتہ باشد بعضے علماء گفتہ اند کہ شش روزہ در شوال متفرق دارد متصل عید الفطر ندارد تا تشبہ بہ نصاریٰ نہ شود لہذا متصل را مکروہ داشتہ اند و فتویٰ بر آنست کہ مکروہ[3] نیست و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شعبان اکثر روزہ داشتے و در بعضے احادیث بعدِ نصفِ شعبان از روزہ نہی آمدہ بجہت آنکہ ضعف مانعِ صومِ رمضان نہ شود۔

مسئلہ - در ہر ماہ سہ روزہ داشتن مسنون است گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روزۂ ایامِ بیض سیزدہم [13] چہاردہم [14] پانزدہم [15] داشتہ و گاہے اول ماہ و گاہے آخر ماہ و گاہے در ہر عشرہ یک روزہ و گاہے پنجشنبہ و دوشنبہ و پنجشنبہ یا دوشنبہ و پنجشنبہ و دوشنبہ و گاہے در یک ماہ شنبہ یکشنبہ دوشنبہ و در ماہِ دوم سہ شنبہ چہار شنبہ

---

[1] نہ شود - چونکہ اس کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہے۔ نفل شروع کرنے سے جب واجب ہوتا ہے جبکہ شروع کرنا درست ہو۔ در ہر دو صورت - یعنی خاص ان دنوں روزے کی نذر یا پورے سال کے روزے کی نذر جس میں یہ دن بھی داخل ہو گئے۔

[2] گویا کہ تمام سال - علماء نے لکھا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے اس لحاظ سے ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے دس مہینوں کے روزوں کا ثواب مل گیا۔ اب دو ماہ باقی رہے اگر ان چھ دنوں میں روزے رکھے گا تو دس گنے کے حساب سے ساٹھ دن یعنی دو ماہ کا ثواب اور مل جائے گا۔ لہذا یہ آدمی گویا پورے سال کا روزہ دار ہو جائے گا۔

[3] مکروہ نیست - عید کے دن کی وجہ سے اتصال ختم ہو جائے گا۔ تو نصاریٰ کے ساتھ مشابہت بھی نہ رہے گی۔ ضعف اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کے آخر شعبان میں روزے رکھنے سے رمضان کے روزوں میں کوئی خلل نہیں پڑتا تو اس کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ایامِ بیض یعنی وہ دن جن کی راتیں چاندنی کی ہیں۔ در ہر عشرہ یعنی مہینے کے ہر دس دن میں ایک روزہ اس طرح مہینہ میں تین روزے ہو جائیں گے

پنجشنبہ روزِ عرفہ[1] ہر کہ روزہ دارد دو سالہ گناہِ او بخشیدہ شود سالے گذشتہ و سالے آئندہ و اگر روزِ عاشورہ روزہ دارد یک سالہ گذشتہ گناہِ او بخشیدہ شود و مستحب آنست کہ با عاشورہ یک[2] روزِ اوّل یا یک روز بعد ازاں روزہ داشتہ باشد و روزۂ روزِ جمعہ تنہا نزدِ بعضے علماء مکروہ است و نزدِ ابی حنیفہؒ و محمدؒ مکروہ نیست۔

مسئلہ۔ صومِ دہر و صومِ وصال مکروہ است و بہترین صیامِ صیامِ داؤد است کہ یک روز روزہ دارد و یک روز افطار کند بشرطیکہ مداومت[3] برآں تواند کرد کہ عبادتِ دوام بہتر است۔

مسئلہ۔ زن را بدونِ اذنِ شوہر و بندہ را بدونِ اذنِ مالک روزۂ نفل نباید داشت۔

فصل۔ اعتکاف در مسجد عبادت است و در مسجدِ جامع اولیٰ و واجب می شود اعتکاف بہ نذر و آں عبارت است از ماندن در مسجد بہ نیتِ اعتکاف و اقلِ آں یک روز است نزدِ امامِ اعظمؒ و اکثر روز نزدِ ابی یوسفؒ و یک ساعت نزدِ محمدؒ و اعتکافِ عشرۂ اخیرۂ رمضان سنتِ مؤکدہ[4] است و روزہ در اعتکافِ واجب شرط است و ہمچنیں در نفل در روایتے و زن در مسجدِ خانہ

---

[1] روزِ عرفہ۔ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ۔ عاشورہ۔ محرم کی دسویں تاریخ۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ پہنچے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ اس دن کے روزہ کا کیا سبب ہے۔ یہود نے بتایا کہ حضرت موسیٰ کو فرعون سے اسی دن نجات ملی تھی اور فرعون اسی دن بحرِ قلزم میں ڈوبا تھا۔ حضرت موسیٰ اس دن شکرانہ کا روزہ رکھتے تھے اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر تو ہمیں تم سے بھی زیادہ حضرت موسیٰ کے اتباع کا حق ہے آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ اختیاری ہے جو چاہے رکھے۔

[2] یک روز اوّل۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر آئندہ سال زندہ رہا تو محرم کی دسویں کے ساتھ نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ صومِ دہر یعنی تمام عمر مسلسل روزے رکھنا صومِ وصال یعنی ایک روزہ افطار کیے بغیر دوسرا روزہ شروع کر دینا۔ صیامِ داؤد۔ حضرت داؤد نبیؑ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھا کرتے تھے

[3] مداومت ہمیشگی۔ دوام یعنی وہ عبادت جس کی انسان پابندی کر سکے۔ نباید داشت فرائض کے مقابلہ میں بندوں کے حق کا اعتبار نہیں لیکن نوافل کی ادائیگی سے اگر بندوں کے حقوق تلف ہوں تو نفل کی ادائیگی درست نہیں ہے۔ در مسجد یعنی جس میں پنج وقتہ جماعت ہوتی ہو۔ اعتکاف کے لیے سب سے بہتر مسجد مسجدِ حرام ہے۔ پھر مسجدِ نبوی پھر بیت المقدس۔ پھر جامع مسجد پھر وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ ہوتے ہوں۔

[4] سنت مؤکدہ۔ یعنی اہلِ شہر میں سے اگر ایک نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب سبکدوش ہو جائیں گے ورنہ سب ملامت کے مستحق ہوں گے۔ واجب یعنی جس اعتکاف کی نذر کی ہو وہ بدون روزے کے ادا نہ ہوگا۔ مسجدِ خانہ۔ اگر گھر میں مسجد بنی ہوئی نہ ہو تو گھر کے کسی گوشے کو منتخب کر کے اعتکاف کرے۔

اعتکاف کند۔

مسئلہ۔ معتکف از مسجد بر نیاید مگر برائے بول[1] یا غائط یا نمازِ جمعہ در وقتیکہ جمعہ را با سنت[1] تواں یافت و در مسجدِ جامع زیادہ ازاں درنگ نہ کند و اگر درنگ کرد اعتکاف فاسد نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر معتکف بے عذر یک ساعت از مسجد برآمد اعتکاف فاسد شد و نزدِ صاحبین رح تا کہ اکثر روز بیرونِ مسجد نباشد فاسد نہ شود و خوردن و نوشیدن و خفتن و بیع و شراء بدونِ احضارِ متاعِ معتکف را جائز است نہ غیر معتکف را۔

مسئلہ۔ معتکف را وطی و دواعیِ وطی حرام است و از وطی اگرچہ بہ شب باشد یا بہ فراموشی باشد اعتکاف فاسد شود و از مَس و قُبلہ اگر انزال کند اعتکاف فاسد شود و اِلّا[2] نہ در اعتکاف سکوت بالکلیہ مکروہ است و کلامِ بیہودہ مکروہ تر کلام بخیر کند۔

مسئلہ۔ اگر اعتکافِ چند روز را نذر کرد شبہائے آں روزہا ہم اعتکاف لازم شود و ہمچنیں در نذرِ اعتکاف دو روز اعتکافِ دو شب لازم و نزدِ ابی یوسف رح اعتکافِ یک شب میانۂ دو روز و اگر اعتکافِ یک ماہ را نذر کرد اعتکافِ متصل یک ماہ لازم شود

---

[1] بول۔ پیشاب۔ غائط۔ پاخانہ۔ با سنت یعنی جمعہ مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ پہلی سنتیں ادا کر سکے اور بعد کی سنتوں کے لیے بھی ٹھہر سکتا ہے۔ فاسد شد یعنی اگر اس نے اعتکاف شروع کرتے وقت ان چیزوں کے لیے نکلنے کی نیت نہ کی ہو اور اعتکاف واجب ہو۔ بیع و شراء۔ خرید و فروخت کرنا۔ غیر معتکف۔ یعنی اس کو خرید و فروخت کسی طرح جائز نہیں۔ دواعیِ وطی۔ جیسے بوسہ لینا، گلے لگانا۔ قبلہ۔ بوسہ۔

[2] و اِلّا نہ۔ یعنی اگر انزال نہیں ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح سوتے ہوئے نہانے کی حاجت ہو جانے سے بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ سکوت بالکلیہ بالکل چپ رہنا۔ یہ دوسری قوموں میں ایک قسم کا روزہ ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کلام بخیر۔ بہتر ہے کہ قرآن پڑھے۔ حدیث کا مطالعہ کرے۔ دین کی باتیں کرتا رہے۔ شبہائے۔ ہاں اگر نذر کرتے وقت راتوں کا استثناء کر دیا ہے تو راتیں داخل نہ ہوں گی۔

اگرچہ متصل نہ گفتہ باشد۔

مسئلہ۔ اعتکاف بہ شروع لازم[1] شود مگر نزدِ محمدؒ۔

کتاب الحج[2]

یکے از ارکانِ اسلام حج است و آں فرضِ عین است اگر شرائطِ وجوبِ آں یافتہ شود و منکرِ آں کافر است و تارکِ آں با وجود شرائطِ[3] وجوب فاسق لیکن از بسکہ دریں دیار شرائط کمتر موجود می شود و در عمر یک بار واجب است و قوعِ آں بار بار نمی شود عند الحاجۃ مسائلِ آں می تواں آموخت لہذا مسائلِ حج دریں رسالہ مختصر ذکر نہ کردہ شد۔ واللہ اعلم۔

کتاب التقویٰ[4]

بعد اتیانِ ارکانِ اسلام دانستنِ حرام و مکروہ و مشتبہ و پرہیز از مشتبہات بنا بر احتیاط از ورع در حرام و مکروہ از ضروریاتِ اسلام است۔

فصل در خوردن۔ خوردنِ میتہ یعنی جانورے کہ

[1] لازم شود۔ یعنی اب اس کو اعتکاف کی کم از کم مقدار کو پورا کرنا ضروری ہوگا۔ نزدِ محمد۔ چونکہ ان کے نزدیک تھوڑی دیر کا اعتکاف ہو سکتا ہے۔

[2] کتاب الحج۔ حج کے لغوی معنے قصد و ارادہ کے ہیں۔ شرعًا۔ میدان عرفات میں نویں ذی الحجہ کو احرام کی حالت میں قیام کرنا۔ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی دسویں، کو اس کے بعد احرام کی حالت میں کرنا ہیں۔ جس کا طریقہ اجمالًا یہ ہے :۔ احرام باندھے، بیت اللہ کا طواف کرے، عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے، پھر مزدلفہ اور منٰی میں پہنچے۔ دسویں کو رمی، ذبح، طواف کعبہ کرے اور سر منڈائے اور تین دن تک جمروں کی رمی کرے۔

[3] شرائط۔ آزاد ہونا، عقل، بلوغ، اسلام، اندھا و اپاہج نہ ہونا۔ ایسا مریض نہ ہونا جو سفر نہ کر سکے۔ بیت اللہ آنے جانے اور واپسی تک کے لیے اہل و عیال کے خرچ کا مالک ہونا، راستہ کا پُر امن ہونا۔ عورت کے لیے کسی محرم کا ساتھ ہونا۔ یہ سب باتیں حج کے وجوب کی شرائط ہیں۔ کمتر موجود می شود۔ یہ مصنفؒ کے زمانہ کی بات ہے اب یہ صورت نہیں ہے۔ عند الحاجۃ۔ ضرورت کے وقت۔

[4] تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ اتیان۔ عمل کرنا۔ مکروہ۔ مکروہ تحریمی وہ کام ہے جس کا کرنے والا جہنم کے عذاب کا تو مستحق نہیں ہے مگر ناراضی اور شفاعت سے محرومی کا مستحق ہے۔ مکروہ تنزیہی۔ وہ ہے جس سے بچنا چاہیے لیکن وہ حلال کے قریب ہے۔ مشتبہ۔ وہ کام جس کا حلال یا حرام ہونا واضح نہ ہو۔ میتہ۔ مُردار جیسے ذالاحوش، شور، بلندی سے گر کر مرنے والا جانور، مشرک کا ذبح کیا ہوا، خدا کے نام کے سوا کسی اور نام سے ذبح کیا ہوا بھی مُردار کے حکم میں داخل ہے۔

بخود مردہ باشد و جانورے کہ آنرا کافرِ غیر کتابی[1] ذبح کردہ باشد
حرام است و ہمچنیں جانورے کہ آں را مسلمان یا کتابی ذبح کردہ
باشد و عمداً بسم اللہ ترک کردہ باشد حرام است و اگر بہ نسیان
ترک کردہ باشد نزدِ مالک رح حرام است و نزدِ امامِ اعظم حلال است۔

مسئلہ۔ خوردنِ درندہ[2] از چہار پائگاں و پرندگاں اگرچہ
کفتار و روباہ باشد و فیل و خر و استر و خزندہائے زمین مثلِ موشِ
اہلی و دشتی و ابنِ عرس وغیرہ حشرات چوں زنبور و سنگ پشت و
مانندِ آں و جانورے کہ غالب قوتِ وے نجاست باشد حرام
است و زاغ کہ دانہ و نجاست ہر دو می خورد مکروہ است و اسپ
حلال است و نزدِ امامِ اعظم رح مکروہ و زاغِ زراعت[3] کہ فقط دانہ
می خورد و خرگوش و دیگر حیواناتِ برّی حلال اند و از حیواناتِ دریا
نزدِ امامِ اعظم رح سوائے ماہی بہ جمیع اقسامِ خود ہیچ جانور حلال نیست
و ماہی اگر در دریا مُرد و بر روئے آب آمد حرام است نزدِ امامِ
اعظم رح و ماہی و جراد را ذبح شرط نیست۔

مسئلہ۔ خوردن بقدرے کہ قوامِ زندگی باشد فرض است
و بقدرے کہ بداں نماز استادہ تواں خواند و قوت بر روزہ حاصل

---

[1] غیر کتابی۔ جیسے آتش پرست، بت پرست، مرتد وغیرہ۔ ذبح۔ اطمینان کی حالت میں اس طور پر ہوتا ہے کہ کسی دھاردار چیز سے سانس لینے کی نالی، کھانا پینا جانے کی نالی، وہ دونوں رگیں جو خون کی ہیں بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کاٹی جائیں۔ مجبوری کی حالت میں (جیسا کہ شکار) بدن کے کسی حصہ میں زخم لگا دینا ذبح سمجھا جائے گا۔ حرام است۔ مردار کے حکم میں ہے۔

[2] درندہ از چہار پائگاں۔ چوپاؤں میں درندے وہ کہلاتے ہیں جو اپنی کچلیوں کے ذریعہ دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ پرندگان۔ پرندوں میں درندے وہ کہلائیں گے جو پنجے کے ذریعہ دوسرے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔ طوطا اگرچہ پنجے سے کھاتا ہے لیکن شکار نہیں کرتا۔ لہٰذا حلال ہے۔ کفتار۔ بجّو۔ روباہ۔ لومڑی۔ خر یعنی پالتو گدھا، جنگلی گورخر حلال ہے۔ استر۔ خچر۔ خزندہائے زمین وہ جانور جو زمین میں بلوں میں رہتے ہیں۔ ابنِ عرس۔ نیولا۔ زنبور۔ بھڑ۔ سنگ پشت۔ کچھوا۔ قوت۔ غذا۔

[3] زاغِ زراعت۔ کھیتی کا کوا۔ وہ کوا حرام ہے جو صرف نجاست پر گزارا کرتا ہے۔ برّی۔ خشکی کے رہنے والے۔ ماہی بجمیع اقسام۔ یعنی مچھلی کی تمام قسمیں خواہ چھلکے دار ہوں یا نہ ہوں۔ آمد۔ یعنی الٹی ہو کر پانی کی سطح پر آ جائے۔ جراد۔ ٹڈی۔ قوامِ زندگی۔ یعنی جس سے زندگی قائم رہے لہٰذا بھوکا رہ کر جان دینا جائز نہیں۔

شود مستحب[1] است و تا نصفِ شکم مسنون و تا پُری شکم مباح است
واگر بہ نیتِ قوت بر جہاد و تحصیلِ علومِ دینی بخورد مستحب باشد
و زیادہ از پُری شکم حرام است مگر بقصدِ روزۂ فردا یا بخاطرِ مہمان۔
مسئلہ۔ در حالتِ مخمصہ یعنی در وقتِ اندیشۂ مرگ از
گرسنگی اگر ماکولے حلال نیابد میتہ و مانندِ آں محرّمات حلال شود
بلکہ فرض شود خوردنِ آں نزدِ امامِ اعظم اگر نخورد و بمیرد آثم شود
لیکن بقدرِ سدِ رمق خورد شکم سیر نخورد۔ و در ایں چنیں حالت
اگر مالِ غیر مقدار سدِ رمق خورد بہ نیت اداۓ قیمتِ آں روا باشد
لیکن اگر احتیاط کرد و بمُرد ماجور شود آثم نہ شود۔
مسئلہ۔ دوا خوردن در بیماری جائز است واجب نیست
اگر دوا نہ خورد و بمُرد آثم[2] نہ شود۔
مسئلہ۔ خوردنِ انواعِ فواکہ و اطعمۂ لذیذ جائز است لیکن
اسراف دراں و افراط ممنوع است
مسئلہ۔ استعمالِ ظروفِ طلا و نقرہ بر مرد و زن حرام است
مسئلہ۔ شرابِ انگوری از آبِ[3] خامِ انگور کہ مسکر شود و
کف آرد نجس است بہ نجاستِ غلیظہ و حرام است قطعی منکرِ آں

[1] مستحب بعض لوگ اس مقدار کو بھی فرض کہتے ہیں۔ زیادہ یعنی اس قدر کھانا کہ بدہضمی کا احتمال پیدا ہو جلئے۔ مخمصہ یعنی بھوک سے جان نکلنے کی حالت ماکول۔ کھانے کی چیز۔ یہی پینے کی چیز کا حکم ہے۔ سدِ رمق۔ جان نکلنے کو روکنا شکم سیر۔ پیٹ بھر کر۔ ماجور شود۔ ثواب ملے گا۔ آثم۔ گنہگار

[2] آثم نہ شود۔ چونکہ دوا سے جان بچنا یقینی نہیں، ہاں بھوک سے جس وقت مر رہا ہے کھانے سے جان بچنا یقینی ہے لہذا نہ کھانا توکل بخدا نہ کہلائے گا اور مر گیا تو گنہگار ہو گا۔ اسراف۔ فضول خرچی، روٹیوں کے کنارے چھوڑ دینا یا بھولی بھولی کھانا بقیہ چھوڑ دینا جب کہ کوئی دوسرا کھانیوالا نہیں اسراف میں داخل ظروفِ طلا و نقرہ۔ سونے چاندی کے برتن

[3] آبِ خامِ انگور۔ انگور کا بدون جوش دیا ہوا عرق۔ مسکر۔ نشہ لانے والا۔ کف۔ جھاگ۔ حرام است۔ اگر اس سے تھوڑا سا حصہ بھی پیا جس سے نشہ بھی نہ چڑھا ہو تو بھی پینے والے کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

کافر است و شرابے کہ از خرمائے[1] تر سازند یا از کشمش کہ مسکر شود
وکف آرد و طلاء کہ آبِ انگور بہ پزند چوں کمتر از دو ثلث خشک
شود بگذارند تا مسکر شود وکف آرد ایں ہر سہ قسم نجس است بنجاست
خفیفہ و ہمچنیں دیگر اشربہ از تمر یا زبیب بعدِ پختن یا از عسل[2] یا انجیر
یا گندم یا جو یا جوار و غیرِ آں آنچہ مسکر باشد و ہمچنیں مثلث عنبی انگور
بعدِ پختن یک ثلث باقی ماندہ باشد ایں ہمہ مسکرات نزدِ امام محمدؒ
حرام است اگرچہ یک قطرہ ازاں خورد نجس است بنجاستِ خفیفہ
رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ کثیرِ آں سُکر آرد قطرۂ ازاں حرام
است و ہر چہ مسکر ست خمر است یعنی ہمچو خمر است در حرمت و نجاست
و نزدِ امام ابی حنیفہؒ سوائے چہار[3] شراب سابقہ از اشربہ لاحقہ آنچہ
بقصدِ لہو خورد حرام است و اگر بقصدِ قوت خورد جائز باشد لیکن
ایں قول امام متروک است و فتویٰ بر قولِ محمد است۔

مسئلہ از خمر ہیچ نفع گرفتن جائز نیست پس چہار پایہ را
ہم ازاں تداوی نباید کرد و طفل را ہم دادہ نہ شود و در مرہمِ زخم ہم
نینداختہ شود

مسئلہ۔ وقتِ خوردنِ طعام و آب سنت آنست کہ اول

[1] خرمائے تر۔ چھواروں کو بھگو کر بغیر پکائے جو شراب تیار کرتے ہیں اس کو نقیع کہتے ہیں طلاء۔ وہ شراب جو انگور کے عرق سے اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اس عرق کو پکا کر آدھے سے ذرا زیادہ خشک کر دیتے ہیں پھر اسکو دھوپ میں رکھ دیتے ہیں جب اس میں جوش آجاتا ہے تو وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔ ہر سہ قسم یعنی سکر، نقیع، طلاء۔ اشربہ۔ شرابیں۔

[2] عسل۔ شہد۔ مثلث عنبی یعنی وہ شراب جو انگور کے عرق سے اس طور پر بنائی جائے کہ عرق کو پکا کر دو تہائی خشک کر دیا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔ مسکرات نشہ آور چیزیں۔ ہر چہ۔ یعنی جو ایسی نشہ آور چیز ہو کہ اس کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ ہو جائے اس کے چند قطرے بھی حرام ہیں۔ اور جو نشہ آور چیز ہے وہ شراب ہے۔

[3] چہار شراب۔ سکر، نقیع، طلاء اور وہ شراب جو انگور کے عرق سے بغیر پکائے بنائی جائے۔ سابقہ۔ جن کا پہلے ذکر گزرا۔ لاحقہ جن کا بعد میں ذکر آیا یعنی "دیگر اشربہ" کے ماتحت۔ لہو کھیل، متروک۔ ناقابلِ عمل ہیچ نفع۔ خواہ استعمال کے ذریعہ تداوی دوا کرنا

بسم اللہ گوید و آخرش الحمد للہ و اوّل و آخر دست بہ شوید و آب بہ سہ کرّت نبوشد ہر بار بسم اللہ و الحمد للہ گوید۔

مسئلہ۔ گوشت کہ از مسلمان یا کتابی خریدہ شود حلال است و آنکہ از بت پرست خریدہ شود حرام است۔

مسئلہ۔ در قبول ہدیہ قول عبد و امتہ و طفل مقبول است۔

مسئلہ۔ شیر اسپ بسبب سُکر و بول ماکول اللحم حرام است

مسئلہ۔ اگر عادل بطہارت یا بنجاست آب خبر دہد قبول کردہ شود و اگر فاسق یا مستور الحال بنجاست آب خبر دہد تحری کند و بہ غالب رائے عمل کند پیشتر اگر در غلبہ ظن صادق داند آب را ریختہ تیمم کند و اگر در غلبہ ظن کاذب داند وضو و تیمم ہر دو اگر کند بہتر باشد و الّا وضو کند

مسئلہ۔ از بندۂ تاجر قبول ضیافت جائز باشد و گرفتن پارچہ یا زر نقد یا غلہ بدون اجازت مولیٰ جائز نیست۔

مسئلہ۔ قبول ضیافت و ہدیہ امرائے ظالم و زن رقاصہ و مغنیہ و نائحہ کہ اکثر مال او از حرام باشد جائز نیست و اگر داند کہ اکثر مال او از حلال است جائز است۔

فصل

در لباس۔ پارچہ پوشیدن بقدر ستر عورت و

ل بسم اللہ۔ زور سے کہے تاکہ دوسرے بھی عمل کریں۔ سہ کرت۔ تین مرتبہ۔ بول ماکول اللحم۔ ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ کتابی۔ جو قوم کسی آسمانی کتاب کو مانتی ہے۔ حرام۔ اگر مشرک یہ بتائے کہ میں یہ گوشت مسلمان سے خرید کر لایا ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے

ٹ در قبول۔ یعنی اگر کوئی لونڈی یا بچہ یا غلام یہ کہے کہ یہ ہدیہ تمہارے فلاں دوست نے بھیجا ہے تو اس کا قول معتبر ہے۔ عادل۔ یعنی جو فاسق نہ ہو۔ فاسق۔ جو گناہ کبیرہ کرتا ہو۔ مستور الحال۔ جس کی حالت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہم اس کو عادل یا فاسق نہ کہہ سکیں تحری۔ ٹھیک بات سوچنا۔ غالب رائے۔ جس بات کا زیادہ خیال ہو تیمم۔ اس خیال سے کہ شاید خبر دینے والا سچا اور پانی ناپاک ہو۔

ٹ از بندہ۔ چونکہ کارکنوں کو عموماً مالک کی طرف سے مہمان داری کی اجازت ہوتی ہے۔ ہدیہ دینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ امرائے ظالم۔ جو جبراً حکومت کر رہے ہوں۔ رقاصہ ناچنے والی مغنیہ۔ گانے والی۔ نائحہ۔ رونے کا پیشہ کرنے والی جس کا بعض ملکوں میں رواج ہے۔ جائز نیست۔ چونکہ اس کی کمائی حلال نہیں ہے۔ از حلال است یعنی ان ناجائز پیشوں کے علاوہ اس کی کوئی جائز آمدنی بھی ہے اور وہ زیادہ ہے۔ لباس۔ موٹے صوف کا لباس انبیاءؑ کی سنت ہے۔ سب سے پہلے حضرت سلیمانؑ نے صوف کا لباس پہنا ہے۔

دفعِ سرما وگرمائے مہلک فرض[1] است وزیادہ ازاں برائے زینت مامور واظہارِ نعمتِ خدا وادائے شکر مستحب است ومسنون آنست کہ لباسِ انگشت نما[2] نہ پوشد ودامن دراز تا نصفِ ساق باشد ودامن تا شتالنگ جائز است وفرو تر ازاں حرام است وشملہ یک وجب بہ نیتِ سنت مستحب است و زیادہ تکلف در لباس بنا بر اسراف وتکبر حرام است یا مکروہ وبدونِ آں مباح است

مسئلہ معصفر[3] ومزعفر مرداں را حرام است نہ زناں را وبروایتے رنگِ سرخ مرداں را مطلقاً مکروہ است مگر مخطط مثلِ سوسی۔

مسئلہ۔ پارچہ کہ تار وپودِ آں ابریشم باشد زناں را حلال است ومرداں را حرام است مگر مقدارِ چہار انگشت چوں علَم وآنچہ پودِ آں ابریشم وتارِ آں از پنبہ یا صوف باشد در حرب جائز است وآنچہ پودِ آں از پنبہ است وتارِ آں ابریشم مشروع است در ہر حال جائز است۔

مسئلہ۔ از پارچۂ ابریشمی خالص فرش وتکیہ ساختن جائز

---

[1] فرض است۔ یعنی ایسا لباس پہننا فرض ہے جو مہلک سردی یا گرمی سے بچا سکے۔ ماتور۔ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ انسان کو ایسا لباس پہننا چاہیے جس سے انسان پر خدا کی نعمتوں کا اظہار ہو لہذا باوجود اچھا لباس میسر نہ آسکنے کے خراب لباس اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ آنحضور ؐ نے بسا اوقات کئی کئی ہزار درہم کی چادر بھی زیبِ تن فرمائی ہے اور جب نہیں ہے تو پیوند لگا لباس بھی پہنا ہے۔

[2] انگشت نما یعنی ایسا لباس جس کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھیں۔ دامن یعنی تہ بند یا پائجامہ نصف پنڈلی تک پہننا سنت ہے۔ اور ٹخنہ سے اوپر تک جائز ہے۔ لیکن اگر ٹخنے ڈھک جائیں یا اس سے بھی نیچے ہو جائے تو حرام ہے۔ شملہ۔ عمامہ کا وہ کنارا جو کمر کے پیچھے لٹکایا جاتا ہے۔ وجب بالشت بعض علماء نے نصف کمر تک کی اور بعض نے پوری کمر تک کی اجازت دی ہے بدونِ آں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ انسان میں وہ لباس پہن کر تکبر نہ پیدا ہو۔

[3] معصفر۔ وہ کپڑا جو کسمب کے پھولوں میں رنگا ہوا ہو۔ مزعفر۔ وہ کپڑا جو زعفران میں رنگا گیا ہو۔ مخطط۔ دھاری دار سوسی ایک قسم کا دھاری دار کپڑا ہے۔ تار وپود۔ تانا بانا۔ ابریشم یعنی کپڑے کا تیار کردہ ریشم۔ علَم۔ کناری۔ پود۔ بانا۔ تار۔ تانا۔ پنبہ۔ یعنی سوت۔ حرب لڑائی۔ فرش وتکیہ۔ دروازوں کے پردے بھی بنانا جائز نہیں ہے۔

است نزدِ امامِ اعظمؒ و نزدِ صاحبینؒ جائز نیست

مسئلہ۔ زناں را زیورِ زر و نقرہ پوشیدن جائز است و مرداں را جائز نیست مگر انگشتری[1] و نقرہ و کندنِ زر گردِ نگینہ۔

مسئلہ۔ بستنِ دندانِ شکستہ بہ تارِ نقرہ جائز است نہ بہ تارِ زر و نزدِ صاحبینؒ بہ تارِ زر ہم جائز است۔

مسئلہ۔ انگشتری از آہن و سنگ و روئیں جائز نیست

مسئلہ۔ بادشاہ و قاضی را انگشتری برائے مُہر داشتن سنت[2] است و دیگراں را ترکِ آں افضل است۔

مسئلہ۔ طعام خوردن در ظرفے کہ کوفتِ نقرہ براں باشد و نشستن براین چنیں کرسی جائز است بشرطیکہ از موضعِ نقرہ احتیاط کند و نزدِ ابی یوسفؒ مکروہ است و از محمد دو روایت است

مسئلہ۔ طفلِ نر[3] را پوشیدنِ حریر و زر حرام است۔

مسئلہ۔ در وطی و دواعیِ آں جماع کردن با زنِ منکوحہ و مملوکہ خود در دُبر یا در حالتِ حیض حرام است

مسئلہ۔ لواطت حرام است قطعی منکرِ حرمتِ آں کافر است

مسئلہ۔ دیدنِ زنِ اجنبیہ را یا امرد را بہ شہوت حرام است

---

[1] انگشتری۔ یعنی جو ساڑھے چار ماشے سے زیادہ کی نہ ہو۔ کندنِ زر۔ یعنی نگ کا حلقہ۔ صاحبین۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ اگر کسی کے دانت ہل جائیں اور سونے کے تاروں سے ان کو جکڑا جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے امام ابو حنیفہؒ کا بھی پہلا قول یہی ہے لیکن دوسرے قول میں چاندی کے تار سے باندھنے کی اجازت ہے سونے کے تار سے باندھنے کی ممانعت ہے۔ روئیں۔ کانسی۔

[2] سنت است۔ جس شخص کو مہر دار انگوٹھی پہننے کی ضرورت ہو اس کو بائیں ہاتھ کی خنصر میں اس طور پر پہننا چاہیے کہ نگ اندر کی طرف رہے۔ کوفتِ نقرہ۔ چاندی کا پیوند۔ احتیاط کند۔ اگر پانی پینے کا گلاس ہے تو اس طرف منہ نہ لگائے جس طرف چاندی کا پیوند ہے۔ نیز کرسی کے اس حصہ سے بدن کو بچائے جہاں چاندی لگی ہوئی ہے۔ دو روایت۔ یعنی ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ ہے اور ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ نہیں ہے۔

[3] طفلِ نر۔ لڑکا۔ زر۔ چاندی کا بھی یہی حکم ہے۔ وطی۔ ہم بستری کرنا۔ دواعیِ آں۔ وہ حرکتیں جو ہم بستری کی رغبت پیدا کریں۔ منکوحہ۔ جس عورت سے نکاح ہوا ہو۔ مملوکہ۔ یعنی لونڈی۔ دُبر۔ پاخانہ کا مقام۔ لواطت۔ لڑکوں کے ساتھ اغلام کرنا۔ زنِ اجنبیہ یعنی جو بیوی نہ ہو۔ امرد۔ نو عمر لڑکا جس کے داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔

وہمچنیں دست با جنبیہ بہ شہوت[1] رسانیدن داز پا حرکتِ نامشروع کردن در حدیث آمدہ کہ زنائے چشم نظر است و زنائے دست گرفتن و زنائے قدم راہ رفتن و زنائے زبان سخن گفتن و فرج تصدیق و تکذیبِ آنہا می کند۔

مسئلہ۔ نظر کردن بہ عورتِ دیگرے حرام است مگر عند الضرورۃ بقدرِ ضرورت بہ بیند چوں طبیب یا ختنہ کنندہ یا قابلہ[2] یا حقنہ کنندہ ومرد را از مرد سوائے عورت دیدن جائز است یعنی از ناف تا زانو نہ بیند و زن را ہم از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست و دیگر بدن دیدن جائز است وہمچنیں زن را از مرد اگر شہوت نباشد و در حالتِ شہوت اصلا نہ بیند و مرد را از زنِ اجنبیہ اصلا دیدن جائز نیست مگر زنے کہ برائے حوائج[3] بیروں می آید روے و دو دست او دیدن جائز است اگر شہوت نباشد والا جائز نیست در قرآن آمدہ بگواے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردانِ مسلماناں را کہ از زناں چشم بپوشند و فروج را نگاہ دارند و در حدیث آمدہ ہر کہ زنِ اجنبیہ را بہ شہوت بہ بیند سرب در چشم او روزِ قیامت ریختہ شود۔

مسئلہ۔ از زنِ منکوحہ و مملوکۂ خود تمام بدن دیدن جائز است

[1] بشہوت رسانیدن۔ یعنی شہوت کے ساتھ ہاتھ سے چھونا۔ نامشروع۔ ناجائز نظر است۔ یعنی شہوت سے دیکھنا۔ راہ رفتن۔ یعنی شہوت سے جانا۔ سخن گفتن یعنی شہوت کی باتیں کرنا۔ تصدیق۔ یعنی اگر زنا کیا۔ تکذیب۔ یعنی اگر زنا نہ ہوا۔ عورت۔ یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا ڈھانپنا ضروری ہے۔ عند الضرورۃ۔ یعنی مجبوری میں۔ طبیب۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے کے لیے دیکھنا ضروری ہے۔ ختنہ کنندہ۔ ختنہ کرنے والے کو لامحالہ پیشاب گاہ دیکھنی اور چھونی پڑے گی۔

[2] قابلہ۔ دائی جو بچہ جنواتی ہے۔ حقنہ پاخانے کے مقام میں پچکاری چڑھانا۔ نہ بیند۔ چونکہ یہ حصہ مرد کا بھی عورت ہے۔ جائز است۔ چونکہ عورت کے بدن کا یہ حصہ دوسری عورت کے لیے عورت نہیں ہے۔ ہمچنیں۔ یعنی عورت بھی مرد کا بدن ناف سے ران تک کے سوا بدون شہوت کے دیکھ سکتی ہے۔ اصلا یعنی بدن کا کوئی بھی حصہ۔

[3] حوائج ضروریات۔ والا۔ یعنی اگر چہرہ وغیرہ دیکھنے سے شہوت پیدا ہو تو اس کا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ فروج۔ شرمگاہیں۔ نگاہ دارند۔ یعنی زنا نہ کریں چشم بپوشند۔ نہ دیکھیں۔ سرب سیسہ مملوکۂ خود۔ یعنی وہ لونڈی جس سے ہم بستری جائز ہو۔

لیکن مستحب آنست کہ شرمگاہ را نہ بیند[1] و از زنِ محرّمہ خود و از کنیزِ اجنبی سر و روے و ساق و بازو بہ بیند و مس کردن ہم جائز است اگر از شہوت مامون باشد و شکم و پشت و ران نہ بیند و بندہ از مالکہ خود مثلِ اجنبی است ۔

مسئلہ ۔ دیدن بہ سوئے زنِ اجنبیہ وقتِ ارادۂ نکاح یا شرائے آں با وجودِ شہوت ہم جائز[2] است و ہمچنیں شاہد را نزدِ تحمّل شہادت و ادائے آں و حاکم را نزدِ حکم

مسئلہ ۔ خوجہ و آختہ را حکمِ مرد است ۔

مسئلہ ۔ عزل از منکوحہ حرّہ یعنی منی بیروں انداختن تا علوق نہ شود بے اذنِ او جائز نیست و اگر مملوکۂ غیر منکوحۂ او[3] باشد بغیر اذن سیدِ او جائز نیست و از مملوکۂ خود بے اذن جائز است ۔

مسئلہ ۔ اگر کسے کنیز را بشرا یا ہبہ یا ارث یا مانندِ آں مالک شد وطیِ آں جائز نیست و نہ دواعیِ وطی تا کہ در ملکِ او یک حیض کامل یافتہ شود و اگر صغیرہ یا آئسہ باشد بعد یک ماہ وطی جائز است

مسئلہ ۔ اگر دو کنیز در ملکِ کسے باشند کہ نکاحِ آں ہر دو جمع نتواں کرد آں کس اگر با یکے وطی کرد دیگر بر وے حرام باشد تا کہ آں را

---

[1] نہ بیند ۔ شرم و حیا کے بھی خلاف ہے ۔ اور اس حرکت سے قوتِ حافظہ کمزور ہوتی ہے ۔ ساق ۔ پنڈلی ۔ مس کردن ۔ چھونا ۔ اجنبی است ۔ لہٰذا غلام اپنی مالکہ کا ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دیکھ سکتا ۔

[2] جائز است ۔ لیکن چھونا جائز نہیں ۔ تحمل شہادت ۔ یعنی اپنے آپ کو اس قابل بنانا کہ گواہی دے سکے ۔ خوجہ ۔ وہ مرد جس کے پیشاب کا مقام کٹوا دیا گیا ہو ۔ آختہ ۔ وہ مرد جس کے خصیے نکلوا دیے گئے ہوں ۔ مرد است ۔ لہٰذا پندرہ سال کی عمر تک عورتوں میں آجا سکتا ہے ۔ اس کے بعد پردہ ضروری ہے ۔ عزل ۔ یعنی ہم بستری میں انزال کے وقت عضو کو باہر نکال لینا ۔ علوق ۔ حمل ۔

[3] منکوحۂ او ۔ یعنی وہ دوسرے کی لونڈی ہے جو اس کے نکاح میں ہے ۔ بے اذن ۔ یعنی اس لونڈی سے بے پوچھے ۔ شرا ۔ خریداری ۔ دواعیِ وطی ۔ بوسہ لینا ۔ گلے لگانا ۔ آئسہ ۔ وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو ۔ بعد یک ماہ ۔ اگر وہ حاملہ ہے تو پھر بچہ ہونے کے بعد ۔ نتواں کرد ۔ مثلاً دونوں بہنیں ہوں یا آپس میں پھوپی، بھانجی ہوں ۔ آں را ۔ یعنی جس سے ہم بستری کر لی ہے ۔

را از ملکِ خود خارج کند یا نکاح کردہ دہد[1]

فصل در کسب و تجارت و اجارہ۔ در حدیث آمدہ کہ طلبِ حلال فرض است بعد فرائض و بہترین کسب عملِ دستِ خود است داؤد علیہ السّلام عمل از دستِ خود می کرد و می خورد زرہ می ساخت دیگر بیع مبرور بہتر است یعنی بیع کہ پاک باشد از فساد و کراہیت۔

مسئلہ۔ اگر مبیع مال نہ باشد مثل مَیتہ یا خون یا حُر بیعِ آں باطل است[2] و ہمچنیں اگر مال باشد لیکن متقوم نہ باشد مانندِ پرندہ در ہوا یا ماہی در دریا و مانندِ خمر و خوک۔

مسئلہ۔ مالِ غیر متقوم اگر عوض رخت فروختہ شود بیعِ عرض فاسد باشد و بیعِ خمر و مانندِ آں باطل است

مسئلہ۔ از بیعِ باطل مشتری مالک نہ شود و از بیعِ فاسد بعد قبض مالک شود لیکن فسخِ آں واجب است۔

مسئلہ۔ بیعِ شیر در پستان باطل است کہ مشکوک الوجود[3] است احتمال است کہ ریح باشد

مسئلہ۔ بیع کہ انجام آں بمنازعت کشد فاسد است چنانچہ

---

[1] دہد۔ یعنی دوسرے سے نکاح کر دے غرضیکہ جب تک پہلی سے اس کے لیے ہمبستری ناجائز نہیں ہو جائے گی دوسری اس پر حرام رہے گی۔ اجارہ۔ ٹھیکہ عمل دست ہاتھ کی مزدوری سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے گیہوں کی کاشت کی حضرت نوح علیہ السلام نے بڑھئی کا کام کیا۔ ادریس علیہ السلام نے درزی کا کام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بزازہ کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لان چگتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شکار سے گذارا کرتے تھے۔ زرہ لوہے کی جالی کا کرتہ۔ بیع مبرور۔ نیک بیع یعنی جس میں کوئی فساد و کراہت نہ ہو

[2] باطل است۔ یعنی نہ قیمت بیچنے والے کی ملکیت میں آئے گی نہ اس سودے کا خریدنے والا مالک ہو سکے گا متقوم نہ باشد۔ یعنی خریدنے والا خریداری کے وقت اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ در ہوا۔ مثلاً آپ کا کبوتر ہے لیکن وہ کا بک یا ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ آسمان میں اڑ رہا ہے۔ فاسد باشد۔ یعنی اگرچہ اس معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے لیکن فریقین کی ملکیت ثابت ہو جائے گی۔

[3] مشکوک الوجود۔ وہ چیز جس کے ہونے نہ ہونے میں شک ہو۔ ریح باشد۔ یعنی تھنوں میں دودھ نہ ہو بلکہ ہوا بھری ہو۔

بیعِ پشم[۱] بر پشتِ گوسفند یا چوب در سقف یا یک ذراع در پارچہ یا بأجلِ مجہول پس اگر مشتری فسخِ بیع نہ کرد و چوب از سقف جدا کرد و ذراع از ثوب یا اَجل را مشتری ساقط کرد بیع صحیح و لازم شد۔

مسئلہ۔ بیع بشرطِ[۲] فاسد فاسد است و شرطِ فاسد آن است کہ مقتضائے عقد نہ باشد و دراں منفعت باشد بائع را یا مشتری را یا مبیع را کہ مستحقِ نفع باشد۔

مسئلہ۔ شرط کردن ملک مشتری مقتضائے عقد است پس فاسد نیست[۳] و شرط آنکہ مشتری ایں جامہ را نہ فروشد اگرچہ مقتضائے عقد نیست لیکن منفعتِ کسے نیست پس فاسد نیست و شرط آنکہ مشتری ایں اسپ را فربہ کند دریں منفعتِ مبیع است لیکن مبیع انسان نیست کہ مستحقِ نفع باشد پس فاسد نیست چنیں شرائط لغو است و بیع صحیح و شرط آنکہ بائع یک ماہ در خانۂ مبیعہ سکونت کند دریں نفعِ بائع است پس شرط فاسد است و آنکہ بائع ایں پارچہ را جامہ دوختہ دہد دراں نفعِ مشتری است نیز فاسد است و شرط آنکہ عبدِ مبیع را مشتری آزاد کند دریں نفعِ مبیع است نیز فاسد است از ایں چنیں شروط بیع فاسد شود زیادہ تفصیلِ مسائلِ بیعِ باطل و فاسد

[۱] پشم۔ اون جبکہ اون جانور کے بدن پر ہے تو اس کے کاٹنے میں فریقین کا اختلاف ہوگا۔ بیچنے والا چاہے گا کہ کم کٹے اور خریدنے والا زیادہ کاٹنے کی کوشش کرے گا۔ سقف۔ اس صورت میں اگر کڑی متعین نہیں ہے تو فریقین میں اختلاف کا سبب ہوگا اور اگر متعین بھی ہو تو بھی چونکہ اس کا قبضہ دینا بدون بیچنے والے کے مزید نقصان کے ممکن نہیں اس لیے یہ بیع بھی فاسد ہے۔ یک ذراع۔ یہ مسئلہ کر گے کے کپڑے میں زیادہ واضح ہے اس لیے کہ اس کے اوپر کے پلو اور اندر کی بناوٹ میں عموماً فرق ہوتا ہے۔ اجل مجہول یعنی لین دین کا وقت ایسا ہو کہ اس کے بارے میں یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کب آئے گا مثلاً موسم کی پہلی بارش۔

[۲] شرطِ فاسد یعنی کسی معاملہ میں فاسد وہ شرط کہلائے گی جو مقتضائے عقد نہ ہو یعنی اگر اس شرط کا ذکر نہ کیا جاتا تو اس کا معاملہ سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس میں بیچنے والے کا فائدہ ہو مثلاً بیچنے والا یہ کہے کہ میں یہ چیز اس قیمت پر دوں گا بشرطیکہ تم مجھے فلاں چیز تحفہ میں دے دو یا خریدنے والے کا فائدہ ہو۔ مثلاً خریدنے والا یہ کہے کہ میں یہ چیز اس قیمت پر خرید لوں گا بشرطیکہ تم مجھے فلاں چیز ہدیہ میں دے دو یا اس چیز کا فائدہ ہو جو فروخت ہو رہی ہے اور وہ اپنے حق کا مطالبہ کر سکتی ہو۔ مثلاً یہ شرط ہو کہ اس غلام سے خدمت نہ لی جائے گی۔

[۳] فاسد نیست۔ یعنی اگر خریدار یہ کہے کہ میں اس شرط پر خریدتا ہوں کہ میں اس چیز کا مالک ہوں گا تو یہ شرط درست ہے اس لیے کہ یہ شرط مقتضائے عقد کے موافق ہے اگر اس شرط کا ذکر نہ بھی کیا جاتا تب بھی یہی صورت تھی۔ منفعت نیست۔ یعنی یہ شرط اگرچہ عقد کے مقتضا کے خلاف ہے لیکن اس میں گھوڑے کا فائدہ ہے لیکن گھوڑا اپنے حق کے مطالبہ کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ نفعِ بائع است۔ اور بیچنے والا اپنے اس حق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ نیز فاسد است۔ یعنی خریدار کپڑا اس شرط پر خریدے کہ فروخت کرنے والا اس کپڑے کا کرتا بھی سی کر دے۔ مبیع است۔ غلام کے آزاد ہو جانے میں غلام کا فائدہ ہے۔

درکتبِ فقہ است ازیں بیوع اجتناب[1] واجب است ۔

مسئلہ ربوٰ حرام است در بیع و قرض گناہ کبیرہ است منکرِ حرمت آں کافر است بدانکہ ربوٰ دو قسم است یکے ربوٰ نسیہ[1] یعنی نقد را بہ نسیہ فروختن دوم ربوٰ فضل[1] یعنی اندک را بہ بسیار فروختن نزدِ امام اعظمؒ اگر دو چیز یافتہ شود ہر دو قسم ربوٰ حرام باشد یکے اتحادِ جنس[2] دوم اتحادِ قدر۔ قدر عبارت است از کیل یا وزن و اگر ازیں دو چیز یکے یافتہ شود ربوٰ نسیہ حرام باشد نہ ربوٰ فضل پس اگر گندم را عوضِ گندم یا نخود را عوضِ نخود یا جَو را عوضِ جَو یا زر را عوضِ زر یا آہن را عوضِ آہن فروختہ شود فضل و نسیہ ہر دو حرام باشد کہ در ہر دو[3] چیز اتحادِ جنس و اتحادِ قدر موجود است و اگر گندم را عوضِ نخود یا زر را عوضِ سیم یا آہن را عوضِ مس فروختہ شود فضل حلال باشد لیکن نسیہ حرام کہ گندم و نخود ہر دو بیک کیل فروختہ می شوند و آہن و مس بہ یک میزان و سنجات و زر و نقرہ بیک میزان و سنجات فروختہ می شوند اما جنس متحد نیست و اگر پارچہ گزی را بہ پارچہ گزی یا اسپ را عوضِ اسپ فروختہ شود نیز فضل[4] حلال است و نسیہ حرام کہ اتحادِ جنس موجود است و کیل و وزن نیست و اگر ہر دو چیز نیافتہ شود ہم فضل حلال باشد و

---

[1] اجتناب ۔ بچنا ۔ ربوٰ ۔ سود ۔ حرام است ۔ آں حضورؐ نے سود کھانے والے، کھلانے والے سودی کاروبار کے کاتب اور گواہ سب پر لعنت بھیجی ہے ۔ ربوٰ نسیہ ۔ ادھار کا سود مثلاً کوئی شخص دس روپیہ ادھار لیتا ہے تو اس کو یہ کہہ کر دیے جائیں کہ جتنے مہینے بعد واپس لاکر دو گے آٹھ آنہ مہینہ کے حساب سے مزید رقم دینی پڑے گی اب مثلاً وہ شخص دس ماہ بعد قرض ادا کرتا ہے تو اس کو پندرہ روپے واپس دینے ہوں گے تو گویا دس روپے نقد کی بیع پندرہ روپے ادھار کے ساتھ ہوگی ۔ ربوٰ فضل بڑھوتی کا سود ۔ یعنی مثلاً ہاتھوں ہاتھ دس سیر گیہوں کے بدلے پندرہ سیر گیہوں لینا ۔

[2] جنس ۔ مثلاً گیہوں ۔ اگرچہ ان میں فرق ہو ان کی جنس ایک ہے ۔ قدر ۔ یعنی ناپ یا وزن مثلاً گیہوں اور جو اگرچہ ان کی جنس علیحدہ ہے لیکن عرب میں دونوں پیمانہ سے ناپ کر فروخت کیے جاتے تھے یا چاندی اور سونا اگرچہ ان کی جنس علیحدہ علیحدہ ہے لیکن دونوں وزن کرکے فروخت کیے جاتے ہیں ۔

[3] ہر دو چیز ۔ یعنی جنس کی یکسانیت یا ناپ کی یکسانیت ۔ حرام باشد ۔ یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک چیز نقد ادا ہو دوسری ادھار ۔ در ربوا فضل ۔ ہاں یہ ہو سکے گا کہ سیر کے مقابلہ میں دو سیر لیا جائے ۔ ہر دو حرام باشد ۔ چونکہ ان چیزوں میں جنس اور ناپ کی یکسانیت ہے لہذا مثلاً یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک تولہ چاندی کے عوض دو تولے چاندی لی جائے یا ایک تولہ کے عوض ایک تولہ ہی چاندی ہو لیکن ایک طرف سے نقد ہو دوسری طرف سے ادھار ہو ۔

[4] فضل حلال ۔ یعنی ایک سیر گیہوں کے عوض دو سیر چنوں کا لین دین جائز نہ ہوگا چونکہ جنس بدلی ہوئی ہے ۔ لہذا کمی بیشی جائز ہوگی ۔ نسیہ حرام یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک جنس نقد ادا ہو دوسری ادھار ہو اس لیے دونوں میں قدر مشترک ہے ۔ عرب میں دونوں ناپ کر فروخت ہوتی ہیں ۔

هم نسیه مثلاً گندم را عوضِ زر یا آهن فروخته شود فضل و نسیه هر دو جائز است که این جا نه اتحادِ جنس است و نه اتحادِ قدر که گندم کیلی است و زر و آهن وزنی و همچنیں اگر زر را عوضِ آهن فروخته شود هم هر دو چیز منتفی است نه اتحادِ جنس است و نه اتحادِ قدر که میزان[۱] و سنجاتِ زر دیگر است و میزان و سنجاتِ آهن دیگر و همچنیں اگر گندم را عوضِ آهک فروخته شود که کیلِ گندم دیگر است و کیلِ آهک دیگر و نزدِ شافعیؒ ربٰو در مطعومات و در اثمان[۲] بشرطِ اتحادِ جنسیت جاری است نه در غیرِ آں از آهن و آهک و امثالِ آں و نزدِ مالکؒ طعم و ادّخار علت است پس در فواکهِ تر نزدِ او ربٰو نیست

مسئله۔ بیع گندم به آردِ گندم برابر کیل و خرمائے تر به خرمائے خشک برابر کیل و انگور عوضِ کشمش برابر نزدِ امام اعظمؒ جائز است و نزدِ غیرِ او جائز نیست اگر خرما و انگور خشک شده کم شود۔

مسئله۔ جید و ردی در بابِ ربٰو برابر[۳] باید فروخت یا مقابلهٔ جنس با غیرِ جنس بضمِ غیرِ جنس با ناقص باید کرد۔

مسئله۔ در حدیث آمده هر قرض که قرض دهنده را موجبِ نفع باشد حکمِ ربٰو دارد پس مُقرض از مقروض قبولِ ضیافت نکند مگر بعادتِ قدیم

[۱] میزان۔ ترازو۔ سنج۔ سنگ کا معرب ہے یعنی ترازو کے باٹ کیل و وزن نیست۔ بلکہ کپڑا گزوں سے اور گھوڑے گنتی سے۔ فروخت ہوتے ہیں۔ گندم کیلی است۔ اگرچہ ہندوستان میں گیہوں تول کر فروخت کیے جاتے ہیں۔ لیکن شریعت نے اس کو کیلی یعنی پیمانہ سے ناپ کر فروخت ہونے والی چیز قرار دیا ہے۔ نہ اتحادِ قدر۔ لوہا اور سونا اگرچہ دونوں وزن کر کے فروخت کیے جاتے ہیں۔ لیکن لوہا تولنے کے باٹ ترازو اور قسم کے ہیں اور سونا تولنے کے اور قسم کے لہذا اگر سونے اور لوہے کا لین دین ہو گا تو کمی بیشی بھی جائز ہے اور نقد و ادھار کا فرق بھی درست ہے۔

[۲] اثمان۔ یعنی چاندی سونا یا اُن کے سکے۔ ادخار۔ جمع کر کے رکھنا تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ فواکہ تر۔ تازہ پھل جیسے انگور، انار وغیرہ۔ برابر کیل۔ یعنی ایک پیمانہ مثلاً گیہوں ہوں اور اسی پیمانے کے برابر آٹا ہو۔ کشمش۔ خشک انگور۔ نزدِ امام اعظمؒ جائز است۔ چونکہ فی الحال دونوں برابر ہیں۔ جائز نیست۔ چونکہ آگے چل کر کمی بیشی ہو جائے گی۔

[۳] برابر۔ مثلاً ایک لال گیہوں ہے دوسرا سفید تو برابر کی بیع جائز ہو گی۔ کمی بیشی جائز نہ ہو گی۔ با ناقص۔ یعنی جو کم مقدار کی چیز ہو گیہوں کی اچھی قسم کا خراب قسم کے گیہوں کے ساتھ کمی بیشی سے لین دین کرنا ہو تو ظاہر ہے۔ اچھا قسم کا گیہوں کم ہو گا تو اس کے ساتھ دوسری جنس کی کوئی چیز مثلاً کچھ جو اس کے ساتھ دیدے تاکہ اچھے قسم کے گیہوں کا عوض خراب قسم کے گیہوں میں سے اُس کے ہم وزن کو قرار دیا جا سکے اور خراب قسم کے باقی گیہوں کو جو کا عوض بنایا جا سکے کہ ان دونوں میں کمی بیشی کوئی گناہ نہیں ہے۔ موجب۔ سبب۔ مقرض۔ قرض دینے والا۔ ضیافت۔ مہمان داری۔ بعادتِ قدیم۔ یعنی اگر اس لین دین سے قبل مہمان داری ہوتی چلی آئی تھی تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

بلکہ در سایۂ دیوارِ او نشستن ہم مکروہ است۔

مسئلہ۔ ہنڈوی[1] برائے خطرۂ رہ ہم مکروہ است اگر ہنڈوان درمیان نہ باشد و اگر باشد دراں صورت حرام است در بوٰ۔

مسئلہ۔ چنانچہ از بیعِ فاسد و ربوٰ احتراز باید کرد از اجارۂ فاسدہ[2] ہم احتراز واجب است، جہالتِ معقود علیہ کہ بہ منازعت رساند اجارہ را فاسد کند و شرطِ فاسد نیز، اگر اجارہ کرد کہ امروز دہ سیر آردِ گندم بیک درم نان بپزم اجارہ فاسد شود۔

مسئلہ۔ چیزے کہ از عملِ اجیر حاصل شود بعضے ازاں اجرت مقرر کردن مفسدِ اجارہ است چنانچہ یک من گندم بخراسیاں دہد تا از آردِ آں ربع دراجارۂ سائیدگی دہد و سی آثار میدہ بگیرد یا ریسمانِ خام بہ سفید باف داد بایں شرط کہ سوم حصۂ پارچہ دراجرتِ بافتن بدہد یا یک من گندم بر خر بار کرد تا دہلی بایں شرط کہ ازاں غلہ چہارم حصہ در دہلی دراجورۂ حمالی بہ دہد ایں اجارہ فاسد است۔

مسئلہ۔ در اجارۂ فاسد اجورۂ مثل[3] واجب شود لیکن زیادہ از مسمّٰی نداده شود۔

مسئلہ۔ کم کردنِ بائع در وزنِ مبیع یا مشتری در ثمن حرام است

---

[1] ہنڈوی۔ مثلاً ایک تاجر کی دوکان دہلی میں بھی ہے اور ہمیں دہلی سے کلکتہ جانا ہے اپنے ساتھ روپیہ لے جانے میں خطرہ محسوس ہوتا ہے تو ہم نے اس تاجر کی دہلی والی دکان پر روپیہ جمع کرا دیا اور اس سے کلکتہ کی دوکان کے نام ایک تحریر حاصل کر لی جس کو ہنڈوی کہا جاتا ہے تاکہ وہ تحریر کلکتہ کی دوکان پر دکھا کر ہم روپیے لیں اور راستہ کے خطرے سے بچ جائیں۔ ہنڈوان۔ ہنڈی بنانے کی اجرت۔ حرام است۔ لیکن اگر دہلی والی دکان پر چاندی کے سکہ کے ساتھ کچھ پیسے بھی جمع کرا دیے جائیں تو کلکتہ کی دوکان پر اگر کچھ کمی کے ساتھ بھی چاندی کا سکہ وصول کیا جائے گا تو درست ہو جائے گا۔

[2] اجارہ۔ ٹھیکہ۔ معقود علیہ۔ جس چیز کا معاملہ ہوا ہے۔ اگر اجارہ کرد۔ چونکہ اس صورت میں مزدور کا وقت اور کام دونوں متعین کر دیے گئے ہیں لہذا یہ اجارہ درست نہیں ہے اگر صرف کام متعین ہو یا وقت تب اجارہ صحیح ہوتا ہے۔ اجیر۔ مزدور جو کام کرے۔ خراسیاں۔ خراسی کی جمع ہے۔ بمعنی چکی والا۔ خراس اس بڑی چکی کو کہتے ہیں جس کو کوئی جانور چلائے۔ سائیدگی۔ پسائی۔ ریسماں۔ خام کچا دھاگہ۔ سفید باف۔ کپڑا بننے والا۔ اجورۂ حمالی۔ لدائی کی مزدوری۔

[3] اجورۂ مثل۔ یعنی اس جیسے کام کی مزدوری۔ مسمّٰی۔ یعنی وہ مزدوری جو باہمی طے ہو گئی تھی۔ کم کردنِ بائع۔ یعنی بیچنے والا سودا کم تول کر دے۔ یا مشتری۔ یعنی خریدار جس چیز کے عوض سودا خرید رہا ہے وہ کم ادا کرے۔

حق تعالےٰ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ فرمودہ۔

مسئلہ در ادا کردنِ ثمنِ مبیع وغیرہ دیونِ معجّلہ و مزدوریِ مزدور بے عذر تاخیر کردن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود درنگ کردنِ غنی ظلم است و مزدور را اجرت دہید پیش ازانکہ عرقِ او خشک شود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چوں دَین ادا کردے زیادہ از قدرِ واجب دادے بجائے نیم وسق یک وَسْق و بجائے یک وسق دو وسق دادے و می فرمود کہ ایں قدر حقِ تست و ایں قدر افزونی از من است ایں زیادہ دادن بے شرط ربو نیست جائز است بلکہ مستحب است۔

مسئلہ۔ غدر و فریب و کذب کسبِ حلال را حرام سازد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در بازار تودۂ گندم دید چوں دستِ مبارک دراں گندم فرو کرد اندرونِ تودۂ گندم تر بود فرمود کہ ایں چیست بائع گفت کہ باراں بوے رسیدہ بود فرمود کہ گندم تر بالائے تودہ چرا نہ کردی ہر کہ فریب دہد مسلماناں را از ما نیست۔

مسئلہ سماحت یعنی از حقِ خود در گزر کردن در بیع و شرا و ادائے دین و تقاضائے آں مستحب است۔

لہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ۔ کم لین دین کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔
ثمنِ مبیع۔ سودے کی قیمت۔ دیونِ معجّلہ وہ قرض جن کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔
بے عذر یعنی بدون کسی مجبوری کے خواہ مخواہ ادائیگی میں تاخیر کرنا حرام ہے۔ درنگ کردن یعنی مالدار اگر کسی کا حق دینے میں ٹال مٹول کرے تو وہ ظالم ہے۔
عرق۔ پسینہ۔

ٹہ وَسْق۔ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع کوفی اسی تولے کے سیر کے حساب سے تین سیر چھ چھٹانک کا ہے۔
بے شرط یعنی اصل معاملہ میں یہ بڑھوتری شرط کے طریقے پر طے نہ ہوئی ہو۔ غدر۔ وعدہ خلافی۔ فریب۔ دھوکہ دہی۔ تودہ ڈھیر۔

ٹہ از ما نیست۔ یعنی جو مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں شمار نہیں اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا۔

سماحت چشم پوشی۔ مستحب است آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرض دے دیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے ملازمین کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ اگر مقروض تنگدست ہو تو اس سے درگذر کرنا۔ شاید اللہ تعالےٰ قیامت کے روز ہمارے گناہوں سے بھی درگذر فرمادے۔ چنانچہ اس کے مرنے کے بعد حق تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا اور بخش دیا۔

مسئلہ۔ اگر مشتری بعدِ تمامِ عقدِ بیع از خریدن پشیمان شد و بائع بخاطرِ او اقالہ[1] بیع کند حق تعالیٰ گناہانِ بائع را بیامرزد۔

مسئلہ۔ در بیع مرابحہ کہ بائع از خریدنِ سابق باضافۂ سود ایں مثلاً بفروشد و بیعِ تولیہ کہ ہماں قیمتِ سابق بفروشد قیمتِ سابق بلا تفاوت گفتن واجب است و اگر بر مبیع سوائے قیمت مانندِ اجرتِ[2] حمالی یا قصاری خرج شدہ باشد آں را با قیمت ضم کند و بگوید کہ ایں قدر زرِ من بریں رخت خرج شدہ است و نگوید کہ بایں قدر زر خریدہ ام تا کاذب نباشد۔

مسئلہ۔ اگر شخصے یک پارچہ مثلاً بہ دہ درم فروخت و ہنوز مبلغِ ثمنِ مشتری بہ بائع نداد ہ بائع ہماں پارچہ را از مشتری بہ پنج درم خرید یا آں پارچہ با پارچۂ دیگر بہ دہ درم خرید ایں بیع صحیح نباشد کہ در حکمِ ربوٰ[3] است۔

مسئلہ۔ بیعِ منقول پیش از قبض صحیح نیست اگر کیلی بشرطِ کیل خرید و مشتری از بائع کیل کردہ گرفت پیشتر بدستِ دیگرے بشرطِ کیل فروخت مشتریِ ثانی را ازاں طعامِ مبیع خوردن یا بدستِ کسے دیگر فروختن جائز نیست تا کہ باز کیل نہ کند

---

[1] اقالۂ بیع۔ سودا واپس لے لینا اور دام واپس کر دینا۔ بیامرزد۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص ایسے خریدار سے اقالہ کرے گا جو خرید کر پشیمان ہوا ہو۔ اللہ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔ مرابحہ۔ وہ معاملہ جس میں مثلاً بیچنے والا ایک آنہ روپیہ اصل خرید پر نفع لے کر فروخت کرے۔ تولیہ۔ وہ معاملہ جس میں بیچنے والا دام کے دام فروخت کرے۔ تفاوت۔ فرق۔

[2] اجرتِ حمالی۔ بوجھ اٹھا کر لانے کی اجرت۔ قصاری۔ دھوبی پن۔ ضم کند۔ ملادے۔ خرج شدہ است۔ یعنی خرچہ لگا کر یہ کہے کہ یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے۔ یہ نہ کہے کہ میں نے اتنے میں خریدی ہے۔ مبلغِ ثمن۔ قیمت کا روپیہ۔ با پارچۂ دیگر۔ یعنی پہلے داموں سے گھٹا کر داموں میں خریدے یا پہلے سودے کے ساتھ اور سودا ملا کر پہلے داموں سے خریدے۔

[3] ربوٰ است۔ لیکن اگر پہلا معاملہ مثلاً روپوں کے عوض ہوا تھا دوبارہ معاملہ کسی اور سامان کے عوض ہوا ہو تو پھر سود نہ رہے گا۔ منقول۔ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے۔ پیش از قبض۔ یعنی جب تک خریدار اس چیز کو اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ ہاں اگر زمین یا مکان خریدا ہے تو اس کو قبضہ کرنے سے پہلے بھی فروخت کر سکتا ہے۔ کیلی بشرطِ کیل خرید۔ مثلاً گیہوں اس طور پر خریدے کہ ایک روپیہ میں ایک صاع۔ کیل کردہ گرفت۔ یعنی صاع سے ناپ کر گیہوں لے لے۔ مشتریِ ثانی۔ دوسرا خریدار۔ طعامِ مبیع۔ یعنی فروخت شدہ گیہوں۔

وکیلِ[1] اوّل کافی نیست احتیاطاً برائے آنکہ مبادا چیزے در کیل زیادہ برآید ومالِ بائع باشد

مسئلہ۔ نجش حرام است۔ نجش آن است کہ کسے بدونِ قصدِ خرید خود را خریدار نمودہ قیمتِ مبیع زیادہ گوید تاکسے دیگر مشتری فریب خورد۔

مسئلہ۔ اگر مسلمانے خرید می کند و نرخِ[2] مشخص می کند یا پیغام زنے دادہ دیگر براں برآمدہ پیغامِ خود دہد ایں معنی مکروہ است تا وقتیکہ معاملۂ خریدارِ اوّل درست شود یا موقوف ماند۔

مسئلہ۔ کاروانِ غلّہ را اگر کسے از شہر برآمدہ ملاقات کند و تمام غلّہ را خرید نماید ایں را تلقیِ جلب گویند اگر ایں معنی اہلِ شہر را مضر باشد ممنوع باشد و اگر مضر نہ باشد جائز باشد مگر درصورتیکہ نرخِ شہر را بر کارواں پوشیدہ دارد کہ ایں فریب[3] و مکروہ است۔

مسئلہ۔ اگر شہرے متاعِ کارواں را نرخ گراں کردہ بفروشد و در شہر قحط و تنگی باشد ایں معنی مکروہ است۔

مسئلہ۔ بیع وقتِ اذانِ جمعہ مکروہ است۔

[1] کیلِ اول۔ یعنی وہ نپائی جو پہلے معاملہ میں ہوئی تھی۔ مالِ بائع۔ چونکہ خریدار تو صرف ایک صاع کا مالک ہوا ہے۔ نجش یہ وہی صورت ہے جو عام طور سے نیلام کرنے والے کرتے ہیں کہ فرضی خریدار کھڑے کرکے چیز کی بولی میں اضافہ کرا دیتے ہیں۔

[2] نرخ مشخص میکند۔ یعنی بھاؤ طے کر رہا ہے۔ پیام زنے۔ یعنی کسی عورت سے منگنی کر رہا ہے۔ موقوف ماند۔ یعنی معاملہ ٹوٹ جائے۔ تلقی جلب۔ غلہ لانے والے قافلہ سے شہر کے باہر جاکر معاملہ طے کرلینا۔ مضر باشد۔ مثلاً شہر میں غلہ کی کمی ہے اور یہ اس طور پر خرید کر شہری لوگوں کو تنگ کرنا چاہتا ہے۔

[3] فریب۔ یعنی قافلہ والوں کو دھوکا دینا ہے۔ اگر شہری۔ یعنی اگر شہر میں غلہ کی کمی ہے اور شہر کا کوئی باشندہ دیہاتی قافلہ کا غلہ گراں کرکے فروخت کرتا ہے تو مکروہ ہے۔ اذان۔ یعنی پہلی اذان جبکہ وہ زوال کے بعد ہو۔

مسئلہ۔ اگر دو مملوک صغیر باہم قرابتِ محرمیت داشتہ باشند فروختن آنہا علیحدہ علیحدہ مکروہ[1] است و ممنوع و ہمچنیں اگر یکے از آنہا صغیر باشد و دوم کبیر و نزدِ بعضے ایں بیع جائز نباشد

مسئلہ۔ بیعِ چربیِ میتہ جائز نیست۔

مسئلہ۔ بیعِ روغنِ نجس نزدِ ابی حنیفہ جائز است و نزدِ دیگر ائمہ جائز نیست۔

مسئلہ۔ بیعِ گندگیِ[2] انسان اگر مخلوط نباشد نزدِ امامِ اعظمؒ مکروہ است و اگر مخلوط باشد بخاک و مانندِ آں نزدِ امام اعظمؒ جائز است و بیعِ سرگیں ہم نزدِ او جائز است و نزدِ اکثر ائمہ بیعِ ہیچ چیز ازاں جائز نیست۔

مسئلہ۔ ہرچہ بیعِ آں جائز نیست انتفاع بداں جائز نیست

مسئلہ۔ احتکار یعنی بند کردن و نہ فروختن قوتِ آدمیاں و چہار پائیگاں در شہرے کہ برائے اہلِ آں مضر باشد مکروہ است نزدِ امام ابی یوسفؒ در ہر جنس کہ ضررِ احتکارِ آں بہ عامہ باشد احتکارِ آں ممنوع است حاکم محتکر را امر کند کہ زیادہ از حاجتِ خود بفروشد۔

مسئلہ۔ اگر کسے غلۂ زراعتِ خود را بند کرد یا از شہرے

[1] مکروہ است۔ جبکہ خرید و فروخت سے جدہ کے لیے روانگی میں خلل پڑتا ہو۔ قرابتِ محرمیت۔ یعنی ایسی رشتہ داری جس کی بنا پر ایک دوسرے کا محرم ہو۔ مکروہ حدیث شریف میں آیا ہے جس نے ماں سے بچہ کو جدا کیا۔ خدا اس کو قیامت کے دن اس کے دوستوں سے جدا کر دے گا۔ صغیر۔ چھوٹا۔ کبیر۔ بڑا۔ میتہ۔ مُردار

[2] گندگی۔ یعنی پیشاب پاخانہ۔ سرگیں۔ گوبر۔ انتفاع۔ نفع اٹھانا۔ قوت۔ کھانے کی چیزیں جیسے غلہ، پھل، چارہ۔ مضر باشد یعنی شہر میں ان چیزوں کی کمی ہو۔ عامہ۔ یعنی شہر کے عام باشندے۔ ممنوع یعنی خواہ وہ کوئی چیز ہو۔ محتکر۔ اندوختہ کرنے والا۔ غلّہ۔ پیداوار۔

دیگر خریدہ آوردہ بند کرد احتکار نیست۔

مسئلہ۔ بادشاہ و حاکم را نرخ[1] کردن مکروہ است مگر وقتیکہ بقالان در گرانیِ غلہ بسیار تعدی نمایند دراں صورت بمشورتِ دانایاں نرخ کند۔

فصل۔ در متفرقات و آداب معاشرت و حقوق الناس و گناہاں۔ مسابقت در تیراندازی یا در دوانیدنِ اسپاں یا شتراں یا خراں یا استراں جائز است و اگر برائے پیش روندہ چیزے مقرر کردہ اگر از یک جانب باشد جائز است و از جانبین حرام است مگر آنکہ یک شخصِ[2] ثالث درمیاں باشد و گفتہ شود کہ اگر یکے بر دو کس پیش رود ایں قدر باو دادہ شود و اگر دو کس پیش روند دریں صورت از ثالث ہیچ نہ گرفتہ شود و ازاں دو کس ہر کہ پیش رود از دیگر بگیرد و دریں صورت ایں مسابقہ و ایں مقرر کردن انعام جائز است و حلال لیکن آنچہ برائے پیش روندہ مقرر کردہ اند واجب نمی شود و مواخذۂ آں نمی رسد ہمچنیں جائز است کہ امیر مردم لشکر را بگوید کہ ہر کہ پیش رود ایں قدر بوے بدہم ہمچنیں حکم است در آنکہ دو

[1] نرخ کردن۔ یعنی چیزوں کا نرخ مقرر کرنا۔ بقالان۔ بنیے۔ تعدی۔ حد سے تجاوز۔ دانایاں۔ یعنی وہ لوگ جو نرخوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔ مسابقت۔ بازی لے جانا۔ دوانیدنِ اسپاں۔ گھوڑ دوڑ۔ اگر از یک جانب۔ یعنی شرط ایک طرف سے ہو۔ حرام است۔ چونکہ جوا ہو جائے گا۔

[2] شخص ثالث۔ مثلاً تین آدمی گھوڑ دوڑ کریں اور یہ طے ہو کہ مثلاً اگر زید آگے نکل گیا تو عمرو خالد دونوں ایک ایک روپیہ اسے دیں گے اور اگر وہ پیچھے رہ گیا تو اس کو کچھ دینا نہ پڑے گا اور عمرو خالد میں سے جو بھی پیچھے رہ گیا وہ دوسرے کو ایک روپیہ دے گا۔ یکے۔ یعنی زید۔ دو کس یعنی عمرو خالد۔ مسابقہ۔ بازی۔ مواخذہ یعنی جبراً وصول کرنا۔ ہمچنیں۔ یعنی ایک طرف سے شرط ہے۔

طالب علم در مسئلہ اختلاف کنند و خواہند کہ باستاد رجوع آرند
و برائے کسے کہ حکمِ او موافقِ حکمِ استاد افتد چیزے مقرر کنند۔

مسئلہ۔ ولیمۂ نکاح سنت است و کسے کہ دعوت کردہ
شود باید کہ قبول کند و اگر بے عذر قبول نہ کند آثم[1] شود۔

مسئلہ۔ از طعامِ دعوت چیزے بخانۂ خود نیارد و ہم بسائل
نہ دہد مگر بہ اجازتِ مالک و اگر داند کہ آنجا لہو یا سرود است
حاضر نہ شود و دعوت قبول نہ کند و اگر نہ پس اگر مقتدا باشد یا لہو
در مجلسِ طعام باشد نہ نشیند امام اعظم رح فرمودہ کہ بداں مبتلا شدم
پس صبر کردم یعنی پیش از مقتدا شدن۔

مسئلہ۔ سرود[2] حرام است کہ باز دارندہ است از ذکرِ
الٰہی و مہیجِ شہوت بہ سوئے معاصی اگر در حق کسے ایں چنیں نباشد
مثلاً درویشے صاحبِ نفسِ مطمئنہ کہ غیر از عشق و محبتِ الٰہی در سرِ او
ہیچ میلے و رغبتے بسوئے شہوات نہ بود از زبانِ مردے کہ قابلِ[3]
شہوت نہ باشد کلامے موزوں بآوازے موزوں شنود و او را مانع
از ذکرِ الٰہی نباشد بلکہ ہیجانِ محبتِ الٰہی کند در حقِ آں کس انکار نہ
تواں کرد خواجۂ عالی شان بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ کمالِ

---

[1] آثم شود۔ چونکہ دعوت کو قبول کرنا واجب ہے لیکن قبول کرنے کا مطلب بلانے والے کے گھر چلا جانا ہے۔ کھانا کھانا واجب نہیں ہے۔ بسائل ندہد۔ اگر یہ معلوم ہو کہ میزبان ناراض ہوگا۔ سرود است۔ غرضیکہ وہاں کوئی کام شریعت کے حکم کے خلاف ہے۔ مقتدا باشد۔ یعنی عام مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں۔

[2] سرود۔ گانا بجانا۔ مہیج۔ بھڑکانے والا۔ معاصی۔ گناہ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ گانے بجانے کے آلات دل میں نفاق کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ۔ یعنی وہ نفس جس کو خدا کی ذات پر اعتماد کامل میسر آگیا ہو اور اس کا ایمان شکوک و شبہات سے بالاتر ہو کر یقین کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہو۔ یہ نفس انسانی کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا مرتبہ نفسِ لوامہ کا ہے جو انسان کو تقویٰ و طہارت کی کمی پر ملامت کرتا رہتا ہے اور بدترین نفس امارہ ہے جو انسان کو برائی پر آمادہ کرتا ہے۔

[3] قابلِ شہوت نہ باشد۔ بلکہ وہ خود بھی متقی و پرہیزگار ہو۔ انکار نتواں کرد۔ یعنی ایسے شخص پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

اتباعِ سنت داشت فرمودہ نہ ایں کار می کنم چراکہ مسنون[1] نیست و نہ انکار می کنم و ملاہی و مزامیر و طنبور و دُہل و نقارہ و دف وغیرہ باتفاق حرام است مگر طبلِ غازی یعنی نقارہ ہنگامِ جنگ یا دف برائے اعلانِ نکاح۔

مسئلہ۔ شعر کلام است موزوں حَسَن او حسن است و قبیح او قبیح است لیکن بیشتر اضاعتِ وقت دراں مکروہ است۔

مسئلہ۔ ریا و سُمعہ در عبادت ثوابِ عبادت را باطل کند بلکہ معصیت شود یعنی ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدنِ مردم نزدِ خدا ثوابِ آں نباشد پیغمبر علیہ السلام آں را شرکِ[2] خفی فرمودہ۔

مسئلہ۔ غیبت یعنی عیبِ کسے غائبانہ گفتن اگرچہ موافقِ نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در دینِ او گویدیا در صورت یا در نسب یا غیر آں آنچہ او را ناخوش آید مگر غیبتِ ظالم حرام[3] نیست

مسئلہ۔ غیبت نیست مگر شخصِ معیّنِ معلوم را بد گفتن اگر اہلِ شہرے را غیبت کند غیبت نہ باشد۔

مسئلہ۔ نمیمہ یعنی سخنِ یکے بدیگرے رسانیدن کہ موجبِ ناخوشی فیمابین آنہا باشد نیز حرام است۔

---

[1] مسنون نیست۔ نہ آنحضورؐ سے سماع ثابت ہے نہ صحابہ سے۔ نہ انکار میکنم چونکہ حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ملاہی کھیل کے آلے۔ مزامیر منہ سے بجانے کے باجے۔ دہل۔ ڈھول۔ دف۔ ڈھپڑا۔ حسن او حسن است یعنی اگر شعر اچھے مضامین پر مشتمل ہے تو اچھا ہے ورنہ برا ہے۔ ریا۔ لوگ دکھاوا۔ سمعہ شہرت

[2] شرکِ خفی۔ پوشیدہ شرک۔ کھلا ہوا شرک تو یہ ہے کہ خدا کی ذات میں کسی کو شریک مانے۔ لیکن چونکہ اس نے بھی خدا کی ذات کو مقصود بنا کر عبادت نہ کی بلکہ مقصود دوسرا ٹھیرایا ہے لہذا ایک درجہ میں یہ بھی شرک ہے۔ غیبت کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔ نفس الامر یعنی جو برائیاں ذکر کررہا ہے وہ اس شخص میں واقعۃً نہ ہوں۔ اگر وہ شخص بے عیب ہے تو پھر یہ بہتان ہوگا جو بجائے خود ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ خواہ یعنی عیب شرعی ہو یا جسمانی یا نسلی۔

[3] حرام نیست۔ یعنی ظالم کو پیٹھ پیچھے برا کہا جا سکتا ہے اسی طرح اس بدکار کو جو کھلم کھلا بدکاری کرتا ہے۔ اہلِ شہرے یعنی شہر کے تمام باشندے۔ نمیمہ چغلخوری فیمابین۔ یعنی دو شخصوں کے درمیان۔

مسئلہ۔ دشنامِ[1] دادن دیگرے بزبان یا باشارۂ سر یا
چشم یا دست یا مانندِ آں یا خندیدن بروے بر نہجے کہ موجبِ ہتکِ
حرمتِ او باشد حرام است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ
حرمتِ مال و آبروئے مسلمانان مثل حرمتِ خونِ اوست و
کعبہ را فرمودہ کہ حق تعالیٰ ترا چہ قدر حرمت دادہ لیکن حرمتِ
مسلمان و حرمتِ خونِ او و مالِ او و آبروئے او از تو زیادہ است
مسئلہ۔ دروغ حرام است مگر برائے مصلحِ میانِ دو
کس یا برائے راضی کردنِ اہلِ[2] خود یا برائے دفعِ ظلمِ ظالم دریں
چنیں مقام تعریض بہ کذب بہتر است و بے حاجت تعریض بہ
کذب ہم مکروہ است۔
مسئلہ۔ تجسسِ حالِ مسلمانان برائے عیب جوئی آنہا حرام است
و بدترینِ دروغ شہادتِ[3] دروغ است و قسمِ دروغ کہ بداں
مالِ مسلمانے را بناحق تلف کند حق تعالیٰ دروغ را برابر شرک
شمردہ و فرمودہ کہ پرہیز کنید از بت پرستی و پرہیز کنید از سخنِ دروغ
در حالے کہ مسلمان راہِ راست روندہ باشید نہ مشرک۔
مسئلہ۔ رشوت دہندہ و رشوت خورندہ در دوزخ

[1] دشنام۔ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کسی مومن کا گالی گلوچ کرنا بدکاری ہے۔ نہج۔ طریقہ۔ موجب۔ سبب۔ ہتکِ حرمت۔ بے عزتی۔ حرمتِ مال یعنی خون کرنا اور بے عزتی کرنا ایک درجہ میں ہیں۔ کعبہ۔ یعنی ایک مسلمان کی عزت کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔ دروغ۔ جھوٹ

[2] اہلِ خود۔ یعنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے۔ دفعِ ظلم۔ یعنی ظلم سے بچنے کے لیے۔ تعریض۔ وہ کلام جو اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے غلط ہے لیکن اس کے ایک ایسے معنی بھی ہیں جو بولنے والا مراد لیتا ہے اور وہ صحیح ہیں۔ تجسس۔ جاسوسی کرنا یعنی چھپے ڈھکے عیب تلاش کرنا۔

[3] شہادتِ دروغ۔ جھوٹی گواہی۔ تلف کند۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق تلف کرتا ہے اللہ اس پر جنت کو حرام فرما دیتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ حضور! خواہ چھوٹی سی چیز پر قسم کھائے آنحضورؐ نے فرمایا خواہ ایک شاخ کے بارے میں قسم کھائے۔ فرمودہ۔ آنحضورؐ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے اور پھر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا جھوٹی گواہی شرک کی برابر ہے اور تین بار اس جملہ کو مکرر ارشاد فرما کر یہ آیت پڑھی۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ الخ

باشند مگر آنکہ دادنِ رشوت برائے[1] دفعِ ظلم جائز است۔

مسئلہ۔ ہر کہ حکم نہ کند موافقِ کتاب اللہ حق تعالیٰ آں را کافر گفتہ۔

مسئلہ۔ قضیہ و مناقشہ کہ درمیان افتد واجب است کہ آں را بہ شرع رجوع کند و آنچہ شرع دراں حکم کند اگرچہ خلافِ طبعِ خود باشد واجب است کہ آنرا بطیبِ[2] خاطر قبول کند مکروہ داشتنِ آں کفر است و مستلزمِ انکارِ شرع

مسئلہ۔ عُجب و تکبر کردن و نفسِ خود را از دیگراں بہتر دانستن و غیر را حقیر دانستن حرام است حق تعالیٰ می فرماید نفسِ خود را نسبت بہ پاکی مکنید بلکہ خدا ہر کرا می خواہد پاک می کند و اعتبار مر خاتمہ راست و خاتمہ معلوم نیست کہ چہ خواہد و در حدیث آمدہ کہ حق تعالیٰ بعضے کساں را بہشتی نوشتہ است و تمام عمر عملِ دوزخ می کند و آخر کار تائب[3] می شود و عملِ بہشت می کند و بہشتی می شود و بعضے کساں را دوزخی نوشتہ و تمام عمر عملِ بہشت می کند آخر کار نوشتۂ ازلی غالب می آید و عملِ دوزخ می کند و دوزخی می شود۔ شیخ سعدی می گوید۔ نظم

---

[1] دفعِ ظلم۔ اگر کوئی سرکاری کارندہ بدونِ رشوت کام ہی کر کے نہیں دیتا اور وہ کام ہمارا حق ہے تو رشوت دینا گناہ نہیں اور اگر وہ کام خود غلط ہے تو دینے والا بھی گنہگار ہے۔ کافر گفتہ۔ یعنی جبکہ اللہ کے احکام کو جاری کرنا انسان کی قدرت میں ہو اور پھر وہ ان احکام کو جاری نہ کرے۔ مناقشہ جھگڑا۔ بشرع رجوع کند۔ یعنی، اس معاملہ میں شرعی حکم تلاش کرے۔

[2] طیبِ خاطر۔ خوش دلی۔ مکروہ داشتن یعنی اس حکم کو ناپسند کرنا۔ عُجب۔ خود پسندی۔ تکبر۔ غرور۔ نسبت بہ پاکی۔ یعنی اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف نہ قرار دو۔ عملِ دوزخ۔ یعنی دوزخ میں جانے کے کام۔

[3] تائب۔ توبہ کرنے والا۔ عملِ بہشت جنت میں جانے کے کام۔ نوشتۂ ازلی یعنی تقدیر کا لکھا۔

مرا پیرِ دانائے روشن شہاب[1] دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

مسئلہ۔ تفاخُر بانساب حرام است و نیز تکاثر بہ مال و جاہ حرام است کریم ترنزدِ خدا متقی تر است۔

مسئلہ۔ بازی کردن بہ شطرنج یا نرد[2] یا چوپڑ یا مانندِ آں حرام است و اگر در آں مال مشروط باشد قمار باشد و حرامِ قطعی و گناہِ کبیرہ باشد و منکرِ حرمتِ آں کافر باشد و نیز لعب بہ پرانیدن کبوتر یا جنگانیدنِ کبوتر یا جنگانیدنِ مرغ و مانندِ آں حرام است

مسئلہ۔ خدمت کنانیدن از خوجہ مکروہ است۔

مسئلہ۔ موئے را پیوند کردہ دراز کردن حرام است۔ خصوص پیوند کردن بہ موئے انسان۔

مسئلہ۔ اجرت گرفتن بر اذان و امامت و تعلیمِ قرآن و فقہ و غیرہ[3] عبادات جائز نیست نزدِ امامِ اعظمؒ و نزدِ دیگر ائمہؒ جائز است و دریں زمانہ فتویٰ بر آن است کہ بر تعلیمِ قرآن و مانندِ آں اجرت گرفتن جائز است۔

مسئلہ۔ اجرتِ نوحہ کنندہ و سرود کنندہ و دیگر معاصی و

---

[1] روشن شہاب۔ چمکدار ستارہ یعنی شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ۔ اندرز۔ نصیحت۔ بر روئے آب یعنی کشتی میں بیٹھے ہوئے۔ خود بین مغرور بدبین۔ عیب جو۔ تفاخر بانساب۔ ذات پات پر باہمی مقابلہ میں فخر کرنا۔ تکاثر بمال وجاہ۔ یعنی مرتبہ اور مال کی کثرت ایک دوسرے پر جتانا۔ کریم۔ شریف۔ متقی پرہیزگار۔

[2] نرد۔ چوسر۔ مانندِ آں تاش، گنجفہ وغیرہ۔ مشروط باشد یعنی ہار جیت پر مال کی بازی لگی ہو۔ جنگانیدنِ مرغ۔ مرغ بازی سربازی وغیرہ۔ خوجہ۔ قدیم زمانے میں یہ طریق تھا کہ امور خانہ داری و خدمت گزاری کے لیے مردوں کو نامرد بنا لیا جاتا تھا۔ پیوند کردہ۔ عورتیں اپنے بال بڑھانے اور حسن پیدا کرنے کے لیے کبھی مصنوعی بال کبھی دوسری عورت کے اصلی بال اپنے بالوں میں لگاتی ہیں۔

[3] وغیرہ عبادات۔ جیسے پنج وقتہ نماز یا تراویح پڑھانا۔ جائز است۔ چونکہ اب بیت المال بھی نہیں ہے۔ جو اس طرح کے مذہبی فرائض انجام دینے والوں کی ضروریات کو پورا کر سکے اور کام کرنے والے بھی ایسے مخلص نہیں رہے جو بدون کسی اجرت کے یہ کام انجام دے سکیں۔ لہٰذا متاخرین نے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے۔ نوحہ کنندہ۔ بعض ملکوں میں پیشہ ور رونے والیاں ہوتی ہیں جس طرح ہندستان میں پیشہ ور گانے والیاں ہیں۔

و اُجرتِ جہانیدنِ[1] جانورِ نر بر مادہ حرام است۔

مسئلہ۔ قاضیان و مفتیان و علماء و غازیان را از بیت المال[1] رزق دادہ شود بقدریکہ کافی باشد بلا شرط۔[1]

مسئلہ۔ حرہ را سفر کردن بدونِ محرم[1] یا شوہر جائز نیست و کنیز و امِّ ولد را جائز است و خلوت[1] با اجنبیہ حرّہ باشد یا امۃ یا اُمِّ ولد[1] حرام است۔

مسئلہ۔ غلام و کنیز را عذاب کردن[1] یا طوق در گردنِ آنہا انداختن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در وقتِ وفات آخر کلام بہ نماز و نیکی[2] با غلام و کنیزک وصیت کردہ، باید کہ مملوک خود را آنچہ خود بہ پوشد پوشاند و بکارے زیادہ از طاقتِ او امر نہ فرماید و اگر بکارے شاق امر کند باید کہ خود ہم شریکِ او شود۔

مسئلہ۔ بندہ کہ اندیشہ گریختنِ او باشد زنجیر در پائے او انداختن جائز است۔

مسئلہ۔ بندہ را از خدمتِ مولیٰ گریختن حرام است۔

مسئلہ۔ تراشیدنِ ریش پیش از قبضہ حرام است و چیدنِ موئے سفید از ریش و مانندِ آں مکروہ است۔

---

[1] جہانیدن۔ جفتی کرانا۔ بیت المال۔ اسلامی خلافت کا خزانہ۔ بلا شرط یعنی ایسے لوگوں کو مقرر کرتے وقت تنخواہ نہ طے کی جائے۔ محرم۔ جس سے پردہ ضروری نہ ہو۔ خلوت۔ تنہائی۔ اُمِّ ولد۔ یعنی کسی دوسرے کی لونڈی جس سے اس کی اولاد ہو۔ عذاب کردن یعنی سخت قسم کی سزا۔

[2] نیکی با غلام۔ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا لونڈی غلام تمہارے ہی بھائی بند ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو جو خود کھاؤ وہ انھیں کھلاؤ جو خود پہنو وہ انھیں پہناؤ۔ کارے شاق۔ سخت کام۔ مولیٰ آقا۔ قبضہ۔ مٹھی۔

مسئلہ۔ گذاشتن[1] ریش و تراشیدن سُبلت و ناخن و موئے بغل و موئے نہانی سنّت است۔

مسئلہ۔ داخل شدنِ مرداں و زناں در حمام جائز است ولیکن با پردہ و آزار[2]۔

مسئلہ۔ امرِ معروف و نہیِ منکر واجب است از منکرات اگر مقدور داشتہ باشد از دست منع کند و اگر نتواند از زبان منع کند و اگر نتواند یا مفید نداند از دل مکروہ دارد و صحبتِ اہلِ منکر ترک کند اگر ایں قدر ہم نہ کند در وبالِ آنہا شریک باشد ہم در دنیا و ہم در آخرت۔

مسئلہ۔ حبّ[3] فی اللہ و بغض فی اللہ فرض است۔

مسئلہ۔ کسے کہ بروے احسان کند شکر ادا کردن و مکافات او نمودن مستحب است۔ یا واجب و انکارِ آں کردن و کفرِ آں نمودن معصیت است ہر کہ شکرِ بندہ نہ کردہ شکرِ خدا نہ کرد۔

مسئلہ۔ نشستن در مجلس علماء و صلحاء افضل است اگر میسّر شود و اگر میسّر نہ شود عزلت بہتر است۔

مسئلہ۔ کثرتِ درود بر پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم مستحب است

[1] گذاشتنِ ریش۔ ایک مٹھی بڑھانا تو ضروری ہے اس سے زیادہ کو تراشنا یا نہ تراشنا اختیاری ہے۔ سُبلت۔ مونچھیں موئے نہانی۔ یعنی زیرِ ناف بالوں کو ہر ہفتہ مونڈنا بہتر ہے۔ دو ہفتہ بعد بھی مونڈنا درست ہے لیکن چالیس دن تک چھوڑے رکھنا مکروہ ہے۔

[2] و آزار۔ اگر غسل خانہ پردہ دار ہے اور تنہا نہایا جائے تو تہ بند اتار کر نہانا درست ہے۔ امرِ معروف۔ بھلی بات کا حکم کرنا۔ نہی عن المنکر۔ بری بات سے روکنا۔ از دست۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ برائی کو ہاتھ سے روک دینا بادشاہ کے لیے ہے۔ از زبان۔ یہ علماءِ وقت کا کام ہے۔ از دل مکروہ دارد۔ یہ عوام الناس کے لیے حکم ہے۔ اہلِ منکر۔ جو بری باتوں میں مبتلا ہیں۔ ایں قدر۔ یعنی میل جول کا ترک۔

[3] حبّ فی اللہ۔ اللہ کے لیے دوستی یعنی کسی کی دین داری کی وجہ سے اس سے محبت کرنا۔ بغض فی اللہ۔ یعنی کسی کی بدکاری کی وجہ سے اس سے دشمنی رکھنا۔ مکافات۔ بدلہ۔ انکارِ آں۔ یعنی احسان نہ ماننا۔ کفرِ آں یعنی احسان کے بدلے ناشکری کرنا۔ ہر کہ یہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے۔ عزلت۔ تنہائی۔ بہر حال بروں کی محبت نہ اختیار کرے۔

وخالی[1] بودنِ مجلس از ذکرِ خدا و درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ است۔

مسئلہ۔ مرد را تشبّہ بہ زناں و زن را تشبّہ بہ مرداں و مُسلم را تشبّہ بہ کفّار و فسّاق حرام است۔

مسئلہ۔ قتل کردنِ جانورِ ماکول نہ برائے خوردن حرام است

مسئلہ۔ قتلِ جانورِ موذی جائز است

مسئلہ۔ حقوقِ[2] مسلمان بر مسلمان شش چیز است۔ عیادتِ مریض و حضورِ جنازہ و قبولِ دعوت و سلام و تشمیتِ[3] عاطس و خیر خواہی ہم در حضور و ہم در غیبت۔

مسئلہ۔ باید کہ دوست دارد برائے مسلماناں آنچہ برائے نفسِ خود دوست دارد و مکروہ دارد در حقِ آنہا آنچہ برائے خود نہ پسندد و ردِّ سلام واجب است۔

مسئلہ۔ بدانکہ کبائر بر سہ مرتبہ است مرتبۂ اوّل اکبر کبائر کفر است و قریب آں عقائد باطلہ مرتبۂ دوم آنچہ در آں حقوقِ بندگاں تلف شود یعنی ظلم بر خون و مال و آبروئے مسلماناں حق تعالیٰ حقوقِ خود بہ بخشد و حقوقِ بندگاں نہ[4] بخشد۔ بغوی[5] از انس رضؓ

[1] خالی بودن۔ حدیث شریف میں ہے:۔ اگر کسی قوم کی کوئی مجلس خدا کے ذکر اور نبی کے درود سے خالی ہے تو وہ مجلس باعثِ افسوس ہے۔ تشبّہ۔ مشابہت اختیار کرنا۔ تشبّہ بکفار۔ یعنی ایسی چیز میں مشابہت پیدا کرنا جو کفر کی خصوصیت ہو۔ ماکول۔ یعنی وہ جانور جس کا گوشت حلال ہے۔ موذی۔ تکلیف رساں جیسے سانپ وغیرہ۔

[2] حقوق۔ یعنی ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ یہ حقوق ادا کرے یا معاف کرالے ورنہ گنہگار ہوگا۔ عیادت۔ بیمار پرسی ہر مریض کی ضروری ہے خواہ وہ اعلیٰ مرتبہ کا ہو یا ادنیٰ درجہ کا۔ آنحضور اپنے یہودی غلام کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے تھے اور وہ آں حضورؐ کے فرمانے پر مسلمان ہوا تھا۔ حضورِ جنازہ۔ اگر محض نماز پڑھے گا تو ایک قیراط کی برابر ثواب ملے گا اور اگر قبرستان میں دفن کرانے بھی جائے گا تو دو قیراط کا ثواب ملے گا۔ جن کا ہر قیراط اُحد پہاڑ کی برابر ہوگا۔ قبولِ دعوت۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کھانے پر بلائے اور شرعی عذر نہ ہو تو میزبان کے گھر جانا ضروری ہے، کھانا کھانا مستحب ہے۔

[3] تشمیتِ عاطس۔ چھینکنے والے کا یرحمک اللہ کے ساتھ جواب دینا جب کہ چھینکنے والا "الحمد للہ" کہے۔ حضور۔ آمنا سامنا۔ غیبت۔ پیٹھ پیچھے۔ دوست دارد۔ پسند کرے۔ مکروہ دارد۔ ناپسند کرے۔ ردِّ سلام۔ سلام کا جواب دینا خواہ سلام کرنے والا جان پہچان کا ہو یا نہ ہو۔ اکبر کبائر۔ یعنی کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ۔ عقائد باطلہ۔ یعنی باطل فرقوں کے عقیدے۔ تلف۔ برباد

[4] نہ بخشد۔ بلکہ اپنے مظلوم بندوں کو اختیار دے گا خواہ وہ معاف کردیں، یا اس کی نیکیاں لے لیں۔ بغوی۔ مشہور امام و محدث ہیں۔

روایت کردہ کہ رسول فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت منادی از عرش آواز دہد کہ اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ شما ہمہ مرد و زنِ مومنین را بخشیدہ باہم حقوقِ بندگاں را بخشید و داخلِ بہشت شوید۔ حافظؒ گوید۔ فرد۔

مباش درپئے آزار و ہرچہ خواہی کن ؎ کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی برابرِ ایں نیست مرتبۂ سوم حقوق اللہ خالص۔

مسئلہ۔ آنچہ در احادیث کبائر وارد شدہ بہ شمار یم شرک و نافرمانیِ والدینؒ و قتلِ نفس و قسمِ دروغ و شہادتِ دروغ و دشنامِؒ محصنہ و خوردنِ مالِ یتیم و خوردنِ ربٰو و گریختن از جنگِ کُفّار و سحر کردن و قتلِ فرزند کردن چنانکہ کفّار دختراں را قتل می کردند و زنا خصوصًا با زنِ ہمسایہ و سرقہ و قطعِ طریق کہ محاربہ با خدا و رسول است و بغی بر امامِ عادل و در حدیث آمدہ کہ زنا با زنِ دہ کمتر است از زنا با زنِ ہمسایہ و در حدیث آمدہ کہ بزرگ ترکبائر آن است کہ کسے پدر و مادرِ خود را دشنام دہد گفتند والدین را چگونہ کسے دشنام دہد فرمود والدینِ دیگرے را دشنام دہد او والدینِ ایں را دشنام دہد۔

لہ حافظ۔ یعنی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔ مباش الخ۔ کسی کے درپئے آزار نہ ہو اور جو چاہے کرو۔ اس لیے کہ ہماری شریعت میں اس کے سوا اور گناہ نہیں ہے۔ یعنی۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑا گناہ دوسروں کو ستانا ہے۔ حقوق اللہ جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔ در احادیث۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریبًا پچھتر گناہ کبیرہ گنائے جن میں سے کچھ کا تذکرہ مصنف نے فرمایا ہے۔

لہ والدین۔ خواہ مسلمان ہوں یا کافر اگر باپ بت پرست ہے اور وہ بتخانے میں بت پوجنے گیا اب اگر کندھے پر بٹھا کر اس کو واپس لانے کی ضرورت ہے تو اولاد کا فرض ہے کہ اپنے کندھے پر بٹھا کر اس کو وہاں سے واپس لائے۔ قسم دروغ۔ جھوٹی قسم کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) کسی گزشتہ غلط بات پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے۔ (۲) کوئی کام کر کے بھول گیا ہو اور اس کے نہ کرنے پر قسم کھائے۔ (۳) کسی چیز کے نہ کرنے کی قسم کھائے اور پھر اس کو کرے تو اس کے لیے شریعت نے دنیوی سزا یعنی کفارہ مقرر کر دیا ہے۔

سہ دشنامِ محصنہ۔ یعنی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت دھرنا۔ از جنگ کفار۔ جب کہ مقابلہ پر دو گنے تک ہوں اگر دو گنے سے زیادہ ہوں تو بچا کر کے لیے بھاگ کر جان بچا سکتا ہے۔ کفار دختراں را۔ عرب میں نیز ہندوستان کی بعض قوموں میں رواج تھا کہ لڑکیوں کو مار ڈالتے تھے۔ گفتند۔ یعنی صحابہ نے دریافت فرمایا۔ چگونہ۔ صحابہ کے دور میں یہ چیز بہت تعجب خیز تھی اس لیے سوال فرمایا ورنہ اب تو یہ تعجب کی بات بھی نہیں رہی۔

مسئلہ۔ مدحِ[1] فاسق حرام است در حدیث است کہ حق تعالیٰ برآں غضب شود و عرش بداں بلرزد۔

مسئلہ۔ اگر کسے دیگرے را لعنت کند و آں کس اہلِ لعنت نہ باشد لعن بروے باز گردد۔

مسئلہ۔ در[2] حدیث است علاماتِ منافق دروغ گوئی و خلافِ وعدگی و خیانت در امانت و عذر بعدِ عہد و دشنام در منازعت

مسئلہ۔ رسول فرمود صلّی اللہ علیہ وسلّم شرک مکن بخدا اگرچہ قتل کردہ شوی و سوختہ شوی و نافرمانیِ والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و فرزند و مالِ خود بدر شو۔

مسئلہ۔ حقِ شوہر بر زن آں قدر است کہ رسول فرمود صلّی اللہ علیہ وسلّم کہ اگر برائے سجدۂ غیرِ خدا امر می کردم زن را امر می کردم کہ شوہر را سجدہ[3] کند اگر شوہر زن را امر کند کہ سنگ ہائے کوہِ زرد بکوہِ سیاہ و از کوہِ سیاہ بکوہِ سفید برساں باید کہ ہمچناں کند

مسئلہ۔ در حدیث آمدہ کہ بہترینِ شما کسے است کہ با زنِ خود خوب باشد و من برائے اہلِ خود خوبم و زن از[4] پہلوئے چپ آفریدہ شدہ است راست نتواں شد بر کجیِ آنہا صبر باید کرد و نیکی باید نمود

[1] مدحِ فاسق۔ یعنی اس کے فسق وفجور کی باتوں پر تعریف کرنا۔ کہتے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہوا نے ایک شخص کے کپڑے اڑائے تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہوا پر لعنت نہ کر یہ تو خدا کے حکم کی پابند ہے جو شخص کسی غیر مستحق پر لعنت کرتا ہے تو لعنت خود کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے

[2] در حدیث۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ منافق کی علامتیں یہ ہیں:۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ امانت میں خیانت کرتا ہے۔ جھگڑے میں گالی گلوچ کرتا ہے۔ شرک مکن۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔ خدا کی نافرمانی کے بارے میں کسی کا کہنا نہ ماننا چاہیے۔ بدر شو۔ یعنی بیوی کو طلاق دے اولاد و مال کو اپنے سے جدا کر دے۔

[3] سجدہ کند۔ یعنی اللہ کے احکام کے بعد عورت پر سب سے زیادہ شوہر کے احکام کو بجالانا ضروری ہے۔ بکوہِ سفید یعنی مشکل سے مشکل کام۔ لہٰذا عورت کا فرض ہے کہ شوہر کی اجازت بدون نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔ شوہر کے مال و اولاد و آبرو کی پوری حفاظت کرے۔ خوب باشد۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بہترین اخلاق اس شخص کے سمجھے جائیں گے جو اہل وعیال کے ساتھ خوش خلق ہو۔

[4] از پہلوئے چپ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عورتوں کو بھلائی کے بارے میں نصیحت کرتے رہو۔ یہ عورتیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور جتنی اوپر کی پسلی ہوگی اسی قدر زیادہ ٹیڑھی ہوگی۔ اگر تم اس کو بالکل سیدھا کرنا چاہوگے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر بالکل چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ مقصود یہ ہے کہ گھریلو معاملات میں انسان کو چشم پوشی سے کام لینا چاہیے ورنہ انسان خود بھی پریشان ہوگا اور اہل وعیال کو بھی پریشان رکھے گا۔ نیکی باید نمود۔ اہل وعیال کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ بلا ضرورت بیوی کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے سے نہ روکنا چاہیے۔ مار پیٹ کرنا بہت ہی بری بات ہے۔

بایدکہ او را دشمن ندارد اگر از و راضی نہ باشد طلاق دہد۔

مسئلہ۔ گناہِ صغیرہ را سہل[1] انگاشتن و برآں اصرار کردن گناہِ کبیرہ است و حلال دانستن گناہِ صغیرہ قطعی کفر است بخاری از انس رضہ روایت کردہ کہ فرمود انس رضہ کہ شما کارہا می کنید و از موئے باریک و سہل ترمی دانید و ما آں را در عہدِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از مہلِکات می دانستیم بدانکہ سخن در شرائع بسیار است و مطولات ازاں مشحون بقدرِ کفایت دراں اوراق برائے فارسی خواں نوشتہ شد زیادہ ازیں اگر احتیاج افتد بہ علماء رجوع می تواں کرد۔

کتابُ الاِحْسَان[2]

بداں اَسْعَدَکَ اللہُ تعالیٰ ایں ہمہ کہ گفتہ شد صورتِ ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقتِ او در خدمتِ درویشاں باید جست و خیال نباید کرد کہ حقیقت خلافِ شریعت است کہ ایں سخن جہل و کفر است بلکہ ہمیں[3] شریعت است کہ در خدمتِ درویشاں چوں قلب از تعلقِ علمی و جہے کہ بما سوی اللہ داشت پاک شود و رذائلِ نفس برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم

---

[1] سہل۔ یعنی اُس کو معمولی بات سمجھنا اصرار۔ یعنی گناہ صغیرہ کی عادت ڈالنا اور اس پر جما ؤ اختیار کرنا۔ از موئے باریک تر۔ یعنی بے حد کمزور۔ عہد۔ زمانہ مہلکات۔ تباہ کرنے والی چیزیں۔ شرائع۔ یعنی شریعت کے احکام۔ مطولات۔ بڑی بڑی کتابیں۔ مشحون۔ پُر۔ دریں اوراق۔ یعنی مالا بد منہ

[2] احسان۔ لغوی معنی نیکی کرنے کے ہیں اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ عبادت گزار عبادت کے دوران ظاہری اور باطنی اعتبار سے خدا کی طرف متوجہ ہو۔ احسان کا اعلیٰ مرتبہ تو یہ ہے کہ عبادت گزار کو دورانِ عبادت میں حضرت حق تعالیٰ کا مشاہدہ حاصل ہو ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عبادت گزار یہ سمجھے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسعدک اللہ۔ خدا تجھے نیک بخت کرے درویشاں۔ خدا رسیدہ اولیاء اللہ۔ حقیقت۔ جو صوفیاء کی تعلیمات سے حاصل ہوتی ہے

[3] ہمیں۔ یعنی طریقت اور شریعت ایک چیز ہے۔ علمی۔ یعنی علوم ظاہری۔ ما سویٰ۔ غیر۔ رذائل۔ برائیاں۔ مطمئنہ شود یعنی انسان کا نفس، نفسِ مطمئنہ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

رساند شریعت درحقِ او بامغز شود نمازِ او عندالله تعلق[1] دیگر بہم رساند دو رکعتِ او بہتر از لک رکعتِ دیگراں باشد و ہمچنیں صومِ او و صدقۂ او رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم اگر شما مثلِ اُحد زر در راہِ خدا خرچ کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہِ خدا دادہ اند ایں از جہتِ قوتِ ایمان و اخلاصِ شان است نورِ باطن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را از سینۂ درویشاں باید جست و بداں نور سینۂ خود را روشن باید کرد تا ہر خیر و شر بفراستِ صحیحہ دریافت شود ولی در قرآن متقی[2] را فرمودہ و در حدیث علامتِ اولیاء اللہ فرمودہ کہ در صحبتِ او خدا یاد آید یعنی محبتِ دنیا در صحبتِ او کم شود و محبتِ حق زیادہ گردد واللہ اعلم و کسے کہ متقی نہ باشد او ولی نہ باشد۔

مثنوی

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ‌ ‌ پس بہر دستے نشاید داد دست

حضرتِ عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہ می فرماید۔

رُباعی

باہر کہ نشستی و نہ شد جمع[3] دلت ‌ ‌ وز تو نہ رمید صحبتِ آب و گلت

زنہار ز صحبتش گریزاں می باش ‌ ‌ ورنہ نہ کند روحِ عزیزاں بحلت

---

[1] تعلق دیگر۔ یعنی احسان کا اعلیٰ مرتبہ۔ اُحد۔ مدینہ طیبہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ آین یعنی ثواب میں اس قدر فرق۔ فراست آں حضور ؐ نے فرمایا:۔ ایک مومن کی فراست سے ڈرتے رہو وہ اللہ کے نور کے ذریعہ تاڑ جاتا ہے۔ خواجہ عبدالخالق رح کی مجلس کا واقعہ ہے کہ ان کے وعظ کے دوران میں ایک آدمی آکر بیٹھ گیا جب وہ وعظ سے فارغ ہوئے تو اس نے دریافت کیا مومن کی فراست کا کیا مطلب ہے اور وہ کیسی ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ فراست یہ ہے کہ تم اپنے گلے سے زُنّار اتار پھینکو اس پر وہ کہنے لگا کہ مجھے زنار سے کیا واسطہ۔ شیخ کے اشارے پر مریدوں نے اس شخص کی گدڑی اتار ڈالی۔ دیکھا کہ وہ زُنّار پہنے ہوئے تھا اس واقعہ پر وہ مسلمان ہو گیا۔ تب شیخ نے اپنے مریدوں سے فرمایا۔ یہ تو ظاہری زنار تھا آؤ تم بھی باطنی زنار کو اتار پھینکو اور خدا سے ایک نیا عہد کر لو۔ چنانچہ سب نے بیعت کی تجدید کی۔

[2] متقی را فرمودہ۔ لہذا جس میں ظاہری تقویٰ و طہارت نہیں ہے اس کو ولی نہ سمجھنا چاہیے۔ ولی نہ باشد۔ اگر کہیں ایسا ہوا بھی ہو کہ کسی بزرگ نے اپنے آپ کو چھپانے کے لیے اپنے اوپر سے تقویٰ و طہارت کے آثار کو دور کر رکھا ہو اور اپنے آپ کو ملامتیہ فرقہ میں داخل کر رکھا ہو تو اس کو بہت نادر سمجھو۔ اے بسا۔ بہت سے ایسے ہیں جن کی صورت انسانوں کی سی ہے لیکن حقیقتاً وہ شیطان ہیں۔ لہذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے دینا چاہیے یعنی جانچ پرکھ کر کسی سے بیعت کرنی چاہیے۔

[3] جمع دلت۔ یعنی تجھ سے دل جمعی میسر آئی جو کہ اللہ کی یاد کرنے والوں کو حاصل ہوتی چاہیے۔ صحبتِ آب و گلت۔ یعنی دنیا کی محبت۔ می باش۔ یعنی اس بزرگ کے ساتھ تو حسنِ ظن قائم رکھو اور یہ سمجھو کہ تمہیں اس در سے فیض حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ روحِ عزیزاں۔ یعنی بزرگوں کی روح سے تو فیضیاب نہ ہو سکے گا۔

ترجمہ باب کلمات الکفر از فتاوائے برہانی

در دستور القضاۃ[1] از فتاوائے خلاصہ آوردہ کہ در مسئلہ اگر چند وجہ کفر باشد و یک وجہ کفر نہ باشد فتوٰی بہ کفر نباید داد فقیر گوید لیکن باید کہ خود از اندیشۂ یک وجہِ کفر احتراز نماید۔

مسئلہ - از سبِّ شیخین کافر شود نہ از تفضیلِ علی رضی اللہ عنہ بر آنہا کہ بدعت است۔

مسئلہ - از محال دانستن دیدارِ خدا کافر شود۔

مسئلہ - خدا را جسم گفتن و دست و پا و رو گفتن کفر است[2]

مسئلہ - اگر کلمۂ کفر باختیارِ خود گوید و نداند کہ ایں کلمۂ کفر است اکثر علماء بر آنند کہ کافر شود معذور نہ باشد و اگر بے قصد بزباں رود کافر نہ شود۔

مسئلہ - اگر ارادۂ کفر کرد اگرچہ بعد مدتے مدید فی الفور کافر شود۔

مسئلہ - اگر حرامِ قطعی را حلال گوید یا حلالِ قطعی را حرام یا فرض را فرض نداند کافر شود۔

---

[1] دستور القضاۃ - ایک کتاب کا نام ہے۔ فتوٰی بکفر - مثلاً کسی عبارت یا عقیدے کے چند مطلب تو ایسے ہیں کہ ان سے کفر لازم آتا ہے اور ایک معنی ایسے ہیں جن سے کفر لازم نہیں آتا تو کفر کا فتوٰی نہ لگانا چاہیے لیکن - یعنی خود ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ ایسی کوئی چیز اختیار نہ کرے جس میں کفر کی ایک بھی وجہ موجود ہو۔ سبِّ شیخین - یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہنا۔ تفضیلِ علی - یعنی شیخین کو برا نہیں جانتا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے افضل سمجھتا ہے۔ کافر شود - چونکہ ثابت ہے کہ قیامت میں اللہ کا دیدار میسر آئے گا۔

[2] کفر است - قرآن پاک میں اللہ کے لیے ید، وجہ وغیرہ کا جو اطلاق موجود ہے اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو دست، پا اور رو کا انسانوں میں مطلب ہے۔ نداند - یعنی جو حقیقۃً کلمۂ کفر ہے اس کو کلمۂ کفر نہ سمجھ کر کہے۔ ارادۂ کفر چونکہ کفر کی حالت پر آمادگی خود کفر ہے۔ حرام قطعی - یعنی وہ چیز جس کی حرمت ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کسی شبہ و شک کی گنجائش نہ ہو۔

مسئلہ۔ اگر گوشتِ مُرداری فروشد و گوید کہ ایں مُردار نیست از حلال است کافر نہ شود۔[1]

مسئلہ۔ مردے دیگرے را گفت کہ از خدا نمی ترسی گفت نہ کافر شود و نزدِ محمد بن فضیل اگر در معصیت باشد کافر شود والا نہ

مسئلہ۔ اگر گفت کہ وے اگر خدا شود من حقِ خود از وے بستانم کافر شود۔[2]

مسئلہ۔ اگر گوید کہ خدا با تو بس نیاید من چگونہ با تو بس آیم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید کہ مرا بر آسمان خدا ست و بر زمین تو کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر پیرِ کسے مرد گفت کہ خدا را بایستہ بود کافر شود و اگر دیگر گفت کہ خدا بر تو ظلم کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر شخصے بر دیگرے ظلم کرد و مظلوم گفت اے خدا تو از وے مپذیر اگر تو از وے بپذیری من نہ پذیرم کافر شود

مسئلہ۔ اگر گوید من از ثواب و عذاب بیزارم کافر گردد۔

مسئلہ۔ اگر کسے بدونِ شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و

[1] کافر نہ شود۔ یہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اس کو جھوٹ کی سزا ملے گی کافر نہ ہوگا۔ نہ۔ یعنی صرف نہیں کہا۔ کافر شود۔ چونکہ اس کا مطلب یہی ہوا کہ خدا سے نہیں ڈرتا ہوں۔ در معصیت۔ یعنی وہ گناہ کی بات کر رہا ہے جس پر اس کو یہ کہا گیا تھا۔ اس لیے کہ اگر وہ نیک بات کرتا رہا تھا تو ظاہر ہے کہ نیکی کرنے میں خدا سے ڈرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

[2] کافر شود۔ چونکہ یہ ثابت ہوا کہ وہ خدا پر بھی اپنے کو غالب سمجھتا ہے۔ اگر گوید۔ یعنی خدا کا بھی تیرے اوپر قابو نہیں تو میں تجھ پر کیسے قابو پا سکتا ہوں۔ بر زمین تو چونکہ زمین پر بسنے والے انسان کو خدا کی برابر گردانا۔ خدا را بایستہ بود۔ یعنی خدا کو اس کی ضرورت تھی۔ مپذیر یعنی اس کی توبہ قبول نہ کرنا اور راضی نہ ہونا۔ بیزارم۔ یعنی ثواب و عذاب سے کوئی سروکار نہیں۔

رسولِ خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود[1]۔

مسئلہ۔ واز مجمع النوازل آورد کہ اگر گفت کہ فرشتۂ دستِ راست و دستِ چپ را گواہ کردم کافر نہ شود اگر چہ نکاح صحیح نہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر جانورے آواز کرد پس گفت کہ بیمار بمیرد یا غلّہ گراں شود یا جانور آواز کرد از سفر باز گشت در کفرِ او اختلاف[2] است۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ خدا می داند کہ من ہمیشہ پیوستہ ترا یاد می کنم بعضے گفتہ کہ کافر شود اگر گفت کہ خدا می داند کہ بہ غمی و شادیِ تو چنانم کہ بہ غمی و شادیِ خود بعضے گفتہ کافر شود و بعضے گفتہ کہ اگر بر نیکی و بدی آں کس بہ بال و بدن قیام می کند چنانچہ بر نیکی و بدی خود کافر نہ شود[3]۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ قسم بخدا و بپلائے تو کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ رزق از خدا است لیکن از بندہ جستن کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ فلاں اگر نبی باشد بوئے ایمان نیارم

---

[1] کافر شود۔ چونکہ اس نے رسولِ خدا اور فرشتہ کو غیب داں سمجھا۔ حالانکہ غیب دانی اللہ کی صفت ہے۔ نہ فرشتے غیب داں ہیں نہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ کافر نہ شود۔ اس لیے کہ کراماً کاتبین کو اس کے نکاح کا علم ہے۔ نباشد۔ چونکہ فرشتوں میں نکاح کی گواہی کی صلاحیت نہیں ہے۔

[2] اختلاف است۔ چونکہ اس طرح کی باتیں محض اسی عقیدے سے نہیں کہی جاتی ہیں کہ یہ چیزیں حقیقی مؤثر ہیں بلکہ "فال" کے طور پر بھی بول دی جاتی ہیں۔ کافر شود۔ اگر اس نے جان بوجھ کر جھوٹ کہا ہے اور خدا کو اس پر گواہ بنایا ہے۔

[3] کافر نہ شود۔ چونکہ سچی بات کہی ہے۔ بخدا و بپلائے تو۔ چونکہ اس میں حضرت حق کی جانب میں گستاخی ہے۔ اگر گفت۔ چونکہ خدائی رزاقیت کو بندہ کے فعل پر موقوف مانا۔ ایمان نیارم۔ ہر نبی پر ایمان لانا فرض ہے۔

یا گفت اگر خدا مرا بہ نماز امر کند نماز نہ گزارم یا گفت اگر قبلہ باین سو باشد نماز نہ گزارم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت کہ آدمؑ علیہ السلام پارچہ می بافت دیگرے گفت پس ما ہمہ جولاہہ گانیم کافر شود این دوم۔

مسئلہ۔ اگر گوید آدمؑ[1] اگر گندم نمی خورد ما بدبخت نمی شدیم۔ کافر شود۔

مسئلہ۔ مردے گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں می کرد دیگرے گفت کہ این بے ادبی است کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت ناخن تراشیدن سنت است دیگرے گفت اگرچہ سنت باشد نمی کنم کافر شود و اگر گوید سنت چہ کار آید کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے امر معروف کرد دیگرے گفت چہ غوغا آوردی اگر این سخن بر وجہ رد گفت کافر شود در فتاویٰ سراجی گفتہ طالب دین اگر گوید اگر خدائے[2] جہان است بستانم کافر شود اگر گفت کہ اگر پیغمبر است کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گوید حکم خدا چنین است آں کس گفت

---

[1] کہ آدم۔ چونکہ اس میں حضرت آدمؑ کی توہین ہے۔ بے ادبی است۔ چونکہ اس میں سنت کی توہین ہے۔ سنت چہ کار۔ یعنی سنت پر عمل کرنا بیکار ہے۔ بر وجہ رد۔ یعنی اس نیک بات کے حکم کو نہ ماننے کے طور پر۔

[2] اگر خدائے جہاں۔ یعنی قرض خواہ نے یہ کہا کہ اگر مقروض خدا ہے تو بھی اس سے قرض وصول کر کے چھوڑوں گا۔ تو قرض خواہ کافر ہو گا لیکن اگر یہ کہا کہ وہ پیغمبر ہے تو بھی وصول کر کے چھوڑوں گا تو کافر نہ ہو گا۔

کہ حکمِ خدا را من[1] چہ دانم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر بہ سوئے فتویٰ دید و گفت کہ ایں چہ بارنامہ فتویٰ آوردی اگر شریعت را سُبک دانستہ گفت کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت کہ حکمِ شرع چنین است ایں کس بزور آروغ آورد و گفت اینک شریعت را کافر شود اگر کسے را گفتند کہ با فلاں کس صلح کن آں کس گفت بت را سجدہ کنم و با وے آشتی نہ کنم کافر نہ شود چرا کہ ارادۂ او بعید داشتنِ صلح است اگر فاسقے مرصلحا را بگوید کہ بیائید مسلمانی[2] بہ بینید و بہ سوئے مجلسِ فسق اشارہ کند کافر شود

مسئلہ۔ اگر میخوارہ می گوید شاد باد آنکہ بر شادیِ ما شاد است ابوبکر طرخان گفتہ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر زنے گوید لعنت بر شوئے دانشمند باد کافر شود

مسئلہ۔ اگر کسے گفت تا حرام یابم گردِ حلال چرا گردم کافر نشود

مسئلہ۔ اگر کسے در بیماری گفت اگر خواہی مرا مسلمان بمیراں و اگر خواہی کافر بمیراں کافر شود۔

مسئلہ۔ در فتاویٰ سراجی آمدہ کہ اگر گفت کہ روزی بر من

---

[1] من چہ دانم۔ چونکہ حکمِ خداوندی کا انکار ہے۔ بارنامہ۔ بوزن کارنامہ، پروانہ، فرمان۔ سُبک دانستہ یعنی فتوے کی حقارت کے لیے کہا ہو۔ چنیں است۔ یعنی اگر کسی آدمی نے دوسرے آدمی سے اپنے حق کا شریعت کے حوالے سے مطالبہ کیا اور دوسرے آدمی نے ڈکار مار کر کہا یہ ہے شریعت کے لیے۔ چونکہ اس میں شریعت کی توہین ہے لہٰذا یہ دوسرا کافر ہو جائے گا۔ بعید دانستن یعنی کہنے والے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بت کو سجدہ کرنے پر راضی ہے بلکہ عرف میں اس کا مطلب یہ ہے کہ صلح ناممکن ہے۔

[2] مسلمانی بہ بینید۔ چونکہ اس نے فسق کے کاموں کو مسلمانی قرار دیا۔ اگر میخوارہ۔ چونکہ اس نے گناہ کی بات کو گناہ بھی نہیں سمجھا۔ شوئے۔ شوہر۔ تا حرام۔ چونکہ اس نے حلال پر حرام کو ترجیح دی۔ کافر بمیراں۔ چونکہ کفر کی موت پر راضی ہو گیا۔

فراخ کن یا[1] بر من ظلم مکن ابو نصرؒ در کفرِ او توقف کردہ وظاہر آنست که کافر شود که اعتقادِ ظلم بر خدا کفر است۔

مسئلہ۔ شخصے اذان می گوید دیگرے گفت دروغ گفتی کافر شود

مسئلہ۔ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را عیب کرد یا موئے مبارکش را مویک گفت کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے بادشاہِ ظالم را عادل گوید امام ابو منصور ماتریدیؒ گفته کافر شود و امام ابو القاسمؒ گفته کافر نه شود چرا که البتّه گاہے عدل کردہ باشد۔

مسئلہ۔ در حمادیہ وسراجی گفته اگر کسے اعتقاد کند که خراج وغیرہ خزانه بادشاہی ملکِ بادشاہ است کافر شود۔

مسئلہ۔ در سراجی گفته اگر کسے گفت که تو علمِ غیب داری گفت[2] دارم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت که اگر خدا امرا بے تو در بہشت برد نخواہم رفت اصح آنست که کافر نه شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت من مسلمانم دیگرے گفت لعنت بر تو و بر مسلمانیِ تو کافر شود۔ در جامع الفتاویٰ اظہر آنست که کافر

---

[1] یا بر من ۔ یعنی اس نے روزی کی تنگی کو خدا کا ظلم قرار دیا۔ دروغ گفتی چونکہ اس نے اذان کی توہین کی ۔ مویک ۔ معمولی بال چونکہ اس میں نبی کے بال کی توہین ہے۔ کافر شود ۔ چونکہ اس نے بادشاہ کے ظلم کو عدل قرار دیا۔ گاہے ۔ ایک ظالم کسی کام میں عادل ہو سکتا ہے ۔ خراج اسلامی سلطنت میں جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ ملکِ بادشاہ ۔ شاہی خزانہ بادشاہ کی ملکیت نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ عام رعایا کی ملکیت ہے ۔ بادشاہ اس کا منتظم ہے۔

[2] گفت دارم ۔ چونکہ اس نے غیب دانی کو جو خاص اللہ کی صفت ہے اپنے لیے تسلیم کر لیا۔ اصح ۔ چونکہ اس جملہ کا مطلب انتہائی دوستی ظاہر کرنا ہے۔ بر مسلمانیِ تو ۔ چونکہ اس میں اسلام کی توہین ہے کافر نہ شود ۔ چونکہ اس سے اسلام کی توہین مقصود نہیں ہے ۔ بلکہ اس کی بناوٹی دین داری کی توہین ہے۔

نہ شود و در سراجی گفتہ اگر کسے گوید کہ اگر فرشتگاں یا پیغمبراں گواہی دہند کہ ترا سیم نیست باور[1] ندارم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر شخصے دیگرے را گفت اے کافر او گفت اگر ایں چنیں نمی بودم با تو صحبت نداشتم بعضے گویند کافر شود و بعضے گویند نہ۔

مسئلہ۔ اگر کسے گوید کافر شدن بہ کہ با تو بودن کافر نہ شود۔ چراکہ مرادِ او دوری جستن است۔

مسئلہ۔ اگر شخصے دیگرے را گفت کہ نماز کن او جواب داد کہ تو چندیں نماز کردی چہ[2] بر سر آوردی یا چندیں گاہ نماز کردم چہ بر سر آوردم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے دیگرے را گفت تو کافر شدی او جواب داد کہ کافر شدہ گیر کافر شد۔

مسئلہ۔ اگر گفت مرا زن از حق تعالیٰ محبوب تر است کافر شد او را توبہ باید داد اگر توبہ کرد تجدیدِ نکاح باید کرد۔

مسئلہ۔ اگر کافر مسلمانے را گفت کہ مسلمانی مرا بیاموز تا نزدِ تو مسلمان شوم او جواب داد کہ باش تا کہ بروی بسوئے فلاں عالم یا قاضی او ترا آموزد آں زماں مسلمان شو نزدِ او اصح

---

[1] باور ندارم۔ چونکہ اس نے نبی اور فرشتوں کی گواہی کو جھوٹ قرار دیا۔ صحبت نداشتم۔ تیرا ساتھی نہ ہوتا۔ کافر شود۔ چونکہ اس جملہ سے کفر پر رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔ نہ۔ چونکہ اس کا منشاء محض کہنے والے کو قائل کرنا ہے۔ دوری جستن یعنی جدا ہونا۔

[2] چہ بر سر آوردی۔ کیا ملا۔ کافر شدہ گیر۔ یعنی سمجھ لو کہ میں کافر ہوں۔ مرا از زن خدا سے زیادہ بیوی سے محبت ہے تجدیدِ نکاح۔ از سر نو نکاح کرنا۔ تا نزدِ تو یعنی میں تیرے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں کہ باش۔ یعنی ابھی ٹھہر جاؤ۔

آنست کہ کافر[۱] نہ شود اگر واعظ گفت باش تا فلاں روز در مجلس اسلام آری فتویٰ برآں است کہ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت مرا بازی از روزہ و نماز شتاب گرفت کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید تو چند گاہ نماز بکن تا حلاوتِ بے نمازی بینی کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت کار دانشمنداں[۲] ہماں است و کارِ کافراں ہماں کافر شود اگر ایں سخن عالمی معین را گوید کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر در دعا گفت اے خدا رحمتِ خود را از من دریغ مدار از الفاظِ کفر است

مسئلہ۔ اگر شخصے زنے را گفت کہ مرتد شو دریں صورت از شوہرِ خود جدا شوی گویندہ کافر شود۔

مسئلہ۔ رضا بکفر برائے خود و برائے غیرِ خود کفر است و صحیح آنست کہ اگر کفر را قبیح دانستہ دشمنِ خود را خواہد کہ کافر شود ایں کس از یں رضا کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر در مجلسِ شراب خواری بر مکانِ مُرتفع مثلِ واعظاں

---

[۱] کافر نشود۔ چونکہ اس نے اس خیال سے یہ کہا ہے کہ وہ عالم کی سی رہنمائی نہ کر سکے گا کافر شود۔ چونکہ وہ خود اس کو فوراً بہتر قسم کی تعلیم دے سکتا تھا۔ لہذا یہ سمجھا جائے گا کہ یہ اس وقفہ کے لیے اس کے کفر پر راضی ہے جو کفر ہے۔ مرا بازی یعنی مجھے کھیل کود پکڑے ہوئے ہیں۔ نماز کی فرصت کہاں ہے۔ اگر گوید۔ یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ چند دن نماز پڑھ پھر تجھے نماز کا لطف آئے گا۔ اس کے جواب میں دوسرا کہے کہ تو چند دن نماز چھوڑ کر دیکھ تجھے چھوڑنے کا لطف آئے گا۔

[۲] دانشمنداں۔ یعنی دین کی سمجھ رکھنے والے لوگ کافر شود۔ چونکہ اس نے حق اور باطل کاموں کو یکساں قرار دیا۔ معین۔ چونکہ اس میں صرف اس عالم کی توہین ہوگی۔ دریغ مدار۔ چونکہ اس کا عقیدہ یہ ثابت ہوا کہ فی الحال اس پر خدا کی کوئی رحمت نہیں ہے گویندہ کافر شود۔ دوسرے کو کفر کی رہنمائی کرنا۔ دوسرے کے کفر پر رضامندی کا اظہار کرنا بھی کفر ہے۔ کفر را قبیح دانستہ یعنی کفر کو اپنے عقیدے میں بُرا سمجھتے ہوئے۔

بہ نشیند و سخن خندگی بگوید و اہلِ مجلس ازاں بخندند ہمہ کافر شوند۔

مسئلہ۔ اگر آرزو کند و گوید کاش کہ زنا یا قتلِ ناحق حلال بودے کافر شود و اگر آرزو کند و گوید کاش کہ خمر حلال بودے یا روزۂ ماہِ رمضان فرض نہ بودے کافر نہ شود اگر کسے گوید کہ خدا می داند کہ من ایں کار نہ کردہ ام حال آنکہ آں کار کردہ است دراصحِ قولین کافر شود و از امام سرخسیؒ منقول است کہ اگر آں قسم خورندہ اعتقاد می کند کہ ایں کلام بہ دروغ گفتن کفراست دراں صورت کافر شود و اگر نہ شود و فتویٰ حسام الدینؒ بر آنست۔

مسئلہ۔ امام طحاویؒ گفتہ کہ از ایمان خارج نہ کند مگر چیزے کہ انکار باشد بدانچہ ایمان آوردن بداں واجب است۔

مسئلہ۔ امام ناصر الدینؒ گفتہ کہ آنچہ ردّت یقینی است از ظہورِ آں حکم بردت کردہ شود و آنچہ در ردّت بودنِ آں شک است ازاں حکم بردّت نباید کرد کہ ثابت از شک زائل نہ شود حال آنکہ اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی و در حکم بہ کافر گفتن اہلِ اسلام جلدی نہ باید کرد حال آنکہ بہ صحتِ اسلامِ مکرہ علماء حکم کردہ اند۔

مسئلہ۔ در تاتار خانی از ینابیع گفتہ کہ ابو حنیفہؒ فرمودہ

لہ ہمہ کافر شوند۔ چونکہ اس سے مذہب کی توہین ہوتی ہے۔ کافر شود۔ چونکہ یہ چیزیں کسی مذہب میں کسی وقت بھی حلال نہ تھیں۔ کافر نہ شود۔ چونکہ یہ چیز کسی نہ کسی وقت حلال تھی۔ اصحِ قولین۔ چونکہ اس نے اللہ کے علم کو خلافِ واقع قرار دیا۔

واجب است۔ مثلاً خدا کی توحید، کسی نبی کی نبوت یا حشر و نشر، وحی، فرشتوں وغیرہ کا انکار۔ ردّت یعنی اسلام سے پھرنا۔ ثابت۔ یعنی اس آدمی کا اسلام جو پہلے سے ثابت ہے۔ از شک۔ یعنی وہ بات جس سے کافر بن جانے میں شک ہے۔

لہ الاسلام یعلو ولا یعلیٰ۔ اسلام کا معاملہ ہر حالت میں غالب رکھا جائے گا مغلوب نہ ہوگا۔ مکرہ یعنی جس سے جبراً کلمۂ کفر کہلایا گیا ہو اس کو علماء مسلمان کہتے ہیں۔

کہ کفر[1] کفر نہ باشد تا کہ اعتقاد نہ کردہ شود بر کفر۔

مسئلہ۔ در محیط و ذخیرہ گفتہ کہ مسلمان کافر نہ شود گر وقتیکہ قصداً کفر کند

مسئلہ۔ در مضمرات از نصاب و جامع اصغر گفتہ کہ اگر کسے کلمۂ کفر عمداً گفت لیکن اعتقاد بہ کفر نہ کرد بعضے علمار گفتہ اند کہ کافر نہ شود کہ کفر از اعتقاد تعلق دارد و بعضے گفتہ اند کہ کافر شود کہ رضا است بکفر۔

مسئلہ۔ اگر جاہلے کلمۂ کفر گفت و نمی داند کہ ایں کلمۂ کفر است بعضے علمار گفتہ اند کہ کافر نہ شود و جہل عذر است و بعضے گفتہ کافر شود جہل عذر نیست۔

مسئلہ۔ از مرتد شدنِ احد الزوجین[2] نکاح فی الحال باطل شود بر قضائے قاضی موقوف نیست ایں روایت منتقیٰ است۔

مسئلہ۔ اگر کسے کلاہ مثل آتش پرستاں یا جامہ مثل ہنود پوشد بعضے علمار گفتہ اند کہ کافر شود و بعضے گفتہ کہ کافر نہ شود و بعضے متاخرین گفتہ کہ اگر بہ ضرورت پوشد کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے زنار بست قاضی ابو حفصؒ گفتہ کہ اگر برائے

---

[1] کفر کفر نباشد۔ یعنی کلماتِ کفر کہنے سے حقیقتاً کافر اس وقت ہوگا جب کہ اس نے کفر کے ارادہ سے کہے ہوں۔ قصداً کفر کند۔ یعنی کسی قول و فعل کو کافر بننے کے ارادے سے کرے۔ اعتقاد بکفر نہ کرد۔ یعنی اپنے عقیدے کے خلاف محض زبان سے کلمۂ کفر جان بوجھ کر ادا کیا۔ اگر جاہلے۔ یعنی کوئی جاہل اپنے ارادہ و اختیار سے کلمۂ کفر ادا کرتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کلمہ کے کہنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

[2] احد الزوجین۔ یعنی شوہر و بیوی میں سے ایک۔ قضائے قاضی۔ قاضی کا فیصلہ۔ کسے کلاہ۔ یعنی کوئی مسلمان ایسی کوئی چیز اختیار کرے جو کافروں کی خاص علامت ہو۔ بضرورت۔ بمجبوری

خلاصی[1] از دستِ کفّار کرده باشد کافر نہ شود و اگر برائے فائدہ در تجارت کرده باشد کافر شود۔

مسئلہ۔ مجوس روزِ نوروز جمع شوند یا ہنود روزِ ہولی یا شادی نمایند و مسلمانے گوید چہ خوب سیرت نہادہ اند کافر شود۔

مسئلہ۔ از مجمع النوازل آوردہ مردے ارتکابِ گناہِ صغیرہ کرد پس گفت مرا ورا مَردے کہ توبہ کن او گفت کہ من چہ کردہ ام کہ توبہ کنم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر صدقہ کرد از مالِ حرام و امیدواریِ ثواب کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر فقیری داند کہ از حرام دادہ است و برائے او دعا کردہ و صدقہ دہندہ آمین گفت کافر شود

مسئلہ۔ فاسق شراب می خورد و اقربائے او آمدہ برو دراہم نثار کردند یا مبارک باد دادند در ہر دو صورت ہمہ کافر شوند۔

مسئلہ۔ از حلال دانستنِ لواطت با زنِ خود کافر نہ شود و با غیرِ زنِ خود کافر شود۔

مسئلہ۔ حلال دانستنِ جماع در حالتِ حیض کفر است و

[1] خلاصی۔ جان بچانے کے لیے۔ مجوس۔ آتش پرست۔ نوروز۔ آتش پرستوں کی عید کا دن ہے۔ سیرت۔ طریقہ توبہ کنم۔ چونکہ اس سے اللہ کی جناب میں سرکشی لازم آتی ہے۔ آمین گفت۔ چونکہ اس سے معلوم ہوا کہ ثواب کا امیدوار ہے۔ ہمہ کافر شوند۔ چونکہ حرام پرستی کا اظہار کیا۔

و در حالتِ استبرا[۱] بدعت است کفر نیست۔

مسئلہ۔ در خسروانی گفتہ کہ مردے بر مکانِ مُرتفع بہ نشیند و مردم از وے بطریقِ استہزا مسائل بپرسند او بہ طریقِ استہزا بجواب گوید کافر شود و بر مکانے بلند نشستن شرط نیست استہزا بہ علومِ دینی کفر است[۲]۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ مرا با مجلسِ علم چہ کار، یا گوید آنچہ علما می گویند کہ می تواند کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید زرمی باید علم بچہ کار می آید کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید اینہا کہ علم می آموزند داستانہا ست یا تزویر است یا گوید من حیلۂ دانشمنداں را منکرم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گوید ہمراہِ من بشرع بیا او گفت پیادہ بیار کافر شود و اگر گفت بیا بسوئے قاضی او گفت پیادہ بیار کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت نماز با جماعت بگزار او گفت اِنَّ الصَّلٰوۃَ[۳] تَنْہٰی کافر شود۔

مسئلہ۔ مردے آیت قرآن را در قدح نہادہ قدح را پُر آب کردہ گوید کَاْسًا دِہَاقًا۔ کافر شود۔

---

[۱] استبرا۔ اگر کوئی آدمی کوئی لونڈی خریدتا ہے تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ فوراً اس سے ہم بستری نہ کرے بلکہ اس کے حیض آنے کا انتظار کرے جب اس کو حیض آچکے جس سے یہ ثابت ہوجائے کہ اس کو پہلے آقا سے حمل نہیں ہے۔ جب اس سے ہم بستری کر سکتا ہے۔ یہ ہم بستری کی ممانعت کا وقت حالتِ استبرا کہلاتا ہے۔ استہزا۔ مذاق۔

[۲] کفر است۔ چونکہ اس میں مذہب کی توہین ہے۔ کہ می تواند کرد۔ گویا اس نے شریعت کے احکام کو ناقابلِ عمل قرار دیا۔ علم۔ یعنی دین کا علم۔ داستانہا۔ یعنی بے اصل قصّے کہانیاں۔ تزویر۔ جھوٹ۔ حیلۂ دانشمنداں یعنی علمارِ دین کا دھندا مجھے پسند نہیں۔ پیادہ بیار۔ یعنی سپاہی لا تب چلوں گا۔ چونکہ اس نے شریعت پر خوشی سے عمل کرنے سے انکار کر دیا لہذا کافر ہو جائے گا۔

[۳] اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی۔ آیت کے دراصل معنیٰ ہیں نماز برائی سے روکتی ہے لیکن اس نے مذاق میں تنہٰی کو اکیلا و تنہا کے معنی میں لے لیا۔ آیتِ قرآن اس میں آیتِ قرآنی کی بھی توہین ہے اور کاسًا دہاقًا کا بھی مذاق ہے۔

مسئلہ۔ اگر درحق باقی در دیگ بگوید ذا لباقیات[1] الصالحات کافر شود

مسئلہ۔ اگر مردے بسم اللہ گفتہ شراب خورد یا زنا کرد کافر شود[2] و ہمچنیں اگر بسم اللہ گفتہ حرام خورد۔

مسئلہ۔ اگر رمضان آمد و گفت کہ رنج[3] بر سر آمدہ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفتہ شد کہ بیا فلاں را امر[4] معروف کنیم وے در جواب گفت کہ وے مرا چہ کردہ است کہ امر معروف کنم کافر شود۔

مسئلہ۔ مردے مدیون را گفت زر من در دنیا بدہ کہ در آخرت زر نخواہد بود او در جواب گفت کہ دہ دیگر بدہ در آخرت از من بگیری آنجا خواہم داد کافر شود۔

مسئلہ۔ بادشاہ را اگر سجدۂ عبادت کند باتفاق کافر شود و اگر بقصد تحیۃ مثل سلام کند علماء را دراں اختلاف است در ظہیریہ گفتہ کافر نہ شود و در مؤید الدرایہ شرح ہدایہ گفتہ کہ سجود باجماع جائز نیست و خدمت کردن بہ وضع دیگر از استادن پیش او یا دست بوسیدن یا پشت خم کردن جائز است۔

مسئلہ۔ ہر کہ ذبح کند بنام بتاں یا بر چاہہا یا بر دریاہا یا

---

[1] ذا لباقیاتُ الصالحات۔ اس آیۃ میں نیک اعمال مراد ہیں جو قیامت میں باقی رہیں گے۔ اس آیت کا مذاق اڑانے کے لیے وہ دیگ کے بچے کھچے کو ان لفظوں سے تعبیر کرتا ہے۔ [2] کافر شود۔ چونکہ اس میں بسم اللہ کی توہین ہے۔ [3] رنج۔ اگر یہ لفظ رمضان کی توہین کی نیت سے کہا ہو۔

[4] امر معروف کنیم۔ چونکہ اس میں ایک فرض کی توہین ہے۔ در آخرت۔ چونکہ اس میں آخرت کی توہین ہے۔ سجدۂ عبادت یعنی جیسے نماز کا سجدہ۔ پوجنے کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ تحیۃ یعنی جس طرح تعظیم کے لیے سلام کیا جاتا ہے اسی طرح تعظیم کے لیے سجدہ کرے۔ استادن۔ کسی بڑے کے دربار میں کھڑا رہنا بھی درست ہے اور کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔ لیکن انسان کو چاہیے کہ دوسروں سے اس قسم کی تعظیم کا متمنی نہ ہو۔ پشت خم کردن۔ یعنی تعظیم کے لیے جھکنا۔ برچاہہا۔ آب پرست ایسا کرتے ہیں۔

بر نہر ہا و خانہ ہا و چشمہ ہا و مانندِ آں پس ذبح کنندہ مشرک است
و زنِ وے از وے جدا است و مذبوحہ[1] مُردار است۔

مسئلہ۔ در دستور القضاۃ از امام زاہدؒ ابوبکر نقل کردہ
کہ ہر کہ در روزِ عید کافراں چنانچہ نوروزِ مجوس و ہمچنیں در دِوالی
و دسہرہ کفّارِ ہند بر آید و با کافراں موافقت کند در بازی کافر شود۔

مسئلہ۔ ایمانِ یاس مقبول نیست و توبۂ یاس اصح آنست
کہ مقبول است۔

مسئلہ۔ در شرحِ مقاصد گفتہ کہ ہر کہ حدوثِ عالم یا حشرِ
اَجساد یا علم بجزئیات و مانندِ آں را کہ از ضروریاتِ دین است
انکار کند باتفاق کافر شود و اگر در مسائلِ عقائد کہ روافض و خوارج
و معتزلہ وغیرہ فرقہائے مذعیۂ اسلام دراں خلاف دارند برخلافِ
اہلِ سنّت اعتقاد کند در کافر گفتنِ او علما را اختلاف دارند در
منتقیٰ از ابو حنیفہؒ مروی است کہ کسے را از اہلِ[2] قبلہ کافر نمی گویم
و ابو اسحٰق اسفرائنیؒ گفتہ کہ ہر کہ اہلِ سنّت را کافر داند او را کافر
می دانم و ہر کہ نداند او را کافر ندانم۔

مسئلہ۔ علّامہ علم الہدیٰ در بحر المحیط گفتہ کہ ہر ملعون کہ در

---

[1] مذبوحہ۔ وہ جانور جو خدا کے علاوہ ان ناموں پر ذبح کیا گیا ہے۔ بازی یعنی وہ کھیل کود جو مذہبی رسموں کے طور پر وہ لوگ کرتے ہیں۔ ایمانِ یاس۔ یعنی نزع کی ایسی حالت میں ایمان لانا جبکہ زندگی سے مایوسی ہو جائے اور عالمِ آخرت کا مشاہدہ ہونے لگے۔ حدوثِ عالم۔ یعنی دنیا کا نو پیدا ہونا۔ حشرِ اجساد۔ یعنی قیامت میں جسموں کا زندہ کیا جانا۔ علم بجزئیات یعنی اللہ کا ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا عالم ہونا ضروریاتِ دین۔ وہ چیزیں جو کھلے طور پر مذہب میں ثابت ہیں۔

[2] اہلِ قبلہ۔ جو کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔ کافر می دانم۔ چونکہ ایک مسلمان کو کافر سمجھنا کفر ہے۔ ہر ملعون۔ آنحضورؐ کی کسی بھی حیثیت سے توہین کرنا کفر ہے۔ اور توہین کرنے والا قتل کا مستحق ہے لیکن اگر وہ توبہ کرلے تو صحیح قول یہ ہے کہ اس کی توبہ مان لی جائے گی اس لیے کہ وہ مرتد سمجھا جائے گا اور مرتد کی توبہ مقبول ہو جاتی ہے۔

جنابِ پاک سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم دشنام دہد یا اہانت کند یا در امرے از امورِ دینِ او یا صورتِ مبارکِ او یا در وصفے از اوصافِ شریفۂ او عیب کند خواہ مسلمان بود یا ذمّی یا حربی اگرچہ از راہِ ہزل کردہ باشد آں کافر است واجب القتل توبۂ او مقبول نیست واجماعِ امّت بر آنست کہ بے ادبی و استخفافِ[1] ہر کس از انبیاء کفر است خواہ فاعلِ او حلال دانستہ مرتکب شود یا حرام دانستہ۔

مسئلہ۔ آنچہ روافض می گویند کہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم از خوفِ دشمناں بعضے احکامِ الٰہی را تبلیغ نفرمودہ کفر است

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانِيْ لِلْإِسْلَامِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى أَجْمَعِهِمْ خُصُوْصًا عَلٰى سَيِّدِهِمْ وَخَاتِمِهِمْ شَفِيْعِ الْعَالَمِيْنَ وَخَطِيْبِ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ الدِّيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْنَ ○

تمّت

---

[1] استخفاف - توہین۔ ہر کس از انبیاء یعنی کوئی بھی نبی ہو۔ کفر است۔ چونکہ اس عقیدے سے یہ لازم آتا ہے کہ آں حضور اپنا فرض انجام نہیں دے سکے۔ الحمد للہ الخ۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم کبھی راہ یاب نہ ہوتے اگر وہ رہنمائی نہ کرتا۔ اللہ کے رسول جو پیغام لائے ہیں وہ حق ہے۔ سب پر اللہ کا درود وسلام ہو۔ خاص طور پر سب نبیوں کے سردار اور سب کے آخر میں آنے والے نبی پر جو تمام جہانوں کے سفارشی ہیں اور جو قیامت میں سب نبیوں کے خطیب ہوں گے۔ اور ان کی اولاد، اصحاب، ماننے والوں پر بھی سب پر درود وسلام ہو۔

بحمد اللہ ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء مطابق یکم رجب ۱۳۷۵ھ کو حاشیہ کے مسودہ سے فراغت ہوئی۔

وصیت نامہ جناب قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ مِنْ اَصْلَابِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَرْحَامِ الْمُسْلِمَاتِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِبَعْثَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَالْاِیْمَانِ بِمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ وَمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ وَاَحْیَانِیْ عَلَیْہِ وَوَفَّقَنِیْ لِاِقْتِبَاسِ اَنْوَارِ عُلَمَائِہِ الصّٰلِحِیْنَ وَاَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ خُلَفَاءِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ الْفَارُوْقِیِّ النَّقْشَبَنْدِیِّ الْمُجَدِّدِ لِلْاَلْفِ الثَّانِیْ وَالسَّیِّدِ السَّنَدِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ وَسَیِّدِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ السَّنْجَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَسْلَافِھِمْ وَاَخْلَافِھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی اَنْ یُّمِیْتَنِیْ عَلٰی اِتِّبَاعِھِمْ وَمُحَبَّتِھِمْ وَیُلْحِقَنِیْ بِھِمْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۝

بعد از حمد و صلوٰۃ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ عثمانی حنفی مجددی پانی پتی می نویسد کہ عمر ایں عاصی بہشتاد سال رسیدہ ویقین

لہ الحمد للہ الخ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے مسلمان مردوں کی پشت اور مسلمان عورتوں کے رحم سے پیدا فرمایا اور آں حضور ؐ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا جو کہ تمام نبیوں کے سردار اور تمام پیغمبروں میں افضل ہیں۔ اور اس خدا کی تعریف ہے جس نے ہمیں اس ذات پر ایمان عطا فرما کر احسان فرمایا جو عبرت حاصل کرنے والے کے لیے بڑی نعمت ہے۔ اللہ کا درود و سلام ان پر ہو، ان کی اولاد، ان کے اصحاب ان کے ماننے والوں پر، سب پر ہو۔ میں اللہ کا اس بارے میں شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام کی رہنمائی فرمائی اور مجھے اسلام پر زندہ رکھا اور مجھے اپنے ان نیک علماء اور اپنے ان مکمل اولیاء کے انوار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی مجدد الف ثانی اور سید محی الدین عبد القادر جیلانی غوث الثقلین اور فاضل کامل سید معین الدین حسن سنجری کے جانشین ہیں خدا ان کے اگلوں اور پچھلوں سب سے راضی ہو۔ مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے کہ وہ میری موت ان لوگوں کی محبت اور تابعداری کی حالت میں فرمائے گا اور جنت میں مجھے ان سے وابستہ رکھے گا۔ اور یہ خدا کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

کہ عبارت از مرگ است بر سر آمدہ فرصتے نہ گذاشتہ کلمۂ چند
بطریقِ وصیت برائے اولاد و احباب می نویسد کہ رعایت[1] بعضے
ازاں برائے ذاتِ فقیر مفید و ضرور است و برخے ازاں برائے
دوستان و فرزنداں ضرور و مفید است اگر نوعِ اول را رعایت
خواہند کرد روحِ فقیر از آنہا خوشنود خواہد شد و حق تعالےٰ
جزائے خیر خواہد داد و گرنہ در عاقبت دامن گیر خواہم شد و اگر
نوعِ ثانی را رعایت خواہند کرد ثمرۂ آں در دنیا و عقبیٰ نیک
خواہند دید و گرنہ نتیجۂ بد خواہند دید۔ نوعِ اول آنست کہ
در تجہیز و تکفین و غسل و دفن رعایتِ سنت کنند و دو چادر رزائی
کہ حضرت ایشاں شہید[2] رضی اللہ عنہ عنایت فرمودہ بودند
دراں تکفین نمایند و عمامہ خلافِ سنت است ضرور نیست و
نمازِ جنازہ بجماعتِ کثیر و امامِ صالح مثل حافظ محمد علی یا حکیم
سکھوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعدِ تکبیرِ اولیٰ سورۂ فاتحہ ہم
خوانند و بعدِ مُردنِ من رسومِ دنیوی مثل دہم و بستم و چہلم و
ششماہی و برسینی[3] ہیچ نہ کنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ
از سہ روز ماتم کردن جائز نداشتہ اند حرام ساختہ اند و از

---

[1] رعایت۔ نگہداشت۔ برخے۔ کچھ حصہ۔ نوعِ اول۔ یعنی وہ باتیں جو وصیت نامہ کی ("نوعِ اول") کے ماتحت ذکر کی گئی ہیں۔ عاقبت۔ آخرت۔ دو چادر رزائی۔ یعنی استر ابرے والی رزائی
[2] شہید یعنی حضرت مرزا جان جاناں حبیب اللہ مظہر رحمۃ اللہ علیہ جو کہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ہیں۔ تکفین نمایند۔ کسی متبرک کپڑے میں کفن دینا سنت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کے کفن میں ڈلوائی تھی حافظ محمد علی۔ راہ نجات مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ حکیم سکھو۔ یہ عرف ہے۔ اصل نام غلام معین الدین ہے۔ سورۂ فاتحہ۔ حنفی فقہ کی رو سے اگر فاتحہ بطور ایک دعا کے پڑھی جائے تو اجازت ہے۔
[3] برسینی۔ سوم، چہلم، برسی وغیرہ سب بدعت ہیں۔ یہ ہندوانہ رسمیں ہیں جو مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں ان بدعتوں سے بچنا از حد ضروری ہے۔

گریہ[1] و زاری زناں را منعِ بلیغ نمایند در حالتِ حیاتِ خود فقیر از ایں چیزہا راضی نہ بود و بہ اختیارِ خود کردن نداده و از کلمہ و درود و ختمِ قرآن و استغفار و از مالِ حلال صدقہ بہ فقرا باخفا امداد فرمایند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرموده اَلْمَیِّتُ[2] فِی الْقَبْرِ کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً مَا تَلْحَقُهُ عَنْ اَبٍ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ۔ و بعدِ مُردنِ من در ادائے دیونِ من کوششِ بلیغ نمایند فقیر در حیاتِ خود نصف موضع نگلہ و املاکِ قصبہ کہ در ملکِ خود داشت آں را ہشت سہام قرار داده سہ سہام بہ والدۂ کلیم اللہ و دو سہام بہ صفوة اللہ و یک سہام بہ فلانہ بہ فرزندانِ فلانہ و یک بہ فرزند فلانہ فروختہ مبلغ ثمن بخشیده ہر یک را مالکِ[3] حصۂ او ساختہ بود لیکن تا دمِ زیست خود محصول پنجم حصہ با ولادِ ہر دو دختر میدادم و مابقی را سہ حصہ کرده یک حصہ برائے خرچ خود میداشتم و یک حصہ بہ فلاں و یک حصہ بہ فلاں میدادم بعدِ مردنِ من ہم تا وقتیکہ دینِ من ادا شود ہمیں قسم محصولات تقسیم کرده حصۂ من بہ قرض خواہاں میداده باشند و از مبلغ عیدین قرض خواہاں را داده مرا زود تر فارغ الذمہ سازند

---

[1] گریہ و زاری۔ جس رونے میں چیخ پکار ہوا در واوئے ویلا ہو وہ ناجائز ہے۔ محض آنسوؤں سے رونا ممنوع نہیں ہے۔ منعِ بلیغ۔ سخت ممانعت۔ فقیر۔ یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ کلمہ۔ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ استغفار۔ ان سب عبادتوں کا ثواب مُردے کی روح کو پہنچتا ہے۔ مالِ حلال اللہ تعالےٰ پاک کمائی کے صدقے کو قبول فرماتا ہے۔ اخفار۔ پوشیدگی۔ عام حالات میں صدقہ اس طور پر ہونا چاہیے کہ داہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ البتہ اگر انسان میں ریاکاری کا جذبہ نہ ہو اور اس کے علی الاعلان دینے سے دوسروں کو صدقہ کرنے کی ترغیب ہو تو علی الاعلان دینے میں زیادہ ثواب ہوگا۔

[2] المیت الخ۔ مُردہ قبر میں ڈوبنے والے غوطے کھانے والے کی طرح ہوتا ہے جو اس پکار کا منتظر ہوتا ہے جو اس کو باپ یا بھائی یا دوست کی جانب سے پہنچے (یعنی ایصالِ ثواب کی صورت میں) دیون۔ قرضے۔ سہام۔ سہم کی جمع، حصّہ۔ کلیم اللہ۔ قاضی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ صفوة اللہ یا احمد اللہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ جو قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے جو قاضی صاحبؒ کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ مبلغِ ثمن قیمت کا روپیہ۔

[3] مالکِ حصّۂ او۔ قاضی صاحبؒ نے جائداد کی یہ تقسیم اپنی زندگی میں اس طور پر کی تھی کہ یہ لوگ اپنے اپنے حصہ کے قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد اور قرض کی ادائگی کے بعد مالک ہوں گے جیسا کہ اگلی سطور سے ظاہر ہوتا ہے۔ تا دمِ زیست اس عبارت میں قاضی صاحب نے اس طریقہ کار کا ذکر کیا ہے جو باوجود سابقہ تقسیم کے قاضی صاحبؒ نے اپنی زندگی میں جائداد کی آمدنی کا رکھا۔ محصولات آمدنی۔ از مبلغِ عیدین۔ چونکہ قاضی صاحبؒ قاضی شہر تھے غالباً عید و بقر عید کے موقع پر کچھ نذرانہ پیش کیا جاتا ہوگا۔

تفصیل قرضہا کہ در ذمّہ من است در بند چٹھہ[1] اخراجاتِ روزمرّہ اکثر نوشتہ ام و چٹھہائے مُہری من نزدِ قرض خواہان است در ادائی آں تہاوُن نہ نمایند و صبیۂ شریفۂ حضرتِ شیخ رضی اللہ عنہ را ہر یک بہ مقدورِ خود خدمت کردن لازم و واجب دانند عَلَی الْمُوْسِعِ[2] قَدَرُهٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا فقیر در سالِ تمام دہ من گندم و پنج شش روپیہ نقد بایشاں میدادم ازیں قصور نشود و دہ بیگہ زمین چاہ سیدانی والآ والدۂ دلیل اللہ از طرفِ خود برائے مرزا لالن[3] وصیت کردہ بود بایشاں میرسد و من از طرفِ خود بست بیگہ خام زمین چاہی مزروع از موضع نگلہ برائے ایشاں مقررہ نمودہ بودم لیکن ایشاں برآں قبضہ نہ کردہ اند یک من گندم و یک روپیہ نقد درماہہ بایشاں می دہم دریں ہم قصور نہ شود موضع نگلہ میراث جدِّ پدری و جدِّ مادری من نیست محض تصدّقِ حضرت مرزا صاحب شہید است رضی اللہ عنہ در ادائے خدمتِ ایشاں تقصیر نہ نمایند نوعِ دیگر کہ برائے پسماندگان مفید است آن است کہ دنیا را چنداں معتبر ندارند اکثر کساں در طفلی و اکثر در جوانی می میرند و

---

[1] چٹھہ اخراجات۔ روزمرّہ یومیہ آمد و خرچ کا رجسٹر۔ چٹھہائے مہری جو قاضی صاحب نے بطور دستاویز کے تحریر فرمائے ہوں گے۔ تہاوُن۔ سستی۔ صبیۂ شریفہ۔ صاحبزادی حضرت شیخ یعنی شاہ محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو قاضی صاحب کے پیر ہیں۔ ان کی وفات کے بعد قاضی صاحب نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت فرمائی تھی۔

[2] علی الموسع۔ مالدار پر اس کے مقدور بھر اور تنگ دست پر اس کے مقدور بھر خرچ کرنا ضروری۔ اللہ انسان کو اس کی گنجائش کے بقدر مکلف بناتا ہے۔ والدۂ دلیل اللہ۔ یہ قاضی صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

[3] مرزا لالن۔ یہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کے پوتے ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد ان کو اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ پانی پت لے گئے تھے اور ان کی دیکھ بھال رکھتے تھے۔ چاہی۔ وہ زمین کہلاتی ہے جس کو کنوئیں کے پانی سے سیراب کیا جائے جدِّ پدری۔ دادا۔ جدِّ مادری۔ نانا۔ محض تصدق۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جائداد قاضی صاحب نے خود خرید فرمائی تھی۔ تقصیر۔ کوتاہی۔ دنیا را چنداں معتبر ندارند۔ یعنی ہر وقت آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں۔

بعضے بہ پیری می رسند تمام عمر شان ہم درا ندک فرصت مثل بادِ صبا[1] می رود و نمیدانند کہ کجا رفت و معاملۂ آخرت کہ انقطاع پذیر نیست بر سرمی ماند حق تعالیٰ می فرماید اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ الیٰ قولہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ۔ ابلہی[2] باشد کہ باین لذتِ قلیل کہ آں ہم بے رنج کشی میسر نمی شود لذات قوی دائمی را برباد دہد و بہ آلام ابدی گرفتار شود نعوذ باللہ منہا پس جائے کہ مصلحتِ دینی و مصلحتِ دنیوی باہم متعارض شود مصلحتِ دینی را مقدم باید داشت کسے کہ مصلحتِ دینی را مقدم می دارد دنیا ہم موافقِ تقدیر بوے می رسد رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ[3] جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَى اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ یعنی ہر کہ مقاصدِ خود در یک مقصود منحصر سازد و مقصودِ آخرت منظور دارد کفایت کند اللہ تعالیٰ مقصود دنیائے اورا و کسے کہ مصلحتِ دنیا را مقدم دارد گاہ باشد کہ دنیا ہم اورا دست ندہد چنانچہ بیشتر دریں زمانہ ہمچنیں است پس خَسِرَ[4] الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ شود و اگر دنیا دست دہد در اندک فرصت زوال پذیرد باز خسرانِ ابدی لاحق شود فقیر بچشمِ خود ہزارہا مردم را دیدہ کہ بدولت رسیدند

---

[1] بادِ صبا۔ پُروا ہوا۔ انقطاع پذیر نیست۔ یعنی دنیا کی طرح ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بر سرمی ماند۔ یعنی انسان کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ۔ ہر نفس جان جائے گا کہ اس نے کیا آگے روانہ کیا اور کیا پیچھے چھوڑا۔

[2] ابلہی۔ بیوقوفی۔ لذتِ قلیل۔ یعنی دنیا کے مزے۔ دائمی۔ یعنی جنت کے لطف۔ آلام۔ تکلیفیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ ہم اس سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ متعارض۔ بالمقابل۔ موافق تقدیر یعنی جس قدر اللہ نے اس کے مقدر میں لکھی ہے۔

[3] مَنْ جَعَلَ الخ جس شخص نے تمام فکروں کی بجائے صرف آخرت کی فکر کی۔ اللہ اس کے دنیوی فکروں کے لیے خود کافی ہو جاتے ہیں۔ مقدم دارد۔ یعنی دنیا کی مصلحتیں سوچتا ہے آخرت کی خوبیوں کی طرف اس کا کوئی دھیان نہیں ہے۔ دست ندہد۔ یعنی دنیا بھی اس کے قابو میں نہیں آتی۔

[4] خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ دنیا میں بھی ٹوٹے میں رہا اور آخرت میں بھی۔ دست دہد۔ یعنی دنیا حاصل ہو جاتی ہے۔ خسرانِ ابدی۔ ہمیشہ کا نقصان۔ فقیر۔ یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

بازاز آنہا اثرے نماندہ فقیر و برادرِ فقیر و پدرِ فقیر و جدِّ فقیر بخدمتِ[1] قضا بتلا شدند ہر چند آنچہ می باید حقِ ایں خدمت ازما ادا نہ شدہ خصوصًا ازیں فقیرِ پُرتقصیر کہ بیشتر عمر در زمانۂ فاسد تر یافتہ ازیں جہت نادم و مستغفرم اما بحول اللہ و قوتہ طمع ازیں خدمت نہ کردہ ام و از اکثر ابنائے روزگار نوعی بخوبی کردم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ ازیں جہت از فضلِ الٰہی امیدِ مغفرت دارم مقصودِ اصلی در نیتِ فقیر ہمین است اما برکتِ ہمیں عمل جملہ مسلمانان بلکہ ہنود ہم ہر کسے کہ بلاقات کردہ معزز داشتند و غنیمت شمردہ وگرنہ علماء بہتر از من موجود اند کسے نمی پرسد و از باطن کسے دیگراں راچہ خبر است ایں دلیل است برآنکہ اگر مصلحت دینی را بر دنیا مقدم داشتہ شود دنیا ہم از وے روگرداں نمی شود۔ مصرعہ۔ می دہد یزداں مرادِ متقی ؛ پس از فرزندانِ من کسے کہ خدمتِ قضا اختیار کند طمع و خاطرداری ناحق را دخل[2] ندہد و بروایتِ معتبر مفتیٰ بہ عمل نماید و از جملہ تقدیمِ مصلحت دینی بر مصلحتِ دنیوی آن است کہ در مناکحت دینداری را منظور دارد چوں دریں زمانہ دریں شہر مذہبِ روافض بسیار شیوع یافتہ است و شرفا بیشتر بر علوِ نسب یا رفاہِ معیشت

[1] خدمتِ قضا۔ قاضی صاحب کا خاندان کئی نسلوں تک شاہی قاضی رہا ہے۔ زمانۂ فاسد۔ قاضی صاحب اور ہندستان میں مسلمانوں کے انحطاط کا دور تھا۔ طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ امراء اور رؤساء عمومًا فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ باطل عقیدے زور پکڑ رہے تھے۔ مستغفرم اللہ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ طمع لالچ۔ ابنائے روزگار۔ یعنی زمانہ ساز قاضی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ اس خدا کی تعریف ہے۔ ہمیں عمل یعنی دیانتداری کے ساتھ عہدۂ قضا کی انجام دہی۔ می دہد۔ خدائے تعالےٰ پرہیزگار کی مراد خود پوری فرما دیتا ہے۔ دخل

[2] دخل نہ دہد۔ یعنی اپنے فرض کی انجام دہی میں کسی کی پرواہ نہ کرے۔ مفتیٰ بہ فقہ کا وہ قول جس پر علماء نے فتویٰ دیا ہو۔ مناکحت۔ شادی بیاہ۔ دریں شہر۔ یعنی پانی پت۔ روافض۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا ہے۔ علوِ نسب نسبی بڑائی۔ رفاہِ معیشت۔ گذر بسر کا آرام۔

نظرمی دارند اوّل رعایتِ دین باید کرد دختر بکسے رافضی یا متہم[1]
برفض اگرچہ صاحبِ دولت و عالی نسب باشد نباید داد درو زِ
قیامت سوائے دین و تقویٰ ہیچ بکار نخواہد آمد و نسب را نخواہند
پرسید۔ ع کہ دریں[2] راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست ؎
و دولت اعتبار نہ دارد کہ مشتق از تداول است اَلْمَالُ غَادٍ دَّ
دَائِحٌ دیگر باید دانست کہ اکمل الاکملین از نوعِ بشر بلکہ از ملائکہ ہم
سید المرسلین محمد مصطفےٰ است صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر کس ہر قدر بآں
سرور مشابہت بہم رساند در باطن و ظاہر و صفات جبلّی و کسبی و علم و
اعتقاد و عمل در عادات و عبادات آں کس را ہماں قدر کامل باید
دانست و ہر کس در مشابہت در چیزے ازاں قاصر است ہماں قدر
ویرا ناقص باید دانست و لہذا بجہتِ کمالِ اتباعِ سنّتِ سنیہ[2] کہ
اولیائے نقشبندیہ رح اختیار کردہ اند گوئے مسابقت بردہ اند و
ہمیں کمالِ مشابہت بجہتِ کمال متابعت دلیل است بر افضلیتِ
شان واگر ہمت نا قاصر ہمتاں از کمالِ متابعت آنجناب کوتاہی کنند
و بر آدائے واجبات و ترکِ محرمات و مکروہات و مشتبہات در عبادات
و عادات و معاملات خصوصًا در معاملات قناعت کنند آں ہم بسیار غنیمت

[1] متہم۔ جس پر تہمت ہو۔ کہ دریں یعنی آخرت میں یہ کام نہ دے گا کہ تم فلاں کے بیٹے اور فلاں کے پوتے تھے۔ بلکہ دینداری کام آئے گی۔ تداول۔ ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں بدلنا۔ اَلْمَالُ غَادٍ دَّ دَائِحٌ۔ دنیاوی دولت صبح شام آنے جانے والی چیز ہے یعنی زوال پذیر ہے۔ در باطن۔ یعنی اخلاق و عادات جبلّی۔ پیدائشی۔ کسبی۔ حاصل کردہ۔ کامل باید دانست۔ غرضیکہ کمالِ انسانی کا معیار آنحضور م کی سیرت و صورت ہے۔

[2] سنیہ۔ روشن۔ بسیار غنیمت است۔ اگر انسان حرام و حلال میں امتیاز رکھے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے اور معاملات درست رکھے تو یہ بھی نجات کے لیے کافی ہے۔

است گو کثرتِ نوافل و اتیانِ مستحبات و کمالِ اشتغالِ سنن در عبادات
وعادات از و میسّر نہ شود رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اتَّقَی[1]
الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ
فِي الْحَرَامِ الحدیث فی الصحیحین حق تعالیٰ می فرماید اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ
اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ نیستند دوستانِ خدا مگر متقیان تقویٰ عبارت از ادائے
واجبات و ترکِ محرمات و مشتبہات است نہ از کثرتِ نوافل و اتیانِ
مستحبات از قبیحِ محرمات رذائلِ نفس است از نفاق و عُجب و کبر و
حقد و حسد و ریا و سُمعہ و طولِ امل و حرص بر دنیا و مانندِ آں و بعد از آں
محرمات کہ بہ افعالِ جوارح[2] تعلق دارد و در کتبِ فقہ مبین اند و اگر
ہمت ازیں مرتبہ ہم کوتاہی کند و از شومیِ نفس و شرِ شیطان مرتکب
محرمات شود پس درانچہ اتلافِ حقوق العباد باشد ازاں اجتناب باید
کرد کہ حق تعالیٰ کریم است و پیرانِ عظام شفیع اند آنجا امیدِ عفو است
و حقوق العباد در بخشش نمی آید آیات و احادیث دریں باب بسیار
اند ایں رقیمہ[3] متحملِ آں نہ تواند شد۔

حدیث اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

وحدیث اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

---

[1] مَنِ اتَّقَی۔ الخ۔ جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچتا ہے وہ اپنا دین اور آبرو سالم بچالیتا ہے اور جو مشتبہ چیزوں کے کرنے کا عادی بنتا ہے (انجام کار) حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ۔ اللہ کے ولی پرہیزگار ہی ہیں۔ اتیان۔ ادا کرنا۔ رذائل۔ برائیاں۔ حقد۔ کینہ۔ سُمعہ۔ شہرہ۔ طولِ امل۔ تمنا کی درازی

[2] افعالِ جوارح۔ وہ کام جو انسانی اعضاء سے سرزد ہوں۔ شومی۔ بدبختی۔ اتلاف۔ برباد کرنا۔ اجتناب۔ بچنا۔ کریم۔ سخی۔ شفیع۔ سفارش کرنے والا۔ در بخشش نمی آید۔ بندوں کے حق کو خدا معاف نہ فرمائے گا۔

[3] ایں رقیمہ۔ یعنی یہ وصیت نامہ۔ اَلْمُسْلِمُ الخ۔ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں یعنی جو کسی مسلمان کو نہ ہاتھ سے تکلیف پہنچائے نہ زبان سے۔ اَنْ تُحِبَّ الخ۔ لوگوں کے لیے وہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کرے جس کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔

دریں جا کافی است ۔ شعر

[1] مباش درپئے آزار و ہر چہ خواہی کن ‌ ‌ ‌ ‌ کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی غیر ازیں مثل ایں گناہے نیست ۔ دیگر از نصائح کہ برائے دین و دنیا مفید است آن است کہ از اتباعِ خود زن و فرزند و نوکر و غلام و کنیزک و رعیت با ہر یک چناں معاشرت باید کرد کہ آنہا راضی باشند و دوست دارند و از کثرتِ اخلاق و غمخواری و عدمِ تکلیف مالایطاق و رعایتہا بجاں گرویدہ باشند مگر آنکہ بعضے ازانہا از[2] حسدِ یک دیگر اگر ناخوش باشد آں معتبر نیست و متبوعانِ خود را از ادب و فرماں برداری و خدمت گزاری راضی دارند مگر در آنچہ بہ معصیت امر کنند رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ و با اقربانِ خود از اقربا و برادران و دوستاں و ہم صحبتاں و ہمسائگاں باخلاصِ محبت و غم خواری و تواضع باشند دنیا جائے سہل است برائے معاملات دنیوی باہم تقاطع نہ کنند ۔ ہیچ خانہ برباد شدہ مگر وقتیکہ باہم منازعت و مخاصمت کردند و از کسانیکہ اندیشہ دشمنی باشد آنہارا باحسان و نکوئی شرمندہ سرنگوں باید کرد ۔ بیت

[1] مباش الخ ۔ یعنی کسی کے درپئے آزار نہو اور جو چاہے کر ۔ ہماری شریعت میں سب سے بڑا گناہ یہی ہے ۔ اتباع ۔ وہ لوگ جو کسی کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں ۔ معاشرت ۔ برتاؤ ۔ عدمِ تکلیف مالا یطاق ۔ یعنی ایسے کام پر مجبور نہ کرے جو ان کے بس میں نہ ہو ۔

[2] از حسد ۔ یعنی ان کی ناخوشی ناحق ہو ۔ متبوعان ۔ یعنی وہ بڑے جن کی تابعداری ضروری ہے ۔ معصیت ۔ گناہ ۔ لاطاعۃ یعنی اللہ کی نافرمانی کی بات میں کسی کا کہا ماننا ضروری نہیں ہے ۔ ہمسائگاں ۔ پڑوسی سہل است ۔ یعنی چار دن کی زندگی اچھی بری گذاری جاسکتی ہے ۔ تقاطع ۔ قطعِ تعلق ۔ مخاصمت ۔ باہمی لڑائی جھگڑا ۔

آسائشِ دوگیتی[1] تفسیرِ ایں دو حرف است ✿ با دوستاں تلطّف با دشمناں مدارا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ٥ وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ٥ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ یعنی دفعِ بدی کُن بہ خصلتے کہ نیکوتر است یعنی بدیِ دشمناں بہ نیکوئی کردن با آنہا از خود دفع کن پس ناگاہ شخصیکہ درمیانِ تو و او دشمنی است دوست و محب خواہد شد و نمی کنند ایں چنیں مگر کسانیکہ صبری کنند و مگر کسانیکہ صاحبِ نصیبِ بزرگ اند و اگر وسوسۂ شیطان ترا دریں کار مانع شود اعوذ بخواں و پناہ جوئے بہ خدا بدرستیکہ خدا سمیع و علیم است ایں[2] حکم درحقِ کسے است کہ با وے برائے دنیا دشمنی و ناخوشی باشد امّا با کسے کہ خالصًا للّٰہ با وے دشمنی باشد مثلِ روافض و خوارج و مانندِ آں از آنہا موافقت نکند تا کہ از عقائدِ فاسدہ توبہ نہ کنند اگرچہ پدر یا پسر باشد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا[3] الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ الٰی قولہ لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ

[1] دوگیتی۔ دنیا و آخرت۔ تلطّف۔ مہربانی۔ مدارا۔ خاطر تواضع۔ اِدْفَعْ الخ بھلے طریقے سے مدافعت کرو۔ تو وہ جس میں اور تم میں دشمنی ہے گہرا دوست بن جائے گا۔ وَمَا یُلَقّٰھَا۔ یہ بات الٰہی کو میسّر آتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور بڑے نصیبے والے ہیں۔ وَاِمَّا الخ اگر شیطان تمہیں بھڑکائے تو اللہ سے پناہ چاہو۔ وہ سمیع و علیم ہے۔

[2] ایں حکم۔ یعنی برائی کا بھلائی سے بدلہ۔ برائے دنیا۔ یعنی کسی دنیوی معاملے میں۔ روافض۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو عام صحابہ سے دشمنی رکھتا ہے۔ خوارج۔ وہ فرقہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر کہتا ہے۔

[3] یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ الخ اے مومنو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ لَنْ تَنْفَعَکُمْ۔ تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں جدائی کر دے گا۔

در خاندانِ فقیر ہمیشہ علما رشدہ آمدہ اند کہ در ہر عصر ممتاز بودند و
از فرزندانِ فقیر احمد اللہ ایں دولت رسانیدہ بود خدا ایش بیامرزد
رحلت کرد دلیل اللہ و صفوۃ اللہ را ہر چند خواستم در تحصیلِ ایں دولت
تن نہ دادند حسرت است و ایں قدر عبارتِ فتاویٰ کہ فہمیدند اعتبار
ندارد باید کہ خود ہم دریں امر اگر توانند کوشش کنند و فرزندانِ خود را
سعی کنند کہ ایں دولتِ لازوال کسب نمایند کہ در دنیا و ہم در عقبیٰ مُثمِر
برکات است علم عبارت است از دانستنِ حُسن و قُبحِ عقائد و اخلاق و
احوال و اعمال کہ علمِ عقائد و علمِ اخلاق و علم فقہ متکفلِ آنست و ایں علم
بدون دریافتنِ اَدِلّہ از قرآن و حدیث و تفسیر و شرحِ احادیث و
اصولِ فقہ و دریافتنِ اقوالِ صحابہ رض و تابعین رح خصوصاً ائمہ اربعہ رحمہم اللہ
و لغت و صرف و نحو صورت نمی بندد و در اکثر فتاویٰ بعضے روایات
بے اصل نوشتہ اند دریافتِ حالِ صحیح و سقیم مسائل بدون ایں ہمہ علوم
نمی شود دریں علوم سعی باید کرد و خواندنِ حکمتِ فلاسفہ لاشے
محض است کمال در آں مثلِ کمالِ مطربان است در علمِ موسیقی کہ
موسیقی ہم فنے است از فنونِ حکمتِ ریاضی مگر منطق کہ خادمِ ہمہ علوم
است خواندنِ آں البتہ مفید است۔

لہ عقصر۔ زمانہ۔ احمد اللہ۔ قاضی صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادہ تھے جو بہت بڑے عالم تھے ان کا قاضی صاحب کی حیات میں انتقال ہو گیا تھا۔ صفوۃ اللہ۔ ان کے بیٹے ہیں۔ دلیل اللہ۔ قاضی صاحب کے چھوٹے بیٹے تھے۔ اعتبار ندارد۔ یعنی ان دونوں کا علم بھروسہ کا نہیں ہے۔ دولتِ لازوال۔ یعنی علمِ دین کی مہارت
لہ عقبیٰ۔ آخرت۔ مثمر۔ پھل دینے والا
علم۔ یعنی علمِ دین۔ متکفل۔ ذمہ دار۔ اَدِلّہ۔ دلیلیں۔ ائمہ اربعہ۔ فقہائے مجتہدین کے اقوال قرآن و حدیث سمجھنے کا ذریعہ ہیں۔ صحیح۔ یعنی فقہ کی درست روایتیں۔ سقیم۔ فقہ کے بے اصل مسئلے۔ مطربان۔ گویّے۔ منطق۔ یہ فن مذہبی علوم کے لیے بھی مفید ہے۔

تکملہ رسالہ مالابد منہ در بیان احکام اضحیہ[1] و وجوب آن

باید دانست کہ قربانی واجب است بر ہر مسلمان آزاد مرد باشد یا زن مقیم بہ مصر باشد یا بادیہ یا قریہ بشرطیکہ مالکِ نصاب باشد بروز عید قرباں موجبِ آں وقت است و رکنِ آں ذبحِ جانورے کہ چہارپا باشد و حکمِ آں خروج از عہدۂ واجب است در دنیا و حصولِ ثواب است در عقبیٰ فرمود آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم شخصے را کہ حاصل شود توانائی و ندا د قربانی پس نزدیک نہ شود مصلّائے[2] مارا۔

مسئلہ۔ واجب نیست قربانی بر غلام و کنیز و کافر و کافرہ و مسافر و بر حاجیِ مسافر سوائے اہلِ مکہ و بقولے بر محرم اضحیہ نیست اگرچہ از اہلِ مکہ باشد

مسئلہ۔ قربانی واجب است از ذاتِ خود نہ اطفالِ صغار بر روایت امام محمدؒ از امام ابی حنیفہؒ و بر روایت حسنؒ واجب است مثلِ صدقۂ فطر۔

مسئلہ۔ اگر صغیر مالدار باشد قربانی کند پدر او از مالِ او و بعدمِ او جدّ او و یا وصیِ او و علیہ الفتویٰ و نزدِ شافعیؒ و زفرؒ جائز نیست از مالِ او بلکہ پدر از مالِ خود نماید۔ در کافی و مواہب الرحمٰن فتویٰ بریں قول است

[1] اضحیہ۔ قربانی کا جانور۔ مقیم۔ جو مسافر نہ ہو۔ مصر۔ شہر۔ بادیہ۔ جنگل۔ قریہ۔ گاؤں۔ نصاب۔ یعنی چوّن تولے دو ماشے چاندی یا اس کی قیمت کی کوئی چیز یا ساڑھے سات تولے آٹھ ماشے چار رتی سونا یا اس قیمت کی کوئی چیز خواہ نامی نہ ہو۔ موجب۔ سبب۔ عہدہ۔ ذمہ داری عقبیٰ۔ آخرت۔ توانائی۔ یعنی وہ شرطیں جو قربانی واجب کر دیتی ہیں۔

[2] مصلّائے مارا۔ یعنی وہ مسلمانوں کی جماعت میں شمار نہ ہوگا۔ اہلِ مکہ چونکہ ان کو حج کرنے میں شرعی سفر کی ضرورت نہیں ہے۔ محرم۔ جو حج کا احرام باندھے خواہ مکہ کا باشندہ ہو یا دوسری جگہ کا۔ اطفالِ صغار۔ نابالغ بچے۔ مثلِ صدقۂ فطر۔ لہٰذا نابالغ بچوں کی جانب سے بھی ضروری ہے۔ بعدمِ او۔ یعنی اگر باپ زندہ نہ ہو تو وصی بچہ کا سرپرست۔ از مالِ خود۔ جس طرح صدقۃ الفطر ادا کیا جاتا ہے۔

مسئلہ۔ یک گوسفند برائے یک نفر و یک گاؤ و یک شتر برائے ہفت نفر و کمتر ازاں کافی است و برائے زیادہ[1] ازاں جائز نہ۔

مسئلہ۔ جائز نیست قربانی مگر از چہار چیز گوسفند و بز و گاؤ و شتر۔ امّا گاؤمیش از جنسِ گاؤ است و جانورے کہ از وحشی و اہلی پیدا شود تابعِ مادرِ خود است و شرط است کہ گاؤ و جاموش کم از دو سال نباشد و شتر کم از پنج سال نباشد و گوسفند و بز و آنکہ از وحشی و اہلی متولد بود اولیٰ این است کہ از یک سال کم نباشد و جائز است ششماہہ دُنبہ کہ شروع بماہِ ہفتم کردہ باشد و نزدِ زعفرانیؒ ہفت ماہہ باشد و با این ہمہ شرط است کہ در[2] قد و قامت چناں باشد کہ اگر بایک سالہ مختلط شود تمیز ممکن نباشد۔

مسئلہ۔ جائز نیست قربانی کور چشم و یک چشم و لنگ کہ تا مذبح نمی تواں رفت و گوش بُریدہ و دُم بریدہ و بے دُم و بے گوش و مجنونہ کہ کاہ نخورد و خارشتی و خنثیٰ و لاغر محض و اکثر گوش یا دُم بریدہ و اکثر نورِ چشم زائل شدہ و آنکہ دنداں ندارد و ازیں سبب کاہ نمی تواں خورد و آنکہ سرِ پستانش مقطوع یا خشک شدہ یا بخیالِ قوت باستعمالِ ادویہ شیرِ او منقطع کردہ باشند و آنکہ سوائے ناپاکی چیزے دیگر نخورد۔

[1] زیادہ ازاں جائز نہ۔ یعنی جس جانور میں سات حصے ہو سکتے ہیں اس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان سات حصوں میں سات آدمی سے کم شریک ہوں۔ گاؤمیش۔ بھینس۔ وحشی۔ جیسے نیل گائے ہرن وغیرہ اہلی۔ پالتو۔ تابع مادر۔ اگر مادہ پالتو ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ ششماہہ۔ یعنی جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو کر ساتواں مہینہ لگ گیا ہو۔

[2] در قد و قامت۔ یعنی دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو۔ مختلط شود۔ مل جائے۔ کور چشم۔ اندھا۔ یک چشم۔ کانا۔ لنگ لنگڑا۔ مذبح۔ ذبح کرنے کی جگہ۔ کاہ نخورد۔ یعنی جانور ایسا پاگل ہو گیا ہو کہ اس نے گھاس کھانا چھوڑ دی ہو۔ خنثیٰ۔ جو پیدائشی نر ہو نہ مادہ۔ لاغر محض۔ بہت کمزور۔ نورِ چشم۔ بینائی۔ بخیالِ قوت۔ جانور دودھ دینے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ نخورد۔ بعض جانور محض نجاست کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ان کا گوشت بھی بدبودار ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ قربانی خصّی و شاخ[1] شکستہ و آنکہ بغیر شاخ است و مجنونہ کہ کاہ می خورد و خارشتی فربہ و آنکہ دنداں ندارد بعضے مگر کاہ می تواند خورد و آنکہ اکثر دندانش باقی است و آنکہ اکثر گوش یا دم او باقی و آنکہ حافر ندارد الاّ رفتن می تواند و آنکہ خلقی گوش خرد دارد جائز است

تنبیہ۔ در تقدیر اکثر از امام اعظمؒ روایات مختلف است در روایت جامع صغیر تا ثلث اقل[2] است و زیادہ ازاں اکثر و در بعض کتب تا ربع و نزد صاحبینؒ اگر زیادہ از نصف باقی باشد اکثر است و ہمین است مختار فقیہ ابو اللیث۔

مسئلہ۔ اگر خرید کند غنی گوسفندے را صحیح و بعدش عیب پیدا کند پس واجب است دیگر و فقیر را جائز است اوّل۔

مسئلہ۔ اگر حصۂ احدے کم از حصۂ سبع[3] باشد از ہیچ کس قربانی جائز نیست۔

مسئلہ۔ اگر دو کس یک گاؤ بالمناصفہ خریدہ قربانی کنند جائز است بر روایت صحیح و تقسیم نمایند گوشت را بہ وزن نہ بہ تخمین مگر آنکہ با گوشت چیزے از کلہ و پاچہ و پوست باشد۔

مسئلہ۔ اگر گاوے را برائے قربانی مردم دو سہ خانہ کہ علیحدہ

---

[1] شاخ شکستہ۔ بعض فقہا اس جانور کی قربانی کو بھی منع کرتے ہیں جس کے سینگ کا اکثر حصہ ٹوٹ گیا ہو البتہ اگر پیدائشی سینگ نہوں تو سب کے نزدیک جائز ہے۔ خلقی۔ پیدائشی۔ حافر۔ کھر۔ اکثر یعنی مثلاً یہ مسئلہ گزرا کہ کان کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو تو قربانی ناجائز ہے تو اس میں اکثر سے کیا مراد ہے۔

[2] اقل است یعنی مثلاً اگر ایک تہائی کان سے زیادہ کٹا ہوا ہے تو سمجھا جائے گا کہ اکثر حصہ کٹا ہوا ہے، تا ربع۔ یعنی ایک چوتھائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو تو سمجھا جائے گا کہ اکثر حصہ کٹا ہوا ہے۔ اوّل۔ یعنی وہی عیب دار۔ مالدار کے ذمہ میں صحیح قربانی واجب ہے اور فقیر پر اسی جانور کی وجہ سے وجوب ہوا ہے لہذا وہ جیسا کچھ ہے اس سے ادائیگی ہو جائے گی۔

[3] کم از حصۂ سبع۔ چونکہ اس صورت میں اس کا مقصود قربانی کرنا نہیں رہا۔ بالمناصفہ۔ یعنی آدھے آدھے کی شرکت سے تخمین۔ اندازہ۔ پوست باشد۔ اگر محض گوشت ہو تو کم و بیش کے تبادلہ میں ربٰو کا اندیشہ ہے، کسی ایک جانب سری پائے لگ جانے سے یہ شبہ مٹ جاتا ہے۔ علیحدہ۔ یعنی جو سات آدمی ایک گائے میں شریک ہو رہے ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ایک گھر کے ہوں۔

اندو از ہفت زیادہ نباشند خریدہ ذبح سازند جائز است ونزدِ
امام مالکؒ از اہلِ یک خانہ جائز است گو زیادہ از ہفت باشند
واز اہلِ دو خانہ جائز نیست اگرچہ کمتر ازاں باشند۔
مسئلہ۔ اگر خریدند دو کس شترے را ویکے ازاں صرف طالبِ
گوشت است پس آں قربانی جائز نیست۔
مسئلہ۔ اگر زید مثلاً خرید کرد گاوے را بنابر اُضحیہ وبعدش
شش کس دیگر شریک ساخت مکروہ است۔
مسئلہ۔ اگر از جملہ شرکا، یک کس نصرانی باشد پس از جملہ
قربانی جائز نباشد۔
مسئلہ۔ اگر اُضحیہ غنی میرد واجب است دیگر و بر فقیر نہ واگر
گم شود یا بدزدی رود پس از خریدِ دیگر یافتہ شود درایامِ اُضحیہ پس غنی
مختار است ہر یکے را کہ خواہد ذبح سازد و فقیر ہر دو را ذبح نماید۔
مسئلہ۔ اگر اُضحیہ وقتِ ذبح عیب دار شدہ گریخت وبفور
گرفتار شد پس قربانیِ آں جائز است نزدِ ابی حنیفہؒ ونزدِ امام محمدؒ اگر
بدرنگ ہم گرفتار گردد جائز است واگر غلطانیدہ شد گوسفندے بنابر
ذبح واضطراب کرد تا اینکہ پایش بشکست پس قربانی آں جائز است

لہ مالک۔ امام مالکؒ کے نزدیک ایک
گھر کے باشندے شریک ہو سکتے ہیں خواہ
وہ سات سے زیادہ ہوں۔ جائز نیست
اگر ایک شریک بھی گوشت خوری کی نیت
سے شریک ہوگا خواہ وہ چند حصوں کا
شریک ہو قربانی ناجائز ہو جائے گی۔
مکروہ است۔ اس لیے کہ خریدتے وقت
صرف اس کی اپنی قربانی کی نیت تھی۔
لہ بر فقیر نہ۔ چونکہ محض اس جانور کی وجہ
سے اس پر وجوب تھا۔ جب وہ جانور
نہ رہا۔ وجوب ختم ہو گیا۔ فقیر ہر دو را
چونکہ فقیر کے جانور پر وجوب ہو جاتا ہے
تو دونوں جانوروں کو قربان کرنا ضروری
ہو گیا۔ بفور۔ جو عیب ذبح کے درمیان
پیدا ہوگا اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ اب اگر
وہ جانور فوراً پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو
سمجھا جائے گا کہ عیب ذبح کے درمیان
پیدا ہوا ہے ورنہ نہیں۔ جائز است۔
چونکہ ذبح کے دوران میں عیب پیدا
ہوا ہے۔

مسئلہ۔ اگر شرکا خرید کردند ہفت کس گاوے از آنجملہ چہار کس بہ نیتِ قربانی وسہ کس بقصدِ تطوع[1] پس جائز است اتفاقاً۔

مسئلہ۔ اول وقتِ ذبح برائے شہریاں بعدِ نمازِ عید است و برائے اہلِ قریہ طلوعِ فجر یوم عید و وقتِ آخر قبلِ غروبِ آفتابِ روزِ سوم است و نزدِ شافعیؒ تا سیزدہم نیز جائز است پس اہلِ شہر را لاریب قبلِ نمازِ امام قربانی جائز نہ و اہلِ قریہ را جائز۔

مسئلہ۔ اگر خرید نمودند ہفت کس گاوے را بنا بر قربانی و بمرد یکے از انہا قبلِ قربانی و وارثانِ میت اجازت دادند جائز است[2] والّا لا و نزدِ ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ بروایتے جائز نہ و اگر از طرفِ خودہا وارثِ میت واُمّ ولدِ آں ذبح سازند جائز است۔

تنبیہ۔ برائے فقر وغنا و ولادت و موت آخر وقت معتبر است پس اگر شخصے اول وقت فقیر بود و آخرِ وقت غنی شد بروا ضحیہ واجب است واگر آخر وقت فقیر شد و اولِ وقت غنی بود و بہ سببے ادا نمود واجب نیست واگر پیدا شد آخرِ وقت واجب است وچوں بمیرد واجب نہ۔

مسئلہ۔ اگر کسے ذبح کرد اضحیہ و بعد ازاں ظاہر شد کہ امام نمازِ عید بلا طہارت خواندہ است اعادۂ نماز لازم است نہ قربانی۔

[1] تطوع۔ یعنی نفلی قربانی۔ غرضیکہ گوشت خوری مقصد نہ ہو۔ نمازِ عید۔ خواہ عیدگاہ کی نماز ہو یا محلہ کی کسی مسجد کی۔ طلوعِ فجر۔ خواہ اس وقت تک شہر میں عید کی نماز نہ ہوئی ہو۔ روزِ سوم۔ یعنی بارھویں ذی الحجہ۔ لاریب۔ بے شک۔ والّا لا۔ اس لیے کہ اب یہ جانور وارثوں کی ملک ہے۔

[2] جائز است۔ اس لیے کہ ورثاء نفلی قربانی کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ آخری وقت۔ یعنی بارھویں تاریخ کے غروب شمس سے پہلے کا وقت۔ نہ قربانی۔ اس لیے کہ قربانی کرنے والے بہرحال نماز کے بعد قربانی کی ہے۔

مسئلہ۔ اگر قبلِ خطبہ و بعدِ نماز ذبح کنند جائز است اِلّا ترکِ[1] افضل لازم آید۔

مسئلہ۔ اگر روزِ عید بوجہے نمازِ عید خواندہ نہ شود پس شہریاں را بروزِ دوم و سوم قبل از نماز ہم ذبح قربانی جائز است۔

مسئلہ۔ اگر امام در روزِ عید تاخیر نماید پس سزاوار است کہ تا وقتِ زوال در ذبح ہم تاخیر نمایند۔

مسئلہ۔ اگر در شہرے بسببِ فتنہ و نبودنِ والی نمازِ عید نہ شود پس جائز است اضحیہ بعدِ طلوعِ فجر و علیہ الفتویٰ

مسئلہ۔ اگر نمازِ عید در عیدگاہ نہ شدہ باشد و اہلِ مسجد فراغت کردہ باشند یا بالعکس قربانی روا بود قربانی کنندہ در نماز شریک شدہ یا نہ۔

مسئلہ۔ اگر گواہی دادہ شود پیشِ امام بہ ہلالِ عید و مطابقِ آں نماز خواندہ شود و مردماں قربانی نمایند بعد ازاں ظاہر شود کہ یومِ[2] عرفہ بود پس اعادۂ نماز و اُضحیہ لازم نیست۔

تنبیہ۔ معتبر در قربانی مکانِ اوست نہ مکانِ مضحّی پس اگر قربانی در دیہہ باشد و قربانی کنندہ در مصر ذبحِ آں وقتِ صبح جائز است و

[1] ترکِ افضل۔ بہتر یہ تھا کہ خطبہ سنتا پھر قربانی کرتا۔ بوجہے۔ مثلاً بارش سزاوار۔ مناسب۔ والی۔ جو نماز کا بندوبست کرتا ہے۔ اہلِ مسجد۔ یعنی عیدگاہ میں نماز نہ ہوئی ہو شہر کی کسی مسجد میں ہو چکی ہو۔

[2] یومِ عرفہ بود۔ یعنی نو ذی الحجہ تھی۔ لازم نیست۔ جبکہ گواہیوں کے مطابق عید ہوئی تو خواہ غلط ہی کیوں نہ ہوئی ہو وہ درست سمجھی جائے گی ایسے ہی موقع کے لیے حدیث شریف میں آیا ہے۔ عید کا دن وہی ہے جس دن سب عید منائیں۔ مکانِ اوست۔ یعنی قربانی کا جانور جس جگہ ہے اگر شہر میں ہے تو خواہ گاؤں کا باشندہ قربانی کرے اس کو نماز کے بعد کرنی ہوگی اور اگر گاؤں میں ہے خواہ قربانی کرنے والا شہری ہو تو فجر کی نماز کے بعد قربانی درست ہو جائے گی۔ مضحّی۔ قربانی کرنے والا

وبعکسِ آں جائز نہ۔

مسئلہ۔ اگر شہری خواہد کہ پیش از نمازِ صبح ذبح سازد پس حیلہ آن است کہ گوسفندِ قربانی را بیرونِ[1] شہر فرستند تا بعد طلوعِ فجر ذبح کردہ شود و این صحیح است۔

مسئلہ۔ و افضل است دُنبہ از میش و مادۂ بُز از نرِ بُز اگرچہ در قیمت و گوشت برابر باشند و گوسفند از حصۂ سبُعِ گاؤ در صورتے کہ مساوی باشد در قیمت بالاتفاق و نزدِ بعضے مادۂ شتر و مادۂ گاؤ نیز افضل است از نرِ آں

مسئلہ۔ قربانی کردن بروزِ اوّل افضل است و مکروہ است در شبہا و جائز نیست در شبِ نحر و آں شبِ اُولیٰ است زیرا کہ شب ہمیشہ تابعِ روزِ گذشتہ می باشد اتفاقاً و اگر شک واقع شود در یومِ اضحیہ پس مستحب است تا یومِ سوم تاخیر در قربانی نہ نمایند[2] و قربانی کردن دریں ایام افضل است از آنکہ فوت کند آں را دریں ایام و تصدق نماید بہائے آں بعد الانقضاء۔

مسئلہ۔ اگر قربانی نہ کند شخصے حتّیٰ کہ بگذرد ایامِ آں پس اگر واجب کردہ است بر خود و معیّن کردہ است گوسفندِ معیّن را مثلاً پس واجب است تصدق نماید زندہ و اگر فقیر خرید نماید گوسفند بنا بر قربانی و نکند و وقتِ آں بگذرد پس ہمین است حکم نزدِ علماء رحمۃ اللہ علیہم

---

[1] بیرونِ شہر۔ اب چونکہ اس کا جانور شہر میں نہیں ہے لہذا فوراً صبح کی نماز کے بعد ذبح کرنا درست ہو جائے گا۔ میش۔ بھیڑ، بھیڑا۔ بز۔ بکرا، بکری۔ گوسفند۔ بھیڑ، بکری، دنبہ۔ سبع۔ ساتواں حصّہ۔ روزِ اول۔ دسویں ذی الحجہ۔ شبِ نحر۔ یعنی نویں، دسویں کی درمیانی شب۔

[2] نہ نمایند۔ اس احتمال سے کہ شاید یہ تیسرا روز تیرھویں ہو۔ ایام یعنی دسویں، گیارھویں، بارھویں۔ انقضاء۔ گزرنا۔ تصدق نماید زندہ۔ یعنی زندہ جانور خیرات کردے۔ حکم یعنی زندہ خیرات کرنا۔

واگر غنی خرید نہ کردہ است گوسفندے وایامِ اُضحیہ بگذرد پس واجب است کہ تصدّق[1] کند بہائے آں را۔

مسئلہ۔ کسے ذبح کردہ اُضحیہ را از میت بلااجازتِ او پس ثواب برائے میّت است و اُضحیہ از مضحیّ

تنبیہ۔ واجب نمی گردد اضحیہ بمجردِ نیت مگر آنکہ نذر نماید یا بہ نیتِ اضحیہ خرید نماید آں را غنی باتفاقِ روایات اما فقیر پس البتّہ دریں اختلاف است مختار این است کہ اگر خرید نماید بہ نیتِ قربانی در ایامِ آں واجب می شود قربانی کردنِ آں اگرچہ از زبان چیزے اقرار نہ کردہ باشد وعلیہ الفتوٰی واگر نیت مقارن بشرا نباشد پس واجب نیست بالاجماع۔

مسئلہ۔ اگر کسے قربانی کرد باذنِ میت پس واقع می شود وجائز نہ بود تناوُلِ[2] گوشتِ آں واگر بلااذن کردہ است جائز۔

مسئلہ۔ اگر چہاردہ نفر دو مہار شتر بالاشتراک قربانی نمایند بہ نیت جائز است

مسئلہ۔ اگر کسے گوسفندِ خود را از غیر بلا امرِ او بہ نیتِ اضحیہ ذبح نماید کفایت نہ کند از غیر۔

مسئلہ۔ افضل است کہ اُضحیہ خود را خود ذبح نماید اگر

[1] تصدق کند بہائے آں۔ یعنی جانور خرید کر نہ دے بلکہ جانور کی قیمت خیرات کر دے۔ از مضحیّ۔ لہذا اس کا گوشت کھا سکتا ہے۔ نذر نماید۔ یعنی منت مانے۔ اقرار نہ کردہ باشد۔ یعنی نذر نہ مانی ہو۔ مقارن بشرا۔ یعنی خریدتے وقت۔

[2] تناولِ گوشت۔ گوشت کھانا چونکہ اس صورت میں یہ مردہ کی جانب سے صدقۂ واجبہ ہوگا۔ کفایت نہ کند از غیر۔ آپ اپنا جانور کسی دوسرے کی جانب سے بدون اس کے کہنے کے قربان کر دیں گے تو اس کی قربانی نہ ادا ہو گی۔

واقف باشد از طریقِ ذبح والّا استعانت[1] جوید از دیگر و خود حاضر باشد بر مکانِ ذبح۔

مسئلہ۔ مکروہ است ذبحِ نصرانی و یہودی حرام است ذبیحۂ مجوسی و بت پرست و مُرتد۔

تنبیہ۔ از شرائطِ ذابح این است کہ صاحبِ توحید باشد اعتقاداً ہمچو اہلِ اسلام دارد یا از روئے دعویٰ مثلِ اہلِ کتاب باشد و واقف باشد بہ تسمیۂ ذبیحہ یعنی بداند کہ بہ تسمیہ حلال می شود و قادر باشد بہ بُریدنِ رگہا مرد باشد یا زن صبی باشد یا مجنون اقلف باشد یا مختون و ہر کسے کہ نمیداند تسمیہ و ذبیحہ را پس ذبیحۂ او حلال نیست و اہلِ کتاب ذمّی باشد یا حربی اگر نامِ خدا وقتِ ذبح بگیرد و نامِ حضرت عُزیر و عیسیٰ علیہما السّلام بر زبان نیاورد جائز است ذبیحۂ او والّا لا

مسئلہ۔ اگر قبل غلطانیدنِ اضحیہ یا بعدِ ذبح بگوید اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ مِنْ فُلَانٍ جائز[2] است امّا در حالتِ ذبح مکروہ است زیرا کہ شرطِ ذبح این است کہ صرف تسمیہ گوید خالی از معنی دعا حتیٰ کہ اگر بگوید وقتِ ذبح اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ حلال نمی شود و اگر عطسہ آید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و ارادۂ تسمیہ کند صحیح نیست بروایتِ اصح و اگر

---

[1] استعانت۔ مدد۔ توحید یعنی مسلمانوں کی طرح حقیقی توحید کا قائل ہو، یا اہل کتاب کی طرح توحید کا مدعی ہو اگرچہ ان کی توحید حقیقی توحید نہیں ہے صبی۔ بچہ۔ اقلف جس کی ختنہ نہ ہوئی ہو۔ ذمّی۔ جو غیر مسلم دار الاسلام میں معاہدہ کے ماتحت رہتا ہو۔ حربی۔ جو دار الحرب کا رہنے والا ہے۔

[2] جائز است۔ غرضیکہ ذبح کے وقت محض بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ دعا پہلے یا بعد میں مانگنی چاہیے۔ حلال نمی شود اس لیے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے لیے اللہ کا نام نہیں لیا عطسہ چھینک۔

بجائے بِسْمِ اللّٰہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ و سُبْحَانَ اللّٰہ گویند و ارادہ تسمیہ کنند صحیح[1] است و آنچہ مشہور است کہ می گویند بِسْمِ اللّٰہ وَاللّٰہُ اَکْبَر منقول است از ابن عباس رض۔

تنبیہ ۔ موضعِ ذبح میانِ حلق و لبّہ است و ذبح عبارت است از بریدنِ رگہا کہ در جانبِ بالائے گلو و زیرِ فکِ اسفل است و رگہائے کہ بریدنِ آں شرط است چہار اند اوّل حلقوم دوم مرّی کہ بفارسی آں را سرخ رودہ می گویند و سوم و چہارم ہر دو شہ رگ و ایں ثابت است بہ حدیث و نزدِ شافعی اگر حلقوم و مرّی بالکل بریدہ شدہ حلال است و الّا لا و نزدِ امام ابی حنیفہ رح اگر سہ رگ ازیں چہار ہر کدام کہ بریدہ شد حلال است و نزدِ امام محمد رح اگر اکثر ہر رگ بریدہ شود و نحر عبارت است از بریدنِ رگہا کہ پائینِ گلو و نزدیکِ سینۂ شتر واقع است و ذبح در گاؤ و گوسفند مستحب است و نحر در شتر و مکروہ است نحر دراں ہر دو و ذبح در شتر۔

مسئلہ ۔ اگر قصداً[2] تسمیہ در ذبح ترک کند ذبیحہ حرام است و اگر سہواً ترک شود حلال است و نزدِ امام شافعی رح در ہر دو صورت حلال است و نزدِ امام مالک رح در ہر دو صورت حرام و مسلمان و اہلِ کتاب

---

[1] صحیح است ۔ چونکہ اللہ کا نام لیا
لبّہ ۔ حلقوم کے نیچے کا گڑھا ۔ فکِ اسفل نچلا جبڑا ۔ حلقوم ۔ سانس کی نالی ۔ مرّی ۔ کھانا پینا جانے کی نالی ۔ دو شہ رگ ۔ جو خون کی نالیاں ہیں ۔ گاؤ ہر دو یعنی گائے بکری ۔
[2] قصداً ۔ جان بوجھ کر ۔ سہواً ۔ بھول کر ۔ در ہر دو صورت ۔ یعنی بِسْمِ اللّٰہ جان کر نہ پڑھنا یا بھولے سے نہ پڑھنا ۔

در ترکِ تسمیہ برابراند۔

مسئلہ۔ اگر دو کس غلطی کنند بایں طور کہ یکے قربانیِ دیگر را ذبح نماید جائز است و ادا می شود از ہر دو بر ہیچ کس تاوان لازم نباید بلکہ خواہد گرفت ہر کس اضحیۂ[1] خود را نزدِ علمائے ما رحمۃ اللہ علیہم

مسئلہ۔ اگر بعدِ ذبح یکے گوشت قربانی دیگر را بخورد و بعدش واضح گردد پس لائق است کہ حلال گرداند یکے مر دیگرے را و اگر نزاع و خصومت نماید پس تاوان قیمت گوشت بگیرند و تصدق نمایند و ہمیں حکم است اگر تلف کند گوشتِ قربانی دیگر را۔

مسئلہ۔ اگر کسے اُضحیۂ خود را با عانتِ دیگر ذبح نماید پس واجب است تسمیہ بر معیّن و ذابح و اگر یکے ازاں ہم ترک نماید حرام گردد کذا فی الدّر المختار و خزانۃ المفتیین

مسئلہ۔ اگر کسے امر کند دیگرے را برائے ذبح و او ذبح کند و ظاہر نماید کہ من تسمیہ عمداً ترک کردہ ام پس قیمتِ اضحیّہ بر مامور لازم آید اگر ایامِ نحر باقی باشد دیگر خریدہ ذبح کند و تصدق نماید و ہیچ از گوشتِ آں نخورد و اگر ایامِ نحر باقی نباشد قیمتش تصدق بر فقرا نماید۔

مسئلہ۔ اگر بچہ زائیدہ اضحیّہ قبلِ ذبح پس ذبح کردہ شود

[1] اضحیۂ خود را ——— یعنی ذبح شدہ کو۔ حلال گرداند۔ یعنی ایک دوسرے سے معاف کرالے۔ تصدق نمایند۔ چونکہ قربانی کے گوشت کا تاوان ہے۔ معیّن۔ مددگار۔ ذابح۔ ذبح کرنے والا۔ ظاہر نماید۔ یعنی اقرار کرے۔ مامور۔ یعنی جس نے ذبح کیا ہے۔ ذبح کردہ شود۔ چونکہ یہ بھی قربانی کا جزو ہے۔

ونزدِ بعضے بلا ذبح تصدّق کردہ شود و مکروہ است ذبح شاۃِ حاملہ کہ قریب[1] الولادۃ است واگر جنین مردہ یافتہ شود در شکمِ اضحیہ پس حلال نیست مُو داشتہ یا نہ نزد امام ابی حنیفہؒ ونزدِ صاحبینؒ و شافعیؒ اگر تمام شدہ باشد خلقتِ آں حلال است۔

مسئلہ۔ اگر غصب کند کسے گوسفندے را وقربانی نماید از نفسِ خود جائز است وضمانِ قیمتش لازم وہمین است حکمِ مرہونہ و مشترکہ واگر امانت سپرد کسے گوسفندے را پس ذبح کند آں را امانت دار کافی نیست وہمین است حکمِ عاریت۔

مسئلہ۔ مثلاً زید خرید کرد گوسفندے را از عمرو و ذبح کرد آں را بعد ازاں مستحقِ آں ظاہر شد بکر پس اگر بکر اجازت بہ بیعِ آں بدہد جائز شد و الّا لا۔

مسئلہ[2]۔ اگر خرید نمودند سہ کس سہ کبش یکے ازاں بہ قیمت دہ درم و دوم بقیمتِ بست درم و سوم بقیمتِ سی درم بعد ازاں چناں اختلاط واقع شد کہ کسے از آنہا اضحیہ خود را شناختن نمی تواند لہٰذا باہم تجویز کردہ یک یک گوسفند قربانی کردند پس رواست ایں قربانی و لازم است کہ مالک سی درم بہ بست درم و مالکِ بست درم بدہ درم تصدق نماید۔

---

[1] قریب الولادۃ۔ جس کے بچہ دینے کا وقت قریب ہے۔ جنین۔ وہ بچہ جو پیٹ میں ہے۔ مو داشتہ باشد یا نہ۔ یعنی اس کے بال اُگے ہوں یا نہ اُگے ہوں۔ خلقت۔ بدن کے اعضاء۔ ضمان۔ تاوان۔ مرہونہ۔ گروی شدہ۔ امانت۔ چونکہ امانت کا کسی طور پر بھی مالک نہیں ہو سکتا۔ مستحقِ آں ظاہر شد۔ یعنی معلوم ہوا کہ وہ بکری دراصل عمرو کی نہ تھی بلکہ اس شخص کی تھی۔ جائز شد۔ چونکہ اس عمرو کا بیچنا ایک فضولی کا بیچنا تھا۔ جو مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔

[2] اگر خرید نمود۔ یعنی تین آدمیوں نے مختلف قیمت کی تین بکریاں قربانی کی نیت سے خریدیں، پھر وہ اس طرح مل جل گئیں کہ ان بکریوں میں باہمی امتیاز نہ رہا اور مجبوراً ہر ایک نے ایک بکری کی قربانی کر دی تو یہ قربانی درست ہو جائے گی۔ اور یہ مناسب ہوگا کہ ہر وہ شخص جس کی بکری کی قیمت کم از کم قیمت والی بکری سے زیادہ تھی۔ اس قدر روپے خیرات کر دے جس قدر کہ کم از کم قیمت والی بکری اور اس کی خرید کردہ بکری کی قیمت میں فرق ہے اس لیے کہ یہ احتمال پیدا ہو گیا ہے کہ اس نے وہ بکری قربان کی ہو جو سب سے کم قیمت کی تھی۔ حالانکہ اس پر اس بکری کی قربانی واجب ہو گئی تھی جو اس نے خرید کی تھی ہاں اگر ہر ایک نے دوسرے کو اپنی بکری کی قربانی کی اجازت دے دی تھی تو پھر صدقہ کرنا ضروری نہ ہوگا اس لیے کہ اس کی بکری اگر اس کے ہاتھوں بھی قربان نہ ہوئی ہوگی تو دوسرے کے ہاتھ سے اس کی اجازت پر قربان ہوئی ہوگی۔ لہٰذا وہ اس کی جانب سے سمجھی جائے گی۔

ومالکِ دہ درم ہیچ تصدّق نہ نماید واگر اجازت داد یکے از آنہا
بہ صاحبِ خود پس کفایت کند و ہیچ لازم نہ۔

مسئلہ۔ اگر ذبح کند کسے بہ ناخن و دنداں و شاخ کہ
از مواضعِ خود ہا برکندہ[1] باشد مکروہ است اِلّا خوردنِ آں مضائقہ
ندارد و نزدِ شافعیؒ حرام است و بہ ناخنِ غیر منزوع حرام است
بالاتفاق زیراکہ حکمِ منخنقہ دارد۔

مسئلہ۔ جائز است ذبح بہ پوستِ نے وسنگِ تیز
و بہر چیزیکہ تیز باشد و برید رگہا و جاری کند خون۔

مسئلہ۔ و مستحب است کہ ذابح اوّلاً تیز کند کارد[2] را
و مکروہ است کہ اوّل بغلطاند گوسفند را و بعد ازاں تیز نماید کارد
خود را و مکروہ است جدا کردنِ سر و رسانیدنِ کارد تا حرام مغز
و مکروہ است آنکہ بگیرد پائے گوسفنداں را و بکشد آنرا تا موضعِ
ذبح و آں کہ بشکند گردن ذبیحہ را یا بکشد پوست آں را پیش از نکہ
از اضطراب ساکن شود و مکروہ است ذبح از قفا بلکہ گر بمیرد
گوسفند پیش از بریدن رگہا حرام است۔

تنبیہ۔ کلیّہ این آنست کہ ہر چیز کہ دراں اَلم و تعذیب

---

[1] برکندہ باشد۔ یعنی ناخن، انگلی سے۔ دانت، منہ سے، سینگ سر سے اکھڑا ہوا ہو۔ غیر منزوع۔ جو اکھڑا ہوا نہ ہو۔ منخنقہ وہ جانور جس کا گلا گھونٹ کر مارا ہو۔ پوستِ نے۔ بانس کی کھپچی۔

[2] کارد یعنی جس آلہ سے ذبح کرتا ہے۔ حرام مغز۔ جو حلقوم سے پیچھے ہوتا ہے۔ بکشد او را۔ غرضیکہ ہر وہ فعل مکروہ ہے جس کی ذبح میں ضرورت نہ ہو اور جانور کے لیے تکلیف رساں ہو۔ اضطراب تڑپنا۔ قفا۔ گدّی۔ اَلم۔ تکلیف۔

است و بآں حاجت نیست در باب ذبح مکروہ است۔

مسئلہ۔ ہر جانورے کہ مانوس است از انسان و رم[1] نمی کند پس طریق ذبح آں بریدن رگہائے مذکور است و ہر جانورے کہ وحشت دارد از انسان و رم و گریز می کند پس طریق ذبح آں نیست کہ پے زند آں را و زخمی کند و مروی است از امام محمدؒ کہ اگر گوسفند رم کند بہ صحرا پس ذبح اضطراری آں جائز است و اگر رم کند میان شہر پس جائز نیست ذبح اضطراری و در گاؤ و شتر صحرا و شہر ہر دو برابر است۔

مسئلہ۔ مکروہ است سوار شدن بر شتر قربانی و اجارہ دادن آں و دوشیدن شیر آں و بریدن پشم آں بنا بر انتفاع۔

مسئلہ۔ جائز است صاحب قربانی را کہ بخورد گوشت و ذخیرہ کند یا بخوراند ہر کسے را کہ خواہد غنی باشد یا فقیر و مستحب است کہ صدقہ از ثلث کم نہ کند مگر آنکہ صاحب عیال باشد۔

مسئلہ۔ جائز است کہ تصدق کند پوست قربانی را یا اجزاء آب و غربال و مشک وغیرہ چیزے کہ بکار خانہ داری در آید طیار سازد و یا تبدیل کند بچیزیکہ بذات آں بلا استہلاک آں انتفاع ممکن باشد

---

[1] رم نمی کند۔ وحشت نہیں کرتا۔ پے زند یعنی عاجز و بے رفتار کر دے۔ زخمی کند یعنی بدن کے کسی حصہ کو کسی دھاردار آلہ سے پھاڑ کر زخمی کر دے۔ میان شہر۔ چونکہ اس کا پکڑ لینا ممکن ہوگا لہذا زکوٰۃ اضطراری جائز نہ ہوگی۔ ہر دو۔ آبادی اور جنگل، چونکہ اس کا قابو میں کرنا بہر صورت دشوار ہوتا ہے۔ صاحب عیال۔ یعنی اس قدر بڑا کنبہ ہو کہ ایک دو تہائی گوشت کافی نہ ہوگا۔

[2] بکار خانہ داری۔ یعنی وہ چیزیں جو گھر کی ضرورت میں کام آتی ہیں۔ تبدیل کند۔ یعنی ایسی چیز تبادلہ میں لے سکتا ہے جس کو باقی رکھ کر نفع اٹھایا جا سکتا ہو جیسا کہ کپڑے وغیرہ اس چیز سے تبادلہ نہیں کیا جا سکتا جس کو فنا کر کے نفع اٹھایا جا سکتا ہو جیسے کہ کھانے پینے کی چیزیں۔

مثل پارچہ وموزہ وغیرہ نہ کہ سرکہ وآرد و مصالح گوشت وغیرہ کہ اشیائے مستہلکہ است وایںست حکمِ گوشتِ اُضحیّہ۔

مسئلہ۔ جائز نیست فروختنِ گوشت وپوستِ اضحیّہ بدراہم ودنانیر زیراکہ ایں گونہ تصرّف بہ قصدِ تموّل[1] می باشد وآں درمالِ وقف جائز نیست۔

مسئلہ۔ اگر قربانی کردہ شود از مالِ صبی پس بخورد ازاں صغیر وذخیرہ کردہ شود گوشت بقدرِ حاجتِ او واز مابقی پارچہ وموزہ وغیرہ تبدیل کردہ شود نہ باشیائے مستہلکہ ہمچو آرد وسرکہ وشیرینی۔

مسئلہ۔ اگر بفروشد[2] کسے گوشت یا پوستِ اُضحیّہ را بدراہم یا تبدیل کند از سرکہ وغیرہ پس واجب است کہ تصدّق کند قیمتِ آں را۔

مسئلہ۔ جائز نیست کہ چیزے از اُضحیّہ بہ اجرتِ قصاب دادہ شود چنانچہ درعوام رواج ہست کہ پوستِ قربانی را بقصّاب عوضِ اجرتِ او می دہند۔

تمّت الخیر

---

[1] تموّل۔ مالدار بننا۔ صغیر۔ وہ بچہ جس کی جانب سے قربانی کی ہے۔ تہ۔ یعنی ایسی چیز سے تبادلہ کیا جائے جس کو باقی رکھ کر نفع حاصل کیا جاسکے نہ کہ ایسی چیز سے جس کو فنا کرکے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

[2] اگر بفروشد یعنی باوجود ممانعت کے اگر گوشت یا کھال فروخت کریگا تو اس کی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اگر اس چیز سے تبادلہ کیا جس کو فنا کرکے نفع اٹھایا جاتا ہے تو بھی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔ جائز نیست یعنی قربانی کے جانور کا کوئی حصہ کسی اجرت میں نہیں دیا جاسکتا۔

چوں مسائلِ اضحیہ از جملہ مالابدمنہ بود وجناب قاضی ثناءاللہ صاحب قدس سرہٗ معلوم نمی شود کہ بکدام سبب در رسالہ مالابدمنہ بیان نہ فرمود لہذا فقیر حسن بن حسین بن محمد العلوی الحنفی کہ از تلامذۂ مولانا محمد حسن علی ہاشمی در ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۶۰ ہجری بطورِ تکملہ نوشتہ شاملِ رسالۂ مالابدمنہ نمود۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِقَارِئِهٖ وَمَنْ دَلَّ عَلٰى ذَالِكَ وَلِمَنْ نَظَرَ فِيْهِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؈

رسالہ احکامِ عقیقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً بدانکہ عقیقہ نزدِ امام مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ سنّتِ
مؤکدہ است و بہ روایتے از امام احمدؒ واجب و نزد امام اعظمؒ
مستحب و قول بہ بدعت بودنش افترا[1] است بر امام ہمامؒ کذا فی
العاجلۃ الدقیقہ و در صحیح بخاری از سلمان ضبیؓ مروی است کہ
فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با طفل عقیقہ است پس بریزید
از جانبِ او خون (یعنی ذبح جانور کنید) و دفع کنید از وایذا دہندہ
را (یعنی موئے سرش را تراشید) و از انس ابن مالکؓ روایت است
کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعدِ نبوت عقیقہ خود نمود و در ابوداؤد
و ترمذی و نسائی از سمرۃ بن جندبؓ مروی است کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود ہر طفل مرہون[2] است بہ عقیقہ ذبح کردہ شود از
جانبِ او بروزِ ہفتم و نام نہادہ شود و سرش تراشیدہ شود فرمود
امامِ احمدؒ کہ معنی مرہون آں ست کہ چوں عقیقہ طفل نہ کردہ شود
شفاعتِ والدینِ خود نخواہد کرد بروزِ قیامت چنانکہ شیئے مرہون

[1] افترا است۔ یعنی امام صاحب کی طرف یہ غلط منسوب ہے کہ وہ عقیقہ کو بدعت کہتے ہیں۔ نمو و۔ لہذا اگر بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو بڑے ہو کر کر دینا چاہیے۔

[2] مرہون۔ گروی یعنی وہ بچہ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہوگا' والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔ لہذا اس بچہ کی مثال اس چیز کی سی ہوئی جو کسی کے پاس گروی پڑی ہوئی اور مالک اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو۔

نفع بہ مالکِ خود نمی دہد۔

مسئلہ۔ بر ہر کسے کہ نفقۂ[1] مولود واجب باشد اور اعقیقۂ او ہم از مالِ خود باید کرد نہ از مالِ مولود ورنہ ضامن خواہد شد واگر پدرش محتاج باشد مادرش عقیقہ نماید اگر میسّر باشد۔

مسئلہ۔ در ابو داؤد از امّ کرز روایت است کہ فرمود رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کہ از جانبِ پسر دو گوسفند ذبح کردہ شود واز جانبِ دختر یک گوسفند و ہیچ مضائقہ نیست کہ گوسفند نر باشد یا مادہ لہٰذا مختارِ اکثر علماءؒ و شافعیؒ ہمین است کہ از پسر دو بُز ذبح کردہ شود و نزدِ بعضے یک کافی است چرا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم در عقیقۂ امام حسن علیہ السلام یک گوسفند ذبح نمودہ و فرمود اے فاطمہؓ سرِ او بہ تراش و برابرِ وزنِ مویش سیم تصدق کن پس وزنِ مویش یک درم بود یا بعض درم رواہ الترمذی و در عقیقہ ذبحِ گوسفند یا میش یا دنبہ یک سالۂ کامل نر و مادہ جائز است و در گاؤ و شتر شرکت تا ہفت کس جائز است بشرطیکہ نیت ہمہ شرکا قربت باشد۔

مسئلہ۔ در شرح مقدمۂ امام عبداللہ وغیرہ مرقوم است وہی

---

[1] نفقہ۔ خرچہ۔ مولود۔ بچہ۔ ضامن خواہد شد۔ یعنی اگر بچہ کا مال عقیقہ میں صرف کیا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔ قربت۔ ثواب۔ مرقوم۔ لکھا ہوا۔

كَالْاُضْحِيَّةِ یعنی حکمِ جانورِ عقیقہ مثل حکمِ جانور قربانی است فِیْ سِنِّهَا در عمرِ او کہ بُز کم از یک سال و گاؤ کم از دو سال و شتر کم از پنج سال نہ بود وَفِیْ جِنْسِهَا و در جنسِ او مثلِ شتر و گاؤ و بز و میش و دُنبہ وَسَلَامَتِهَا و سلامتی اعضا کہ ہیچ عضوِ او زیادہ از ثُلث مقطوع نباشد وَفِیْ اَفْضَلِهَا و در فضیلتِ او کہ فربہ و قیمتی افضل است وَالْاَكْلِ مِنْهَا و در خوردن از و کہ خوردنِ گوشتِ عقیقہ ہمہ فقیر و غنی و صاحبِ عقیقہ و والدینِ او را جائز است مثل گوشتِ قربانی و ہمچنیں شکستنِ[1] استخوانش جائز است وَالْاِهْدَاءِ وَالْاِدِّخَارِ و در ہدیہ فرستادن اگرچہ اغنیاء باشد و ذخیرہ نمودن وَامْتِنَاعِ بَیْعِهَا و در منعِ بیعِ او وَالتَّعْیِیْنِ بِالتَّعْیِیْنِ و در مقرر شدن بہ نیتِ تعیین وَاعْتِبَارِ النِّیَّةِ وَغَیْرِ ذَالِكَ و در اعتبارِ نیت وغیرہ ۔

مسئلہ۔ مستحب است کہ سرِ جانورِ عقیقہ بہ حجام و یک ران بہ قابلہ[2] یعنی دائی جنائی و یک ثُلث گوشت بہ فقراء بدہند و باقی خود خورند یا باعزا یا احباب تقسیم نمایند و جلدِ ذبیحہ تصدق نمایند یا بہ صرفِ خود آرند و در زمین دفن نہ نمایند کہ تضییعِ مال است

مسئلہ موئے سرِ مولود تراشیدہ برابرِ وزنش زر یا سیم

---

[1] شکستنِ استخوانش۔ عوام میں یہ بات غلط مشہور ہوگئی ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنی چاہییں۔ مقرر شدہ یعنی اگر کوئی جانور عقیقہ کی نیت سے متعین کرلیا ہے تو اس کو کرنا ہوگا۔

[2] قابلہ۔ دائی جنائی یعنی جو دائی۔ بچہ جنواتی ہے۔ در زمین یعنی عقیقہ کے جانور کی کھال زمین میں دفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے جو شرعاً بُرا ہے۔ زر یا سیم یعنی سونے چاندی میں سے جو بھی مقدور ہو۔

خیرات نماید و مو و ناخن او را دفن نماید و ہمچنیں ہمیشہ آنچہ از جسمِ انسان از موئے ناخن و دنداں وغیرہ جدا شود آں را دفن باید کرد و بر سرِ مولود زعفران یا صندل بمالد۔

مسئلہ۔ بعدِ ولادت ہفتم روز یا چہاردہم یا بست ویکم وبہمیں حساب یا بعد ہفت ماہ یا ہفت سال عقیقہ باید کرد الغرض رعایتِ عددِ ہفت بہتر است۔

مسئلہ۔ وقتِ ذبح جانور عقیقہ ایں دعا بخواند اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّاِبْنِیْ مِنَ النَّارِ بعدہٗ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بخواند و بسم اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ گفتہ ذبح نماید و اگر ذابح غیرِ والدِ طفل باشد بجائے اِبْنِیْ نامِ پسر و والدِ او بگوید و اگر عقیقۂ دختر بود بجائے ضمائرِ مذکر مؤنث بگوید یعنی اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ بِنْتِیْ فُلَانَۃٍ دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا

ا؎ مو و ناخن۔ یعنی بچہ کے سر کے بال اور ناخن زمین میں گاڑ دینے چاہییں۔
بہمیں حساب۔ یعنی جس میں ہفتوں کا صحیح حساب ہو سکے۔
۲؎ اَللّٰھُمَّ الخ۔ اے اللہ یہ میرے فلاں بیٹے کا عقیقہ ہے۔ اس عقیقہ کے جانور کا خون اس بچہ کے خون کے عوض۔ اس کا گوشت اس کے گوشت کے عوض۔ اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے عوض اُس کی کھال اس کی کھال کے عوض اس کے بال اس کے بالوں کے عوض قربان کرتا ہوں۔ اے اللہ اس عقیقہ کو اس کے جہنم سے چھٹکارے کا فدیہ بنا دے۔
۳؎ اِنِّیْ وَجَّھْتُ الخ۔ میں اپنا رخ اس خدا کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں ملتِ حنیفہ پر ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اس کا حکم ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ تیری جانب سے ہے اور تیرے لیے ہے۔

تا آخر بگوید۔

مسئلہ۔ ہرگاہ طفل پیدا شود ناٖفش بریدہ غسل دادہ پارچہ پوشانند واز پارچۂ زرد احتراز نمایند ومسنون است کہ بگوشِ راست اذان وبگوشِ چپ اقامت مثلِ اذان واقامتِ نماز بگویند وبوقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ وحَیَّ عَلَی الْفَلَاح ہر دو جانب رو بگردانند وبعدہٗ بگوید اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم وبعد ازاں خرما یا شیئے شیریں خائیدہ در کامِ او لیسند و ایں را تحنیک گویند واَولیٰ برائے تحنیک تمر است پس رُطب پس شہد

مسئلہ۔ ونامِ نیکِ مولود مقرر کنند در حدیث است کہ بہترین اسماء آن است کہ بر عبودیت دلالت کند مثل عبد اللّٰہ و عبد الرحمٰن وغیرہا ویا بر حمد مثل محمود وحامد واحمد وغیرہا یا باسمائے انبیاء بود مثلاً محمد ابراہیم ومحمد اسمٰعیل وغیرہما ومروی است از عبد اللّٰہ بن عباسؓ کہ ہر کسے را کہ سہ پسر زائیدہ شد ونامِ یکے باسمِ محمدؐ نہ کرد پس تحقیق نادانی نمود یعنی ثواب وبرکتِ ایں ندانست ودر روایتِ ابونعیمؒ است کہ خدائے تعالیٰ می فرماید کہ مرا قسمِ عزّت وجلالِ خود است کہ ہرگز عذاب نخواہم کرد مر کسے را کہ نامش

لہ نافش بریدہ۔ آنول کاٹ کر۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ۔ اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ تحنیک۔ یعنی تالو پر کوئی چیز لگانا۔ نامِ نیک۔ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے برے نام کے اثرات انسان پر پڑتے ہیں۔

لہ عبد اللہ و عبد الرحمٰن۔ چونکہ ان ناموں میں عبودیت کا اقرار ہے اس لیے یہ نام اللہ کو بہت پسند ہیں۔ برکتِ ایں۔ روایات میں ہے کہ آنحضورؐ کے ہمنام تمام انسانوں کو خدا بخش دے گا۔

مثل نامِ تو باشد در آتش یعنی مثلِ نامِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم مثلؒ محمد احمد محمد علی احمد حسن وغیرہا واللہ اعلم وعلمہٗ اتم حررہا العبد العاصی الراجی غفر اللہ القوی محمد عبد الغفار اللکنوی عفا اللہ لُوِلیٖ عَنہُ وَعن وَالِدَیہِ وَاَحسَنَ اِلَیہِمَا وَاِلَیہِ۔ فقط

قطعۂ تاریخ

مالا بد کے حاشیے سے مولوی سجّاد نے
گنجِ علم و فضل میں اچھّا اضافہ کر دیا
طالبانِ علم کو مدّت سے تھی جس کی تلاش
حق نے کی اُنّیس سو چھپّن میں وہ دولت عطا

۱۹ ۵۶

ؒ مثل۔ غرضیکہ آنحضورؐ کا کوئی اسم گرامی نام کا جز وضرور ہونا چاہیے۔

BORROWER'S NO.	ISSUE DATE	BORROWER'S NO.	ISSUE DATE
	27	1297	
37	31		
		37	
	35		